یادوں کے چراغ

(حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی پیغامات)

تقدیم

ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی

مرتب

محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

یادوں کے چراغ

(حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی پیغامات)

تقدیم

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی مسعودی

مرتبہ

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مسعودی

ادارہ مسعودیہ، کراچی

۲/۶،۵ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

حقوق طباعت بحق ادارہ مسعودیہ، کراچی محفوظ ہیں

نام ____________ یادوں کے چراغ

تقدیم ____________ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

مرتب ____________ محمد علی سومرو مسعودی

سن اشاعت ____________ ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

حروف سازی ____________ سید شعیب افتخار مسعودی

ناشر ____________ ادارۂ مسعودیہ، کراچی

تعداد ____________ ایک ہزار

ہدیہ ____________

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۵،۶۔ای، ناظم آباد، کراچی۔فون نمبر ۳۲۲۱۴۷۴۷

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) ایم اے جناح روڈ، عیدگاہ، کراچی

۳۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، محلہ فرقان آباد، کراچی۔

۴۔ سومرو پبلی کیشنز، ۲۶۶/۱۷۲۸، جوناگڑھ محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی۔

۵۔ مکتبہ نعیمیہ، اردو بازار، لاہور

۶۔ امام ربانی فاؤنڈیشن، 5A، پلاٹ C-7، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، خیابان شمشیر، فیز ۵، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی.....فون نمبر ۳۵۸۴۰۳۹۵

۷۔ ادارۂ مظہر اسلام ۶۴/۳، نئی آبادی مجاہد آباد، مغلپورہ لاہور۔

۸۔ ڈاکٹر شیر محمد مسعودی، ۲۶۔اے سوئی روڈ، نزد بمبئی زری فیکٹری، لاہور ۲۔ ۰۳۰۰-۹۴۴۳۱۷۲

انتساب

حضرت مسعود ملت کے نام جن کی سیرت مینارۂ نور اور شخصیت
اک آفتاب و ماہتاب کی مانند ــــــــ آہ!

وہ آفتاب و ماہتاب اب ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ دلوں
میں بس گئے یادوں کے چراغ کی مانند!

؎ وہ گوہر بار اب دلِ خیالِ انجمن
یادوں کے چراغ تو حضرت مسعود ہیں

محمد علی سومرو

انتساب

حضرت مسعود ملت کے نام جن کی سیرت مینارۂ نور اور شخصیت اک آفتاب و ماہتاب کی مانند ——— آہ!

وہ آفتاب و ماہتاب اب ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ دلوں میں بس گئے یادوں کے چراغ کی مانند!

ے وہ گوہر بار اب دل خیال انجمن
یادوں کے چراغ تو حضرت مسعود ہیں

محمد علی سومرو

منقبت در شانِ عصر حاضر کے مجدد

ملک کے معروف نعت گو شاعر خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

نیّرِ برج شرف نور امام المرسلیں
حضرت مسعود ملت نازشِ دنیا و دیں
مظہرِ اللہ کی ادا نورِ نگاہِ نقشبند
تیرے علم و فن کے سب اہلِ نظر ہیں خوشہ چیں
قریۂ جاں کو منور کر گئی تیری ضیاء
تو شریعت کا جہاں نورِ طریقت کا امیں
بوئے خُلقِ مصطفیٰ آتی ہے تیرے قُرب سے
تیری نسبت پر ہیں نازاں اولیائے کا ملیں
تو مجدد الف ثانی کا سراپائے جمال
تیری حکمت نے لٹائے دہر میں دُرِ ثمیں
تیرا مسلک ہے محبت تو محبت کا جہاں
تو ہے تصویرِ جمالِ رحمۃ للعالمیں
تیری نسبت کا سہارا تھام لیتا ہے مجھے
ڈگمگاتا ہے جہاں پر میرا ایمان و یقیں
رہنمائے سالکاں ہے تو متاعِ عارفاں
تیری نسبت نے عطا کی دولتِ حق الیقیں
جو تیرے اوصاف سے واقف ہیں وہ اہلِ نظر
تیری چوکھٹ پر جھکاتے ہیں عقیدت سے جبیں
تُو ہے نقشِ جاوداں تحریر لافانی تری
قابلِ صد رشک ہیں تیرے یہ افکار مبیں
تیرے اوصافِ حمیدہ ہیں زبانِ خلق پر
کیوں نہ ہو خالد کے لب پر پھر صدائے آفریں

فہرست

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
	تقدیم ــــــــ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۱۷
	عرض مرتب ــــــــ محمد علی سومرو	۱۹
۱	باب نمبر ۱ ــــــــ سانحہ ارتحال (رپورٹ)	۲۵
	وصال، غسل مبارک نماز جنازہ و تدفین	۲۸
	فاتحہ سوئم	۲۹
	فاتحہ چہلم	۳۲
۲	باب نمبر ۲ ــــــــ تعزیتی پیغامات (اردو)	۳۵
۱	پیر سید آفتاب حسین شاہ جیلانی	۳۷
۲	علامہ ابرار احمد صدیقی رحمانی	۳۸
۳	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	۳۹
۴	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۴۰
۵	پروفیسر افضل بھٹی	۴۱
۶	مفتی احمد تاج الدین نعیمی	۴۲
۷	احمد سہیل مجددی	۴۳
۸	مولانا مفتی احمد میاں برکاتی	۴۳
۹	مولانا اکرم میاں محمد دین	۴۴
۱۰	پیر آغا ایوب جان سرہندی	۴۵
۱۱	پروفیسر امیر خان حکمت	۴۷

۱۲	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی	۴۷
۱۳	علامہ بدر القادری	۴۹
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	۵۱
۱۵	تاج محمد خان ازہری	۵۱
۱۶	علامہ شاہ تراب الحق قادری	۵۲
۱۷	مولانا ثروت اعجاز قادری	۵۳
۱۸	پیر جان آغا مجددی	۵۳
۱۹	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	۵۴
۲۰	میاں جمیل احمد شرق پوری	۵۵
۲۱	علامہ جمیل احمد نعیمی	۵۶
۲۲	مولانا جمیل الوری	۵۷
۲۳	جمیل اطہر سرہندی	۵۸
۲۴	مولانا جاوید اقبال مظہری	۵۹
۲۵	حاجی محمد قادری	۶۰
۲۶	حافظ حبیب سندھ	۶۰
۲۷	پروفیسر خورشید احمد صدیقی	۶۲
۲۸	خلیل احمد رانا	۶۳
۲۹	حکیم مولانا خوشی محمد	۶۳
۳۰	ذوالفقار علی	۶۴
۳۱	ڈاکٹر رضوان احمد قادری ضیائی	۶۴
۳۲	ڈاکٹر سید راشد علی	۶۵
۳۳	راشد منور خان زادہ	۶۵

۳۴ ڈاکٹر رضا الرحمان عاکف سنبھلی ۶۶
۳۵ پروفیسر ڈاکٹر رفعت جمال ۶۷
۳۶ سید رشید السبطین زیدی ۶۸
۳۷ پروفیسر ریحانہ شفاعت ناز مسعودی ۶۹
۳۸ ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن ۷۱
۳۹ مولانا سردار احمد رضا ۷۲
۴۰ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی ۷۳
۴۱ پروفیسر سہیل انور ۷۴
۴۲ علامہ قاری سلیمان اعوان ۷۴
۴۳ شاہد احمد خان مسعودی ۷۵
۴۴ مولانا شبیر احمد الازہری ۷۶
۴۵ شکیل احمد صدیقی ۷۶
۴۶ شکیل احمد قریشی ۷۷
۴۷ علامہ شمیر الہدیٰ ۷۸
۴۸ شہزادا احمد اعوان قادری ۷۹
۴۹ مولانا شہزاد قادری ترابی ۸۰
۵۰ شاہ جہاں بیگم ۸۱
۵۱ محترمہ شبنم خاتون ۸۱
۵۲ سید صابر حسین شاہ بخاری ۸۲
۵۳ طارق محبوب ۸۳
۵۴ حکیم سید ظہیر احمد ۸۳
۵۵ ظہیر احمد ۸۴

۵۶	علامہ ظفر نوری	۸۴
۵۷	ابو حفص عمر المجددی	۸۶
۵۸	عابد علی	۸۷
۵۹	مولانا عارف رضا نیّرؔ اشفاقی	۸۸
۶۰	پروفیسر عبدالرحمٰن مسعودی	۹۰
۶۱	حافظ عبدالرزاق مہران سکندری	۹۰
۶۲	ڈاکٹر عبدالرسول نگسی قادری	۹۱
۶۳	مولانا عبدالحق ظفر چشتی	۹۲
۶۴	مولانا عبدالعلیم قادری	۹۳
۶۵	پروفیسر پیر عبدالقادر	۹۴
۶۶	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	۹۴
۶۷	قاضی حافظ عبدالکریم قادری	۹۶
۶۸	عبدالعلام قادری	۹۷
۶۹	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۹۸
۷۰	ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی	۹۹
۷۱	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۱۰۰
۷۲	مولانا حافظ غلام محمد	۱۰۲
۷۳	علامہ غلام محمد سیالوی	۱۰۳
۷۴	مولانا غلام مصطفیٰ رضوی	۱۰۳
۷۵	مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی	۱۰۴
۷۶	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	۱۰۵
۷۷	مفتی غلام نبی مسعودی ہزاروی	۱۰۷

۷۸	فاروق احمد خان یوسف زئی	۱۰۸
۷۹	فضل الرحیم فیض	۱۰۹
۸۰	میاں فضل احمد حبیبی	۱۱۰
۸۱	صاحبزادہ فیض الرحمان درانی	۱۱۱
۸۲	سید فرقان علی رضوی چشتی	۱۱۱
۸۳	آغا فضل ربی مجددی	۱۱۳
۸۴	مفتی فضل مسعود قادری	۱۱۳
۸۵	مخدومہ فائقہ مجددی	۱۱۴
۸۶	مولانا قمر الدین اشرفی	۱۱۵
۸۷	پروفیسر قمر الزمان صدیقی	۱۱۵
۸۸	سید کرامت علی حسین	۱۱۵
۸۹	علامہ کوکب نورانی	۱۱۶
۹۰	ابو الرضا گلزار حسین قادری	۱۱۶
۹۱	مولانا سید لیاقت علی عطاری	۱۱۷
۹۲	پروفیسر مجیب احمد	۱۱۷
۹۳	سید محبوب اشرف جیلانی اشرفی	۱۱۸
۹۴	ڈاکٹر محمد اشرف جیلانی اشرفی	۱۱۸
۹۵	پیر مختار احمد جان سرہندی	۱۱۸
۹۶	محمد آصف نانک واڑی	۱۱۹
۹۷	مفتی محمد ابراہیم	۱۱۹
۹۸	مولانا محمد ابراہیم آسی	۱۲۰
۹۹	مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی	۱۲۱

۱۰۰ مولانا محمد احمد حفظ قادر ۱۲۲

۱۰۱ قاضی محمد احمد نعیمی ۱۲۳

۱۰۲ مولانا محمد احمد توکلی محبوبی ۱۲۴

۱۰۳ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ۱۲۵

۱۰۴ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ۱۲۶

۱۰۵ مفتی محمد ادریس نقشبندی ۱۲۷

۱۰۶ مفتی محمد اسلم قریشی نعیمی ۱۲۸

۱۰۷ صوفی محمد اسرائیل الخیری ۱۲۹

۱۰۸ ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی ۱۳۰

۱۰۹ پروفیسر محمد اقبال مجددی ۱۳۱

۱۱۰ قاری محمد اقبال سیالوی ۱۳۲

۱۱۱ مولانا محمد اقبال عطاری قادری ۱۳۳

۱۱۲ سردار محمد اکرم بٹر ۱۳۳

۱۱۳ مولانا حکیم محمد اکبر درس ۱۳۴

۱۱۴ محمد اکرم قریشی ۱۳۵

۱۱۵ پروفیسر محمد الیاس اعظمی ۱۳۵

۱۱۶ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ۱۳۶

۱۱۷ ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی ۱۳۷

۱۱۸ پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر ۱۳۷

۱۱۹ ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی ۱۳۸

۱۲۰ صاحبزادہ محمد انس احمد نقشبندی مجددی ۱۳۹

۱۲۱ مولانا اجمل رضا قادری ۱۳۹

۱۲۲	ڈاکٹر مسعود احمد مسعودی	۱۴۰
۱۲۳	پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی	۱۴۰
۱۲۴	ڈاکٹر پروفیسر مظہر الدین صابری	۱۴۲
۱۲۵	حافظ معاذ احمد	۱۴۳
۱۲۶	ڈاکٹر منظور احمد سعیدی	۱۴۴
۱۲۷	ممنون احمد آسوی حسینی	۱۴۴
۱۲۸	مولانا محمد بوستان	۱۴۵
۱۲۹	مولانا شاہ محمد تبریزی القادری	۱۴۶
۱۳۰	آغا محمد جان نقشبندی	۱۴۷
۱۳۱	پروفیسر رانا محمد جاوید	۱۴۷
۱۳۲	علامہ محمد جنید قادری رضوی	۱۴۸
۱۳۳	محمد جنید مسعودی	۱۴۸
۱۳۴	علامہ محمد جہانگیر عظیم مجددی	۱۴۹
۱۳۵	علامہ محمد حسن علی رضوی	۱۵۰
۱۳۶	مولانا محمد حسین حقانی قادری اشرفی	۱۵۱
۱۳۷	حاجی محمد حنیف طیب	۱۵۲
۱۳۸	مبارک حسین مصباحی	۱۵۳
۱۳۹	مولانا محمد خلیل نقشبندی مجددی صدیقی	۱۵۴
۱۴۰	مفتی محمد رحیم سکندری	۱۵۶
۱۴۱	علامہ محمد رضوان احمد خاں مسعودی	۱۵۶
۱۴۲	مولانا محمد رفیق درانی	۱۵۷
۱۴۳	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	۱۵۸

۱۴۴ پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی ۱۶۰

۱۴۵ پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی ۱۶۰

۱۴۶ سید محمد ریاست رسول قادری ۱۶۱

۱۴۷ حافظ محمد ریاض الدین اشرفی ۱۶۲

۱۴۸ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ۱۶۳

۱۴۹ علامہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں ۱۶۴

۱۵۰ صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی ۱۶۵

۱۵۱ ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی ۱۶۶

۱۵۲ علامہ محمد سعید احمد اسعد ۱۶۷

۱۵۳ علامہ قاری محمد سلیمان اعوان سروبہ مجددی ۱۶۷

۱۵۴ مولانا محمد سلطان احمد چشتی ۱۶۷

۱۵۵ مولانا محمد سہیل احمد سیالوی ۱۶۸

۱۵۶ مفتی محمد شریف سعیدی ۱۶۹

۱۵۷ پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ۱۷۰

۱۵۸ مولانا محمد شعیب قادری ۱۷۱

۱۵۹ حافظ مشتاق شائق ۱۷۱

۱۶۰ علامہ ابوداؤد محمد صادق رضوی ۱۷۲

۱۶۱ میاں محمد صادق قصوری ۱۷۳

۱۶۲ مفتی محمد صدیق ہزاروی ۱۷۵

۱۶۳ مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی ۱۷۶

۱۶۴ مولانا محمد طفیل قادری ۱۷۶

۱۶۵ علامہ مفتی محمد ظہور احمد جلالی ۱۷۹

۱۶۶	خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان	۱۷۹
۱۶۷	پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف	۱۸۰
۱۶۸	محمد عاشقین مسعودی	۱۸۱
۱۶۹	مفتی محمد عارف حسین نورانی	۱۸۱
۱۷۰	محمد عابد رضا مصباحی	۱۸۲
۱۷۱	مولانا مظہر علی قادری	۱۸۳
۱۷۲	ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری صدیقی	۱۸۴
۱۷۳	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۱۸۵
۱۷۴	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	۱۸۵
۱۷۵	سید محمد عبداللہ قادری	۱۸۶
۱۷۶	مولانا محمد عبدالمبین نعمانی	۱۸۹
۱۷۷	مفتی محمد عبیدالحق نعیمی قادری	۱۹۰
۱۷۸	صاحبزادہ محمد عرفان تونگیروی	۱۹۰
۱۷۹	مولانا محمد عطاالرحمٰن قادری	۱۹۲
۱۸۰	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	۱۹۲
۱۸۱	مولانا محمد فروغ القادری	۱۹۴
۱۸۲	علامہ محمد فضل حسین نقشبندی	۱۹۶
۱۸۳	علامہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی	۱۹۶
۱۸۴	مولانا محمد قمر الدین مسعودی نقشبندی	۱۹۷
۱۸۵	محمد کاشف اسلام قادری رضوی	۱۹۸
۱۸۶	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	۱۹۸
۱۸۷	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	۱۹۹

۱۸۸	مفتی محمد میاں ثمر دہلوی	۴۰۲
۱۸۹	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری	۴۰۳
۱۹۰	علامہ سید محمد مکی راشد اشرف الجیلانی اشرفی	۴۰۵
۱۹۱	مولانا محمد مسعود احمد سہروردی اشرفی	۴۰۶
۱۹۲	مفتی محمد مظفر اقبال رضوی	۴۰۸
۱۹۳	علامہ محمد منشا تابش قصوری	۴۱۰
۱۹۴	علامہ محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی	۴۱۱
۱۹۵	محمد ندیم اختر القادری رضوی	۴۱۲
۱۹۶	علامہ محمد نظام الدین	۴۱۳
۱۹۷	علامہ محمد نعیم احمد برکاتی	۴۱۳
۱۹۸	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۴۱۴
۱۹۹	محمد یاسر مجددی	۴۱۵
۲۰۰	محمد یوسف حضوری	۴۱۶
۲۰۱	مفتی محمد یعقوب مینی	۴۱۸
۲۰۲	قاری محمد یوسف سیالوی	۴۱۹
۲۰۳	پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین	۴۱۹
۲۰۴	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	۴۲۰
۲۰۵	مولانا سید نعیم اشرف	۴۲۳
۲۰۶	ڈاکٹر نبیلہ اسحاق	۴۲۴
۲۰۷	پروفیسر نوید سروش	۴۲۵
۲۰۸	مولانا راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	۴۲۵
۲۰۹	سید وجاہت رسول قادری	۴۲۶

۲۱۰ مولانا ولی محمد رضوی ۲۲۷

۲۱۱ مولانا یاسین اختر مصباحی ۲۲۸

۳ باب نمبر۳ —————— دنیائے صحافت ۲۲۹

تعزیتی اجلاس ۲۳۱

اداریہ ضیائے حرم، لاہور ۲۴۲

اداریہ ماہنامہ، اہل سنت، گجرات ۲۴۳

اداریہ ماہنامہ، کاروان قمر، کراچی ۲۴۴

اداریہ مجلّہ یادگار مسعود ملت، میر پور خاص ۲۴۴

اداریہ مجلّہ المظہر کراچی ۲۴۵

رسائل و اخبارات ۲۴۷

۴ باب نمبر۴ —————— تعزیتی پیغامات انگریزی ۲۵۵

1. Ahmed Mirza 257
2. Dr. Annabelle Boettches 257
3. Ayesha. Liaqat 257
4. Ayesha & Sumaira Masudi 258
5. Faiqa Mujadidi 258
6. Khalid Mujadidi 259
7. Muhammad Yasir Raja 260
8. Mujeeb Ahmed 261
9. Syed Jalal-u-din Quadri 261
10. Sikander Masudi 263
11. Saif Baig 264
12. Zulfiqar Ali 264

صاحبِ کردار

ماہرؔ اجمیری

اک ستارہ اور ٹوٹا آسمانِ علم کا
ڈاکٹر مسعود صاحب باعمل انسان تھے
ہوگیا ماحول افسردہ جہانِ علم کا
پیر کامل بھی تھے وہ اور حاملِ قرآن تھے
رحلتِ مسعودِ ملّت پہ قضا ہے سو گوار
کیا بتاؤں آپ کو مسعود صاحب کی صفات
یک بہ یک گلشن سے رخصت ہوگئی جیسے بہار
عشقِ محبوبِ خدا میں ان کی گزری ہے حیات
جس کا اہلِ علم اور دانشوروں میں تھا شمار
راہِ حق بھٹکے ہوئے لوگوں کو دکھلاتے رہے
ہوگیا ہم سے جدا وہ علم و فن کا تاجدار
بے کس و مجبور انسانوں کے کام آتے رہے
محترم مسعود صاحب ایک نیکو کار تھے
ہر گھڑی تبلیغِ دینِ مصطفیٰ میں تھے مگن
پیکرِ صبر و رضا تھے، صاحبِ کردار تھے
کیوں نہ ہو پھر ذکر ان کا انجمن در انجمن
ان کی فطرت میں نہیں تھا نام کو کبر و غرور
ان کے مرقد پہ ہو ہر دم رحمتِ حق کا نزول
ہر برائی سے رہے وہ زندگی بھر دُور دُور
باغِ جنت میں میسّر ہو انھیں قربِ رسول
ہے برائے حضرتِ مسعود ماہرؔ کی دُعا
خُلد میں مسعود ہوں ہمسایۂ خیرالوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ نصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

تقدیم

روزِ ازل سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ روز ہزاروں انسان اس دنیائے آب وگل میں آتے ہیں اور ہزاروں چلے جاتے ہیں مگر بعض ایسے ہیں جو جا کر بھی نہیں جاتے، اُن کا نام، اُن کا کام رہتی دنیا تک روشن وقائم رہتا ہے ــــــ اُن کی صورتیں روشنی، اُن کی سیرتیں روشنی، اُن کے نقش قدم روشنی، اُن کی تعلیمات روشنی، اُن کے افکار وخیالات روشنی، اُن کا آنا روشنی، اُن کا جانا روشنی، اُن کا ذکر روشنی، اُن کی باتیں اور اُن کی یادیں روشنی ہی روشنی ــــــ

والد ماجد سیدی مرشدی حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ رحمتہ کی ذاتِ گرامی ایسا ہی ایک منبع روشنی تھی، جو خود بھی روشن تھے اور ساری زندگی انسانوں کے افکار وخیالات کو علم وآگہی اور دولت عرفان عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن وتابناک کرتے رہے اور نہ صرف آج بلکہ رہتی دنیا تک ان کی روشن تحریریں تاریک قلوب کو روشنی فراہم کرتی رہیں گی، ان شاء اللہ ــــــ

پیش نظر کتاب میں برادرم محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی زید لطفہ نے اہل محبت کے تعزیتی پیغامات سے حضرت مسعودِ ملت کی روشن یادوں کو چن چن کر یکجا کیا ہے گویا کہ پیش نظر کتاب، کتاب نہیں ''یادوں کے چراغ'' ہیں جنہیں فاضل مرتب نے بڑے سلیقے سے روشن کیا ہے ــــــ دعا ہے مولیٰ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل وکرم سے خوب نوازے۔ آمین!

احقر محمد مسرور احمد عفی عنہ

موت العالِم، موت العالَم

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے سانحہ ارتحال کے موقع پر)

مرزا اشتیاق بیگ افضل تیموری

☆☆

رحلت مسعود احمد کی سنی جس دم خبر
ناوکِ رنج والم سے ہوگیا زخمی جگر
دائمی فرقت پہ ان کی آئے کیسے اعتبار
جن کی قربت میں دلِ مضطر کو آتا تھا قرار
باخبر شاید نہیں ہیں لوگ اس نقصان سے
ہوگئی محروم دنیا نیک دل انسان سے
سالکِ راہ طریقت ، صاحبِ سوز و گداز
چھوڑ کر دنیا گیا فردوس میں داناۓ راز
ہوگیا گل دو دمان علم و عرفاں کا چراغ
ایسا اردو کو ملے گا اب کہاں عالی دماغ
انتہائی نیک طینت اور وہ شیریں سخن
علم کا دریا تھا اس پیکر کے اندر موجزن
ان کا لہجہ کیف آور ان کی باتیں دل پذیر
مرغِ دل ہوتا تھا ان کے دامِ الفت میں اسیر
بادۂ عرفاں رگ و پے میں تھا ان کے موجزن
بابِ شہرِ علم کی ضو ان میں تھی پرتو فگن
رشکِ صد آئینہ ان کا صاف یوں کردار تھا
بادۂ حبِ نبی سے جام دل سرشار تھا
نرگسِ تدریس ہے فرقت میں ان کی اشک بار
گلشنِ علم وادب میں جن کے دم سے تھی بہار
رحمتوں کا ہو مسلسل ان کی تربت پر نزول
یہ دعا افضلؔ کی ربِ پاک فرمائے قبول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ مرتّب

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے!

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ[۱]

''ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے''

ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے ـــــــ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر انسان کو جان (روح) دی موت کا مزا چکھنے کے لئے ـــــــ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو دنیا میں پیدا کیا اور جب اس کا وقت پورا ہوا تو اسے موت دے کر پھر دنیا سے اُٹھالیا ـــــــ گویا زندگی بھی ربِّ کائنات کی عطا ہے اور موت بھی ربِّ کائنات کی عطا ہے ـــــــ یہ آنے جانے کا سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا ـــــــ آنے والے آتے رہیں گے اور جانے والے جاتے رہیں گے۔

اس آنے اور جانے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوبوں اور پیاروں کا معاملہ ہی الگ ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ اِن عظیم ہستیوں کی دنیا میں آنے اور جانے کی شان ہی الگ ہے ـــــــ اللہ کے محبوب و پیارے اس جہاں سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں اور یہی حضرات اہل اللہ کی شان ہے، حضرت مجدد ملت مسعود ملت علیہ الرحمہ ایک مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں!

''ان نفوسِ قدسیہ کی مرجعیت اور محبوبیّت کا یہ عالم ہے کہ ذرائع ابلاغ خاموش ہیں، پھر بھی لوگ ہیں کہ چلے آرہے ہیں ـــــــ زندگی میں بھی اور دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد بھی ـــــــ اور ایک وہ ہیں کہ

۱ـ سورۂ آل عمران آیت نمبر: ۱۸۵

ذرائع ابلاغ جن کو سر بلند کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں پھر بھی وہ بات نہیں جو یہاں ہے ـــــ بلکہ وہ اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک اخبار، ریڈیو، ٹی۔وی میں ان کے ذکر اذکار رہتے ہیں، پھر ایسے مرتے ہیں اور ایسے بھلائے جاتے ہیں جیسے تھے ہی نہیں ـــــ ان کی زندگی عبرت بن کر رہ جاتی ہے مگر حضرات اہل اللہ کو کسی سہاروں کی ضرورت نہیں، وہ دنیا کے بغیر زندہ ہیں اور ایسے زندہ کہ خود زندگی ان پر ناز کرتی ہے۔[۲]

قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیر عشق یافت
مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند

سچ فرمایا: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ان کو مردہ نہ کہنا، وہ زندہ ہیں مگر تمہیں شعورِ زندگی نہیں'' ـــــ تم کیا جانو! ـــــ ''جہادِ اصغر میں شہید ہونے والا زندہ ہے تو جہادِ اکبر میں شہید ہونے والا کیوں نہ زندہ ہو!'' ـــــ بے شک وہ بھی زندہ رہے گا کہ زندگی بھر اس نے اپنے نفس سے جہاد کیا، اس کو غالب نہ آنے دیا، خود غالب رہا، ہاں

ایّام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر ؎

قرآن کریم میں ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

يَـٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَٱدْخُلِى فِى عِبَـٰدِى ۝ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ۔[۳]

(مؤمن کی روح کو وقتِ موت کہا جائے گا ''اے آرام پکڑنے والے

۲۔ اعجاز انجم لطیفی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حالات وخدمات: مقالۂ ڈاکٹریٹ، مطبوعہ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، کراچی ۲۰۰۲ء

۳۔ سورۃ الفجر: آیات، ۲۷ تا ۳۰

نفس! تو اپنے پروردگار کی طرف واپس ہو، کہ تو اس سے خوش ہو، پھر تو
میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو'')

اللہ اللہ! یہ اُن سے فرمایا جارہا ہے جو اللہ کی رضا میں راضی رہتے ہیں، حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں!

''پس جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے چین اور آرام ملتا ہے، ان سے محشر میں کہا جائے گا کہ اے نفس آرمیدہ بحق جس محبوبِ حقیقی سے تُو لو لگائے ہوئے تھا، اب ہر قسم کے جھگڑوں اور خرخشوں سے یکسو ہوکر راضی وخوشی اس کے مقام قُرب کی طرف چل اور اس کے مخصوص بندوں کے زُمرہ میں شامل ہو، اس کی عالیشان جنت میں قیام کر۔ بعض اقدامات سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو موت کے وقت بھی یہ بشارت سنائی جاتی ہے، بلکہ عارفین کا تجربہ بتلاتا ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ایسے نفوس مطمئنہ اس طرح کی بشارت کا فی الجملہ حظ اٹھاتے ہیں!

اللھم انی اسئلک نفساً بک مطمئنۃ تؤمن بلقائک وترضی بقضائک وتقنع بعطائک [۴]

حضرات اہل اللہ کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ اللہ کے ذکر میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں، وہ اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کامل نظر آتے ہیں ـــــ حضرات اہل اللہ! کی شان یہ ہے کہ اُن کا دنیا سے پردہ فرماجانا ایسا ہے جیسے انسان ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوجاتا ہے ـــــ حضرات اہل اللہ کا روحانی فیض، تصرفات اور کرامات کا ظہور بعد از وصال بھی جاری وساری رہتا ہے ـــــ وہ ایسی ہستیاں ہیں کہ ہمارے درمیان نہ

۴۔ محمد مظہر اللہ، مفتی اعظم ہند تفسیر مظہر القرآن (جلد دوم): مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی

ہوتے ہوئے بھی موجود ہیں، انہی حضرات اہل اللہ اور عاشقان رسول میں حضرت قبلہ مسعود ملت، مجدد ملت پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد دہلوی قدس سرہٗ العزیز کی ذاتِ گرامی بھی ہے کہ ہمارے درمیان نہ ہوتے ہوئے بھی موجود ہیں۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کل تک ہمارے سامنے تھے اور آج ہمارے سامنے موجود نہیں، لیکن آپ اور آپ کی یادیں ہمارے قلوب میں روشن و قائم ہیں ـــــ آپ ایسی یادیں دلوں میں بسا کر چلے گئے ہیں جو کبھی مٹائے نہیں مٹینگی، ان شاء اللہ تعالیٰ! ـــــ حضرت جہاں جہاں اپنی نورانی یادیں چھوڑ گئے ہیں وہ ہمارے لئے باعثِ فیض رساں ہیں۔

عالم اسلام اور بالخصوص سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت میں وہ آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکے اور ہزاروں کو چمکا کر چلے گئے ـــــ وہ آفتاب و ماہتاب اب غروب ہوگیا اور عالم سنیت ایک ذی وقار شخصیت کی زیارت سے محروم ہوگئی، اناللّٰہ و انا الیہ راجعون!

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ وصال فرما گئے یقین نہیں آرہا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یہی کہیں ہیں۔ ہاں!

کیسے دلائیں ہم اپنے دل کو یقیں
دل اب بھی ڈھونڈ رہا ہے انہیں اِدھر اُدھر

ہماری آنکھیں حضرت کو ڈھونڈ رہی ہیں ـــــ دل ڈھونڈ رہا ہے اور اسی تلاش و بے قراری میں قلب کا عجیب حال ہے۔

نظر میں مسعود دل میں ہے حضرت مسعود
بڑے ہی لطف کا یہ حال ہے اللہ اللہ!
(علی سومرو)

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی کامل تھے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے ـــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مستغرق اور اتباع سنت میں کامل تھے ـــــ سلف وصالحین سے محبت وعقیدت رکھتے تھے ـــــ اسلاف کرام اور اپنے اجداد کا کامل نمونہ تھے اور آپ کی شخصیت اس نفس پروری دور میں علمائے عصر میں بڑی اعلیٰ اور ممتاز تھی۔

آپ سراپائے اخلاص اور پیکر محبت وشفقت تھے ـــــ اپنے حسنِ خُلق اور حسن سلوک سے ہزاروں کو متاثر کیا ـــــ اپنے ملفوظات اور تحریرات سے ہر ایک کو فیض پہنچایا ـــــ آپ کی کتب ورسائل راہ ہدایت کا ایک سرچشمہ ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کی تصانیف وتالیفات سے برابر مستفیض فرماتا رہے، آمین!

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کی ایک ایک ادا دل کو لگانے کی ہے اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے ـــــ اگر انسان دور حاضر کے لحاظ سے آپ کی علمی، ادبی، قلمی، دینی اور روحانی شخصیت کو اپنے لئے تقلید بنالے تو زندگی سنور جائے نکھر جائے ـــــ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کے نقش پا بنائے۔ آمین!

حضرت مسعود ملت کی عظیم المرتبت شخصیت جن کا اس دار فانی سے چلے جانا سارے عالم کے لئے دکھ اور صدمہ کا باعث ہے، علماء ومشائخ ہوں، پروفیسر ڈاکٹر ہوں، اسکالرو قلم نگار ہوں، ادباء دانشوران ہوں اور زندگی کے دوسرے شعبہ سے تعلق رکھنے والے حضرات ہوں سب ہی تعزیت پیش کررہے ہیں ـــــ راقم نے انہی اہل محبت واہل علم کے تعزیتی تاثرات کو یکجا کیا اور اسے کتابی صورت میں ''یادوں کے چراغ'' کے عنوان سے سجایا ہے ـــــ اُمید ہے قارئین کرام اسے پسند فرمائیں گے اور راقم کے حق میں دعا فرمائیں گے۔

کتاب کو مندرجہ ذیل چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) سانحہ ارتحال (۲) تعزیتی پیغامات (اردو)

(۳) دنیائے صحافت (۴) تعزیتی پیغامات (انگریزی)

تعزیت کرنے والے شخصیتوں کے اسمائے گرامی کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیئے گئے ہیں، راقم کے اصرار پر جانشین مسعود ملت ابوالسعود محمد مسرور احمد مدظلہ العالی نے حضرت مسعود ملت کے وصال پر تعزیت کرنے والے حضرات کے خطوط و تاثرات کے عکس عنایت فرمائے، راقم نے ان موصلہ خطوط اور اس کے علاوہ مختلف مجلّات و رسائل سے تعزیتی تاثرات کا مختصراً انتخاب کر کے مرتب کئے، آپ نے اس کام کو پسند فرمایا اور دعاؤں سے نوازا، راقم کی خواہش پر ''تقدیم'' فرمائی، تقدیم کیا ہے؟—— نورانی کلمات ہیں جو اس کتاب کے زینت بنے، مولائے کریم آپ کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے علمی و روحانی فیضان کو آپ سے جاری فرماتا رہے آمین!

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہ نے نظر ثانی اور اس کارِ حسن میں وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی فرمائی، ڈاکٹر سید عدنان خورشید زید حبہٗ نے باب تعزیتی پیغامات (انگریزی) کی تصحیح فرمائی، برادرم سید شعیب افتخار مسعودی، محمد عدیل، محمد ساجد انہوں نے کمپوزنگ کی اور جناب حاجی محمد الیاس مسعودی صاحب نے پروف ریڈنگ میں معاونت فرمائی۔

فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

مولائے کریم دنیائے اسلام کے عظیم محقق عصر حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کو نور علیٰ نور بنائے، آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہم سب کو ہمیشہ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وازواجہٖ واصحابہٖ وسلم۔

مورخہ ۱۲ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ
۲۷ جنوری ۲۰۱۰ء

احقر
محمد علی سومرو

باب نمبر ۱

سانحہ ارتحال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

”وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا“

(نجم: ۴۳_۴۴)

☆

مجددِ عصر، مسعودِ ملت، ماہرِ رضویات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء

کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے

انا للہ و انا الیہ رٰجعون

☆

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

قطعہء تاریخ وصال مجدد عصر

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ

از نتیجہء فکر: پروفیسر شمسی طہرانی مظہری مسعودی ٹونکی

مجدد بہ ایں عصر چوں رخت بست
از دارِ فنا تا دیار بقا
چوں مسعود احمد شدا سمش بہ دہر
سعادت خدایش دہا از عطا
گلِ گلشنِ مظہراللہ بود
سراپا بہار او بہ باغِ ہُدا
دعائے ہمہ مومناں است ہمیں
بہ دِہ یارب او را بہ فردوس جا
مجدد کہ بود الف ثانی بہ دہر
بند زیر ظلش بہ روزِ جزا
عطایش معیت بہ صدیق کن
پئے خواجہء نقشبند اے خدا
بکن در جوارِ قدس جائے او
خدایا بہ اصحابِ خیر الورٰی
الٰہی بحق نبی کریم
عطایش بکنِ قربِ آل عبا
چو شمسی زِ سالِ وصالش شنید
"غریق یمِ رحمت" آمد ندا

٢٠٠٨ء

حضرت مسعودِ ملت کا وصال

شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مجددِ عصر حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ ۲۲/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/ ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر رحمت حق سے پیوست ہو گئے۔ آپ کا وصال مبارک تقریباً رات ۹ بجے ہوا اس وقت ہسپتال میں حضرت مسعودِ ملت کے جانشین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد اور برادران طریقت موجود تھے۔ برادران طریقت میں حاجی معراج الدین مسعودی، حاجی محمد اسلم مسعودی، سید محمد منصور مسعودی، ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی، کمانڈر ظفر احمد، ڈاکٹر صفی الدین مسعودی، شیخ الحدیث علامہ غلام جیلانی، سید محمد ریاض علی قادری اشرفی اور دیگر حضرات موجود تھے۔ حضرت مسعودِ ملت کے فرزند طریقت ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی بدستور اپنے مرشد کریم کی نگاہوں کے سامنے رہے اور انھوں نے حضرت مسعودِ ملت کی چشم مبارک کو بند کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ وصال کی خبر ملتے ہی حضرت کے کاشانہ مبارک پر علماء کرام اور مشائخ عظام، مریدین و مخلصین کی آمد شروع ہو گئی۔

حضرت مسعودِ ملت کی وصیت کے مطابق ان کے خلیفہ برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے بعد نماز فجر حضرت مسعودِ ملت کو غسل مبارک کی سنت ادا کی۔ جس میں حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کے علاوہ برادران طریقت کی بڑی تعداد شریک تھی۔ دوپہر ڈیڑھ بجے نماز ظہر قیام گاہ پر ادا کی گئی۔ بعد نماز ظہر حضرت مسعودِ ملت کا جسد مبارک نماز جنازہ کے لئے شاہراہ قائدین سے متصل گراؤنڈ لے جایا گیا۔ جہاں ہزاروں عقیدت مندوں کے علاوہ علماء کرام اور مشائخ عظام شریک تھے۔ راستے بھر اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی نعت شریف پڑھی جاتی رہی۔

جانشین مسعود ملت حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نے حضرت مسعود ملت کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ پڑھائی۔ جبکہ حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی اور پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی نے دعائے مغفرت فرمائی۔ نماز جنازہ میں بکثرت علمائے کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی ان میں حضرت آغا فضل ربی مجددی، پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی، صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد، صاحبزادہ قاری احمد میاں، حضرت مولانا سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی، علامہ سید حمزہ علی قادری، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، صاحبزادہ محمد عزیز محمود، مولانا محمد رفیق درانی، حاجی محمد حنیف طیب، مفتی محمد جان نعیمی، صاحبزادہ اویس نورانی، مولانا شبیر احمد اظہری، حضرت مولانا رضاء المصطفیٰ اعظمی، حضرت عظمت علی ہمدانی، پروفیسر غیب الرحمٰن، مفتی جمیل احمد نعیمی، شبیر ابوطالب، قاضی احمد نورانی، مفتی محمد ابوبکر صدیق قادری، علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، ڈاکٹر عامر بیگ، پروفیسر سید مقصود علی اور دیگر علماء اکرام شریک تھے۔

فاتحہ سوئم

یکم مئی ۲۰۰۸ء بروز جمعرات حضرت مسعود ملت کی سوئم کی فاتحہ خوانی ہوئی۔ بعد نماز عصر تا مغرب قرآن خوانی ہوئی۔ بعد نماز مغرب تعزیتی اجلاس ہوا جس میں ہزاروں مریدین وعقیدت مندوں کے علاوہ دہلی بھارت سے تشریف لائے ہوئے حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمتہ کے پوتے اور سجادہ نشین، شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری دہلی سے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر شاہ محمد مکرم احمد صاحب کے علاوہ حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی، حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی، حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مولا محمد اطہر نعیمی،

مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی، سید سرمد الحسینی، ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی، مولانا سید عظمت علی ہمدانی، علامہ محمد رضوان احمد خان، ڈاکٹر عامر بیگ، مولانا ابراراحمد رحمانی، حاجی محمد حنیف طیب، مولانا ثروت اعجاز قادری، پیر ہادی بخش نقشبندی، مولانا پروفیسر سید مقصود علی، ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، مولانا حکیم محمد اکبر درس، طارق محبوب، مفتی احمد تاج الدین نعیمی، غلام محمد سیالوی، حافظ عبدالباری صدیقی، احمد سہل مجددی، مولانا مفتی محمد عبدالعلیم قادری، ڈاکٹر منظور احمد سعیدی، پیر آغا نثار احمد جان سرہندی، پیر آغا ایوب جان سرہندی، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد، مفتی جان محمد نعیمی، مولانا شبیر احمد اظہری، پیر آغا مختار احمد جان سرہندی، صاحبزادہ محمد عزیر محمود، صاحبزادہ حکیم ظہیر احمد نقشبندی، صاحبزادہ حافظ سید محمد طاہر مظہری، پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف، صوفی غلام سرور نقشبندی، قاری محمد اسماعیل نقشبندی، کوئٹہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان حضرت پیر ابوبکر آغا مجددی اور متعدد علمائے کرام اور مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔ تعزیتی جلسے کے بعد قل شریف ہوا۔ اس کے بعد سجادہ نشین آستانہ عالیہ مسعودیہ مظہریہ شاہی امام وخطیب مسجد فتح پوری دہلی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب نے حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کی دستار بندی فرمائی۔ اس کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا، دعائے خیر ہوئی اور نماز عشاء کے بعد لنگر شریف ہوا۔۵

۵۔ مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جون/ جولائی ۲۰۰۸ء

نوٹ: راقم کے ذہن میں اور بھی شخصیات کے نام تھے جو مزید یہاں شامل کر دیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاتحہ چہلم برائے ایصال ثواب

زیر سرپرستی

خانوادۂ عالی شان امام ربانی مجدد الف ثانی کے چشم و چراغ

پیر طریقت آغا فضل ربی مجددی، پیر طریقت آغا فضل الرحمٰن مجددی

شیخ طریقت رہبر شریعت مجدد العصر

حضرت علامہ (پروفیسر ڈاکٹر) محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ نقشبندی مجددی

کا فاتحہ چہلم مورخہ ۳ / جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ / ۷ / جون ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ بمقام ۱۷-سی، بلاک ۲، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی میں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ اس موقع پر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

پروگرام: بعد نماز عصر قرآن خوانی، بعد نماز مغرب تلاوت قرآن پاک، نعت خوانی، تقاریر علماء و مشائخ عظام، صلوٰۃ وسلام و دعائے خیر، نماز عشاء با جماعت، ماحضر

الداعی

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد (سجادہ نشین) و اہل خانہ

۱۷-سی، بلاک ۲، پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی، کراچی 0300-2365157

0300-2554130,0300-2459303

(ویب سائٹ... www.almazhar.com)

فاتحہ چہلم

حضرت آغا پیر فضل ربی اور حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی کے زیر سایہ ۷ر جون ۲۰۰۸ء کو حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ پر آپ کی فاتحہ چہلم کی محفل مبارک کا انعقاد ہوا۔ نماز عصر باجماعت کے بعد قرآن خوانی اور ختم درود شریف ہوا، نماز مغرب باجماعت کے بعد تعزیتی خطابات کا سلسلہ شروع ہوا، علامہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد اسماعیل نقشبندی نے تلاوت قرآن کریم اور متعدد ثنا خواں حضرات نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ علامہ رجب علی نعیمی، مولانا سید ریاض علی قادری اشرفی اور پروفیسر امیر خان حکمت نے مناقب پیش کر کے حضرت مسعود ملت کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا جاوید اقبال مظہری نے نظامت کے فرائض ادا کیے اور خطاب بھی فرمایا جب کہ ان کے علاوہ استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد جمیل احمد نعیمی قادری، علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، صاحبزادہ ڈاکٹر فرید الدین قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی، علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی اور علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ کے فرزند اصغر مولانا محمد مشتاق احمد قادری نے اپنے اپنے تعزیتی خطابات کے ذریعے حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نماز عشاء باجماعت کے بعد صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر ہوئی، حضرت آغا پیر فضل ربی، حضرت آغا پیر فضل الرحمٰن مجددی اور صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے دعا کی۔

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین قادری علیہ الرحمۃ کے پوتے اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی ضیائی علیہ الرحمۃ کے فرزند ڈاکٹر رضوان احمد قادری ضیائی نے مدینہ شریف میں حضرت مسعود ملت کے ایصال ثواب کے لیے محفل کی اور حضرت

قطب مدینہ کے خادم وخلیفہ مولانا محمد عارف قادری ضیائی مدظلہ نے مدینہ طیبہ میں ۷ر جون ۲۰۰۸ء کو فاتحہ چہلم کی محفل کا انعقاد کیا۔

اسی روز مسجد فتحپوری، دہلی میں مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتح پوری، دہلی) کے اہتمام سے فاتحہ چہلم کی محفل منعقد ہوئی جس سے علماء ومشائخ نے خطاب کیا۔اسی روز اجمیر شریف میں درگاہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر بھی محفل کا انعقاد ہوا۔

۲۹ر جون ۲۰۰۸ء کو بزم ارباب طریقت نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودیہ، لاہور کے اہتمام سے سماع ہال دربار شریف حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، لاہور میں فاتحہ چہلم کے حوالے سے محفل کا انعقاد ہوا، جس میں کراچی سے حضرت صاحبزادہ صاحب، مولانا جاوید اقبال مظہری اور دیگر برادران طریقت کے علاوہ میر پور خاص سے حضرت پیر نثار احمد جان سرہندی، پروفیسر عبد الرحمٰن اور پنجاب بھر سے علماء ومشائخ نے شرکت کی۔

حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نے ۹ر تا ۱۹ر جون ۲۰۰۸ء سعادت عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کا اعزاز حاصل کیا۔دیارِ اقدس میں متعدد علماء ومشائخ نے آپ سے ملاقات کر کے تعزیت کی اور حضرت مسعود ملت کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں کیں، حضرت مولانا محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہ، محترم عبد الرؤف صاحب، محترم حمید بیگ صاحب اور ان کے برادر نسبتی محترم مظہر صاحب نے دعوت ضیافت بھی کی، صاحبزادہ صاحب نے مخدوم ومحترم ڈاکٹر رضوان احمد قادری ضیائی زید لطفہٗ کے ہاں ہونے والی محفل میں بھی شرکت کی اور ڈاکٹر صاحب موصوف ودیگر حضرات سے تعزیت وصول کی۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور دیگر علماء ومشائخ اور اہل محبت

نے لاہور میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کر کے اظہار تعزیت کیا جبکہ کراچی میں جو حضرات تعزیت کے لیے گھر تشریف لائے۔ ان میں حضرت صاحبزادہ ابوالنصر انس فاروقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ (مسند نشین درگاہ ابوالخیر، دہلی) استاذ العلماء حضرت علامہ محمد بوستان (مدرس دارالعلوم محمد یہ غوثیہ، بھیرہ شریف، سرگودھا)، حضرت پیر سید کرامت علی حسین (علی پور سیداں شریف)، پروفیسر ڈاکٹر محمد حفیظ کار دار قادری (دہلی)، علامہ سید محمد علیم الدین شاہ ازہری (کراچی)، دور کنی وفد مجلس علمی دعوت اسلامی۔) شامل ہیں۔

۸ار مئی ۲۰۰۸ء کو جامع مسجد گلشن حدید میں مفتی محمد رفیق درانی کے زیر اہتمام ایک تعزیتی جلسہ بعد مغرب شروع ہوا جس میں علماء کرام و مشائخ عظام کے علاوہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مظہریہ مسعودیہ حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نے شرکت فرمائی۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کی علمی اور روحانی خدمات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ خلیفہ مسعود ملت مولانا جاوید اقبال مظہری نے حضرت مسعود ملت کا خاندانی پس منظر اور روحانی مدارج پر تقریر کی۔

مئی ۲۰۰۸ء کو انجمن رضائے مصطفیٰ کے زیر اہتمام رضائے مصطفیٰ کانفرس اور حضرت مسعود ملت کی یاد میں تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں علماء کرام کے علاوہ مولانا جاوید اقبال مظہری نے حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے کارناموں پر اظہار خیال کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنی حیات طیبہ کا بڑا حصہ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی دینی اور ملی خدمات میں صرف فرمائی۔ ۲

۲۔ (الف) مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جولائی/ اگست ۲۰۰۸ء
(ب) مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جون/ جولائی ۲۰۰۸ء

باب نمبر ۲

تعزیتی پیغامات (اردو)

بحضور حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ

مولانا جاوید اقبال مظہری

اُن کی طلب میں ہم تو بہت دور آ گئے
آنکھوں میں بس گئے ہیں، نظر میں سما گئے

انداز بے خودی ہے، خود رفتہ حالِ دل
ایسے ملے کہ دل میں نظر میں سما گئے

لذت خیالِ یار میں کچھ ایسی ملی کہ وہ
بن کر چراغ راہ میرے دل پہ چھا گئے

اب اُن کی یاد ہے میرے اشکوں کی انجمن
بن کر تمام شوق میرے محفل میں آ گئے

دیکھو تو میرے جانِ تمنا کی رفعتیں
بن کر بہار، باغ ولایت میں آ گئے

آتی ہے غیب سے دلِ اقبالؔ میں صدا
وہ جانِ جاں کی جاں ہیں میری جنت میں آ گئے

☆☆

پیر سید آفتاب حسین شاہ جیلانی

(سجادہ نشین درگاہ عالیہ صندل شاہ جیلانی، میر پور خاص، سندھ)

حضرت مسعود ملّت کے وصال پُر ملال کی خبر دل پر بجلی بن کر گری۔ دُنیائے اسلام ایک عظیم دانشور، محقق، مدبر اور عظیم انسان سے محروم ہوگئی' اللہ عزّ وجل آپ کے مریدین و متعلقین کو صبر پر اجرِ عظیم عنایت فرمائے۔ آمین!

حضرت مسعود ملّت قول و فعل، علم و حکمت میں اسلاف کا بہترین نمونہ تھے گو کہ حضرت سیاسی لوگوں کو پسند نہیں فرماتے مگر فقیر کی نسبت کی وجہ سے ہمیشہ شفقت فرمائی اور ہر نئی تحریر مجھ تک پہنچائی۔ حضرت مسعود ملّت ایک ایسے درخت کی مانند تھے جس کے سائے میں ایمان و عقائد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تکمیلِ شخصیت ہوتی تھی۔ آپ کی تحریریں ایمان بچاتی اور اخلاق سنوارتی تھیں۔ آخری ملاقات میں حضرت نے مجھے مفتی اعظم ہند شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ و تفسیر قرآن پیش کیا جو اہلسنت کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔

صالح اولاد بھی اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے ذریعہ حضرت مسعود ملّت کے فیوض و برکات کو جاری فرمائے اور آپ بھی حضرت کی طرح خلقِ خدا کی رہنمائی اور مسیحائی فرمائیں۔ ملّتِ اسلامیہ آپ کی تعلیمات اور ادبی خدمات سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتی رہے گی۔ اُمید ہے کہ آپ ہم سے حضرت کی طرح تعلقات استوار رکھیں گے۔

حضرت مولانا محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت بلند پایہ علمی شخصیت تھے۔ وہ دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی بہرہ ور تھے۔ پاکیزہ سیرت، خوش اخلاقی، ملنساری، کم گوئی، بذلہ سنجی اور علمی وجاہت ان کی ذات کے بنیادی اوصاف تھے۔ مخاطب کی بات کو ٹھنڈے دل سے سماعت فرماتے اور نہایت معقول،

مختصر اور دل نشین جواب مرحمت فرماتے۔ گفتار و کردار میں یکسانیت تو بہت سنی ہے لیکن اس کا علمی مظاہرہ ان میں دیکھا۔

افسوس آج وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن ان کا علمی کام رہتی دنیا تک ہدایت فراہم کرتا رہے گا۔ ان کی اولاد امجاد جاری فیض کو ہمیشہ برقرار رکھے گی اور ہماری رہنمائی کرتی رہے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ! ۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مرتبہ عطا فرمائے اور ان کی تحریروں سے ایک عالم کو مستفیض فرمائے ۔ (آمین) ؎

علامہ ابرار احمد صدیقی رحمانی

(نائب امیر جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی)

مسعود ملت حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی مجددی علیہ رحمت و رضوان کی شخصیت کے بارے میں مجھ جیسا بے علم کیا عرض کرسکتا ہے لیکن میں نے حضرت مسعود ملت سے جب بھی ملاقات کی تو ان کو بہت ہی شفیق اور مہربان پایا۔ میں ایک ادنیٰ سا انسان ان کے علم تقویٰ پر عرض کرنے کے لئے کوئی لفظ نہیں پاتا، البتہ ان کی کچھ کتابیں پڑھنے کا موقع ملا تو یوں محسوس ہوا کہ علم کا ایک بحر ذخار ہے...... حال ہی میں ان کی کتاب ''جہانِ امام ربّانی'' جو تقریبا ۱۵ رجلدوں پر مشتمل ہے اس کے بعض حصے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

وہ بہت ہی ملنسار شفیق محبت کرنے والے انسان تھے، ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہو گی۔ ایسی عظیم المرتبت شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ میر تقی میر نے کہا

؎ (الف) مجلہ یادگار مسعود ملت، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء میر پور خاص

(ب) بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد بحررہ ۱۴ رمئی ۲۰۰۸ء

مت سہل ہمیں سمجھو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

وہ دنیا سے چلے گئے اور ان کے جانے سے جو خلا علمی دنیا میں ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد مسرور احمد کو ان کا صحیح جانشین بنائے تاکہ طالبانِ علم اپنی علمی پیاس کو بُجھا سکیں۔ بارگاہ خداوند قدس میں دست بہ دعا ہوں کہ مولائے کریم ان کے درجات بلند فرمائے آمین!

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ جہان رضا، لاہور)

اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے! صاحبزادہ محمد معروف مجددی پیر طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری کے علمی سیکریٹری ہیں۔ فون کیا، بتایا کہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کا کراچی میں انتقال ہوگیا ہے۔ دل پر ایک تیر لگا۔ ہائے ہائے! آفتاب سنیت، ماہرِ رضویّت، ترجمانِ افکار، مجدد الف ثانی مرتب جہانِ امامِ ربانی، علم و تعلیم کا شہنشاہ اور ہزاروں عقیدت مندوں کی جائے پناہ، آج اس دنیائے فانی سے چلا گیا۔ نور اللہ مرقدہٗ میاں جمیل احمد شرقپوری تشریف لائے۔ اپنے مجددی دوست کی موت پر اظہارِ ملال کرتے رہے۔ ان کے علمی اور روحانی اوصاف بیان کرتے رہے۔ پھر ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی اور ہمیں شریک ثواب کیا۔ اس مجددی بزرگ کی رحلت پر میاں صاحب کو بڑا صدمہ ہوا۔ اشکِ رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

حضرت محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ ایک معلّم، مفکر، اور دینی اسکالر تھے۔ انہوں نے اپنی تحریروں سے ہزاروں اہل علم و فضل کو متاثر کیا۔ اور لاکھوں ارباب علم سے خراج تحسین حاصل کیا۔ وہ علمی دنیا میں آفتاب بن کر چمکے۔ اور مسلکی

شاہراہوں میں خضرِ راہ بن کر رہے۔ ہم ان کے علم وکمال کے خرمنوں کے خوشہ چیں رہے ہیں۔ اور ان کے گلستانِ علم وادب کی گل چینی کرتے رہے ہیں۔ ۸

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

(خلیفۂ مسعودِ ملت، رکن امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

رنجیدہ کاغذ پر غم زدہ قلم سے لرزیدہ لفظوں میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزشتہ شب ۹ بجے آپ کا فون کیا تشریف لایا قلب مضطر پر قیامت گزر گئی، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ فقیر کے لیے یہ سانحۂ ارتحال برق ناگاہی ثابت ہوا۔ گویا فقیر تو سایۂ پدری سے محروم ہوگیا، دلی کیفیت کس طرح بیان کروں، گرفتارِ غم ہوں، شریکِ غم ہوں۔

کھویا کھویا سا پھر رہا ہوں میں
گویا صحرا میں لُٹ گیا ہوں میں

آنکھوں سے آنسو رواں ہیں، کیا کریں کیا نہ کریں، اس کریم کی رضا اسی میں ہے کہ صبر کیا جائے مگر آنسو ہیں کہ تھمتے ہی نہیں ...... ہمارا یہ حال ہے تو پھر آپ کا کیا حال ہوگا، مخدومہ صاحبہ اور بھائی صاحب کس کیفیت میں ہوں گے ...... جب جب خیال آتا ہے دل غم میں ڈوب ڈوب جاتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ...... آہ! یہ غم کسی ایک خاندان کا غم نہیں، یہ غم عالمی غم ہے۔ پورے عالم اسلام کا غم ہے یہ غم، غمِ عظیم ہے۔ ہر آنکھ اشکبار ہر دل سوگوار۔ ان کی یادیں ان کی باتیں ہی دلوں کا قرار بنیں گی، ان کی صحبت سراسر محبت وپیار اور ان کی شخصیت باغ وبہار تھی، صد حیف یہ بہار نذرِ خزاں ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ...... دل کی چوٹ کس کو دکھائیں ...... وہ ہمیشہ دلوں میں رہیں گے، کون کہتا ہے کہ وہ چلے گئے۔ وہ آنکھوں سے دور سہی مگر دل کے قریب ہیں

۸۔ (الف) ماہنامہ جہانِ رضا لاہور، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء

(ب) ایضاً: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء، ص ۸۰

؎ دل میں سجی ہے تصویر یار کی
جب نگاہ نیچے کی دیدار ہو گیا

مولیٰ کریم ان کی تربت پُرانوار کو اپنے انوار و تجلیات سے معمور فرمائے ......
آپکو، حضرت مخدومہ صاحبہ، بھائی جان اور تمام ہمشیرگان کو اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے (آمین!)...... حضرت صاحب علیہ الرحمہ کی دینی و تجدیدی خدمات اور بلند پایہ نگارشات عالم اسلام کا بیش قیمت سرمایہ اور اہلسنت واہل محبت کے دلوں کا سنگھار ہیں، جن سے تا دیر قلوب عشق رسول سے مرقع و مسجع رہیں گے، اللہ کریم آپ کی ذات سے حضرت صاحب کا وہی فیض جاری و ساری رکھے اور اپنے خاص کرم سے ہمت واستقامت عطا فرمائے ...... اللہ تعالیٰ استقامت ارزانی عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی علیہ وسلم کی یاد و محبت میں ایسا محو رکھے کہ دنیا کے سارے غموم و آلام سے بے نیاز کر دے آمین! ؎

اور کیا کہوں تم سے بے قراری کی
بے قراری سی بے قراری ہے

والدین کریمین اور اہلیہ بھی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت صاحب کو اپنے پیاروں کا ساتھ نصیب فرمائے اور قبر انور کو اپنے انوار سے معمور فرمائے۔(آمین)۹؎

پروفیسر افضل بھٹی

(شعبہ ریاضی گورنمنٹ ابن رشد کالج، میر پور خاص)

جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ علیہ رحمہ کا وصال ہو گیا ہے تو مجھ پر ایک قیامت ٹوٹ گئی، ایسا لگا کہ میرا سرمایۂ حیات مجھ سے چھن گیا ہو، لیکن میں مصلحتِ خداوندی پر

۹۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹ را پریل ۲۰۰۸ء

راضی تھا، اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں نے پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد سے کہا کہ آپ کی دینی مجلس کے دوران میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنی شہ رگ سے بھی قریب تر دیکھا اور ایسا محسوس ہوا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ اس دینی مجلس میں ہمارے دلوں میں تشریف فرما ہیں، تو میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے اور میری آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے۔ لوگ آپ کی دینی مجالس کے اختتام پر آپ کے اردگرد اس طرح جمع ہو جاتے تھے جیسے شمع کے گرد پروانوں کا ہجوم، کوئی قدم بوسی کر رہا ہے تو کوئی وارفتگی کے عالم میں آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لے رہا ہے۔ آپ کی تمام زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ اور باعث تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ آپ کے درجات اور بلند فرمائے۔ آمین! ۱۰

مولانا مفتی احمد تاج الدین نعیمی

(دارالعلوم فیضانِ چشتیہ نعیمیہ ملیر، کراچی)

حضرت مسعود ملت پیر طریقت نمونۂ اسلاف علامہ ڈاکٹر مسعود احمد مجددی نور اللہ مرقدہٗ عظیم علمی روحانی شخصیت تھے۔ آپ بزرگوں کی اولاد، بزرگوں کی یادگار، بزرگوں کے جانشین اور خود بلند پایہ بزرگ ہستی تھے۔ رضویات پر آپ کی تحقیقات اپنی مثال آپ ہیں۔

آپ تقویٰ وطہارت، حُسنِ عمل، حُسنِ خُلق کے پیکر تھے۔ آپ علم ظاہر اور علمِ باطن کے بحرِ بے کنار تھے۔ آپ عظیم رہنمائے شریعت اور مقتدائے طریقت تھے۔ آپ کے وصالِ پاک سے جو خلا ہوا ہے اس کا پُر ہونا بے حد مشکل ہے۔ آپ کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔

۱۰۔ مجلہ یادگار مسعود ملت: میر پور خاص سندھ، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

اللہ تعالیٰ بطفیل حبیبہ الکریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے فیوضات کو جاری و ساری رکھے۔ صاحبزادگان و مریدین ولواحقین پسماندگان کو صبرِ جمیل اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

احمد سہیل مجددی

(ابن آغا فضلِ ربی مجددی سرہندی فاروقی، کراچی)

حضرت قبلہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تمام زندگی شریعت محمدی کے اتباع میں گزری۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اس فقیر نے دنیا و مافیہا سے بے نیاز پایا۔ حضرت کی علمی، روحانی اور اجتماعی حیات کو قلم کے چند سطر میں بند کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے ان کے نام پر اس شعر کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

؎ ہرگز نمیرد آنکہیں کہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس فقیر پر شفقت فرما کر اپنی چند رسائل اور کتابوں کا اردو سے عربی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا، جو یہ فقیر اس خدمت کو اپنے لئے باعثِ شرف اور عزت سمجھتا ہے، اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو اپنے دربار میں قبول فرمائیں اور حضرت کی راہ جو کہ تماماً اسوۂ حسنہ پر تھی، ہمیں اس پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کو اس فقیر کے حق میں قبول فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مولانا مفتی احمد میاں برکاتی

(ابنِ مفتی محمد خلیل احمد خان القادری البرکاتی، دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد)

۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء کو فقیر مکۂ مکرمہ میں تھا۔ حرم شریف کی حاضری کے بعد ہوٹل

میں آیا ہی تھا کہ کراچی سے برادرِ دینی الحاج محمد اشفاق قادری کا فون آیا اور انہوں نے سانحۂ ارتحال کے اس عظیم حادثہ کی خبر دی اور بتایا کہ کچھ دیر بعد نمازِ جنازہ ہے۔ اسی وقت جو کچھ پڑھا تھا ایصالِ ثواب کیا آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ نکلے۔ حرم شریف میں دعائے بلندیٔ درجات کی اور ایک دعا لاکھ دعائیں بن کر یقیناً قبول ہوئیں۔!!

مولانا اکرم میاں محمد دین

(رندھر راستہ ڈِنگہ تحصیل کھاریاں، گجرات)

آپ کے والد گرامی اُستاد و پیر و مرشد ولی نعمت حضرت مولانا قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کے وصال پُرملال کی اولین خبر گجرات سے جناب حکیم افتخار علی صاحب متحرک کارکن جمعیت علمائے پاکستان و مرید حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فون پر دی۔ زبان سے جاری ہوا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعـــــون۔ پڑھ کر دل غم کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر کھاریاں سے پروفیسر اشفاق احمد جلالی صاحب اور ایک اور عزیز دوست محمد اصغر جلالی صاحب کے فون وصول ہوئے۔ کراچی میں کئی حضرات کو فون کئے مگر سب سے رابطہ نہ ہوسکا آپ سے قصداً نہ کیا کہ غم والم کے ساتھ ساتھ آپ کی مصروفیت بھی بہت ہوگی۔ پھر ارادہ کیا کہ عریضہ کی صورت میں فریضہ تعزیت بھی ادا ہوگا اور اپنے دلی تاثرات و کیفیات کا اظہار بھی کروں گا۔ دیر ہوتی چلی گئی طبیعت بھی زیادہ ناساز رہنے لگی، دل کی کیفیت ابھی تک نہ سنبھل سکی۔ بندہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ اہلِ عقیدت و مریدین وتلامذہ جملہ عزیز و اقارب بلکہ پوری ملّتِ اسلامیہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ جو آپ کے وصالِ پُرملال کی صورت میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ آپ کا اس دارِ فانی سے دارِ خلود کو ورود ایک عظیم سانحہ امر ہے۔ آپ کی ذات والاصفات کے اٹھ جانے سے وہ خلا پیدا

ہوا ہے جو پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ بقول حضرت اقبال

سر آمد روزگار ایں فقیرے
دیگر دانائے راز آید نہ آید

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات ومقام عطا فرمائے آمین ثم آمین وما ہمہ پس ماندگان آنحضرت کو صبر عظیم عطا فرمائے۔

دینِ متین وحنیف اسلام واہلِ اسلام کی رفعت شان وعظمت آن کے لئے تاریخ وتعلیمات اسلامیہ کی تشریحات وتحقیقات کو جو روح رواں وجاوداں آپ کے وجود مسعود نے بخشی، وہ آپ کی زندہ جاوید کرامات میں سے ہے۔ پاکانِ اُمت کی محبت کو بالعموم اور سید المرسلین کی محبت وعظمت کو بالخصوص مسلمانانِ جہاں کے قلب ونظر میں بسانے کی جو سعی جمیلہ آپ نے فرمائی، وہ آپ ہی کا حصہ اور عظیم منفرد انداز ہے۔ اُمید ہے اللہ رب العزت آپ کے کارِ خیر کو تا روزِ آخر جاری وساری رکھتے ہوئے آپ کی ذات کے لئے صدقہ جاریہ بنائے گا اور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اللہ ہم سب کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین!

دعا ہے کہ حضرت مسعود ملت نے جو بھی سلاسل جاری فرمائے اللہ تعالیٰ ان کو جاری وساری رکھے اور رہتی دنیا تک منبعِ فیض وہدایت سے رہیں اور ان کی قبر پر رحمتوں کی برسات ہوتی رہے آمین ثم آمین![۱۲]

حضرت پیر آغا ایوب جان سرہندی

(سجادہ نشین درگاہ عالیہ گلزار خلیل سامارو شریف، سندھ)

حضرت قبلہ ڈاکٹر مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر علماء ومشائخ کے

۱۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۱۲ رجون ۲۰۰۸ء

ساتھ عوام اہل سنت کے لیے سخت صدمہ ہے۔ لیکن اہل علم و اہل فرد و دانش حضرات بھی متاسف ہیں۔ فقیر کو ان کے جنازہ کو قبر شریف میں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، آج فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ سب سے پہلے فاتحہ کرتا ہوں ان کے صاحبزادہ صاحب اور اہل خانہ سے، بعد میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ان کے فکر فلسفہ اور سلوک کی اور راہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اصل طریقہ سے چلاتے رہے۔ اس کے بعد ان کے مریدین و معتقدین سے اور عالم اسلام کے تمام اہلِ قلم، اہلِ علم اہل فرد و دانش حضرات سے۔

ہر ذی روح کو فنا ہونا ہے حضرت ممدوح صاحب کی وفات ہمارے لئے صدمہ کا باعث ہے لیکن دل میں یہ اطمینان ہے کہ ان کے صاحبزادہ صاحب جو کہ بہت بڑے عالم اور فقیرانہ صفات کے مالک ہیں، بیشک یہ حضرت کی تربیت کا ثمر ہے۔ دعا گو ہیں کہ یہ در ہمیشہ اہل علم کے لیے کھلا رہے۔ (آمین!)

ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد کی جو خدمات ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر ذی عمل و ذی عقل کو سمندر کے جواہرات و خزائن کا علم ہے کیوں کہ اس میں سے ہر کوئی یہ خزانے نہیں نکال سکتا مگر اس میں ہمت وصلاحیت کا ہونا ضروری ہے جو کہ پروفیسر مسعود احمد میں تھیں۔

حضرت کا نشر و اشاعت کا شعبہ خاصا منظم ہے اور حضرت مسرور میاں اس پر خصوصی توجہ بھی دے رہے ہیں، ہم قبلہ مسرور میاں کی خدمات کو بھی سراہتے ہیں کہ وہ اپنے والدِ محترم کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں اور ان شاء اللہ یہ مشن رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود احمد علیہ الرحمہ کے درجات میں اور اضافہ فرمائے۔ (آمین!) [۱۳]

۱۳۔ مجلّہ یادگار مسعود ملت: ص ۴۶، مطبوعہ میر پور خاص سندھ، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

پروفیسر امیر خان حکمت

(سابق صدر شعبۂ انگریزی، شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میر پور خاص)

مسعودِ ملت، معلّم، محقق، تاریخ دان، مقالہ نگار، ادیب، دانشور، مفکر، صوفی، ولی اللہ اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء کو اس جہانِ آب وگل سے حیات ابدی کی جانب روانہ ہوگئے۔

شاہ و امیر سے نہ رکھی کوئی اُمید
لیکن حضور پاک کے در کے گدا رہے
ان کی لحد پہ نور کی بارش سدا رہے
دنیا و آخرت میں بھی رتبہ بڑا رہے
حکمت کی ہے خدا سے دعا ہو کے سجدہ ریز
جاری تھا فیض آپ کا، جاری سدا رہے [۱۴]

ڈاکٹر بابر بیگ مطالی

(صدر شعبۂ اسلامیہ گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ)

کتنی مشکل زندگی ہے، کس قدر آساں ہے موت
گلشنِ ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

قبلہ صوفی غلام سرور (لاہور) کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضرت مسعودِ ملت دام لطفہٗ وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے انتقال سے ملّتِ اسلامیہ

۱۴۔ مجلہ یادگار مسعودِ ملت: ص ۱۵، میر پور خاص سندھ، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

ایک عظیم دانشور، محقق، مؤرخ، فلسفی، ادیب اور مجسمۂ لطف وکرم روحانی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ تعلیماتِ مجددیہ کا بحر بیکراں، ترجیماتِ رضویہ کا عظیم علمبردار، جامع شریعت وطریقت ہماری ظاہری آنکھوں سے اوجل ہوگیا ہے۔

جو ہر انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

دنیائے علوم وعرفان میں آپ کی کمی صدیوں تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ آپ کے جانے سے فرزندانِ اسلام ایک بے لوث داعی اسلام سے طالبانِ راہِ طریقت ایک فنافی الرسول شیخِ طریقت سے اور راہِ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسافر اپنے قائد سے محروم ہوگئے ہیں۔

خالقِ کائنات جل وعلا اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کا صدقہ، قبلہ مسعود ملت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک قدموں میں جگہ نصیب فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

بندہ (ڈاکٹر بابر بیگ مطالی) اور بندہ کے رفیقِ قلب صمیم جناب پروفیسر عبدالحق صاحب اس عظیم قومی اور اسلامی سانحہ پر ملت اسلامیہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ عزوجل کرے کہ حضرت مسعود ملت کے علمی وروحانی فیوض وبرکات جاری وساری رہیں۔ (آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)۔

سبزۂ دی مرقد سے بھی افسردہ ہوسکتا نہیں
خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں [۱۵]

۱۵۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد بحررہ ۶ رمئی ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ بدر القادری

(اسلامک اکیڈمی، ہالینڈ)

المجمع الاسلامی مبارک پور ہند میں تھا کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر ملی، کلیجہ منہ کو آ گیا۔ عجیب غم کی کیفیت طاری ہو گئی ...... اس حادثہ فاجعہ سے آپ لوگوں کے دل پر کیا گزری ہو گی؟ کون اندازہ کر سکتا ہے۔

۲۲ر مئی کو ہالینڈ واپسی ہوئی، چند روز طبیعت نارمل ہونے میں لگ گئے۔ کچھ اطمینان ہوا تو حضرت کی عنایات و نوازشات کے دریا میں غوطہ زنی شروع ہوئی ...... اگر چہ مجھے ان کی زیارت کا موقع نصیب نہیں ہوا۔ مگر مبارکپور اشرفیہ کی ادارت سے لے کر تا امروز میں انہیں اپنا بزرگ مربی اور کرم فرما تصور کرتا رہا۔ اخیر دور میں ان کی کرم فرمائی سے سلسلۂ پاک کی اجازت سے بھی سرفراز ہوا۔ افسوس کسے معلوم تھا کہ حضرت اتنی جلدی ہم سے رخصت ہو جائیں گے (ترجیع) حضرت کی رحلت تنہا آپ کا غم نہیں ہے بلکہ دنیائے اہل سنت کا اجتماعی غم ہے۔ بہر حال یہ غریب الدیار آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے حضور مخدومہ صاحبہ اور پیاری بہنوں کو بھی بعد سلام مسنونہ تعزیت پیش کر دیں۔ ان شاء المولیٰ الکریم اسلامک اکیڈمی اور جامع مسجد قادری میں ایصال ثواب ہو گا۔ تمام اہل محبت و ارادت کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

آہ! مسعود ملت انتقال کر گئے، مفتی اعظم دہلی کے فرزند ارجمند رحلت کر گئے۔ علم و تحقیق کی ایک دنیا اجڑ گئی، فضل و کمال کا ایک جہاں ویران ہو گیا، وہ جو یقیناً اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ جس سے تحقیق و تدقیق کی سینکڑوں انجمنیں فیض پاتی تھیں پردہ پوش ہو گئے، ایک آفتاب علم و روحانیت پچاس سال تک اپنی ضیا بار کرنوں سے عالم کو منور کرنے کے بعد آج غروب ہو گیا۔ (ترجیع) آج ان کی رحلت سے محفل

شہزادۂ گرامی وقار صاحبزادہ میاں محمد مسرور احمد حفظہ اللہ اور ان کی بہنیں ہی یتیم نہیں ہوئیں، بلکہ علمی دنیا یتیم ہوگئی، تحریر وتقریر، تبلیغ وارشاد کی بزمیں سونی پڑ گئیں، صاف صاف نظر آگیا کہ ایک عالم کی موت کس طرح ایک عالم کی موت ہے؟ مشرق تا مغرب، شمال تا جنوب، ایشیاء تا یورپ افریقہ اور امریکہ تک کی محافل علمیہ اداس ہیں۔ آہ وہ مسعود ملّت! عمر بھر اپنے الفاظ کے پیمانوں میں اپنے سینے میں نہاں دریائے درد سے دنیا کو ساغر تقسیم کرتا رہا۔ اپنے اسلاف باوقار سے ملی ہوئی دولت سعادت مندروں کو دونوں ہاتھوں سے لٹاتا رہا۔ جو خود بھی چراغ الست کا پروانہ تھا اور اپنی محفل سے وابستہ ہر رند کو اسی کی سرمستیاں بانٹتا رہا۔ جس کا قلب غم ملّتِ بیضا میں زخمی تھا۔ جس کی خونچکانیاں اس کی تحریروں میں واضح طور پر دیکھی جاسکتی تھیں۔ عمر بھر مسلمانوں کے درد میں تڑپنے، بلکنے اور سسکنے والا، اپنا سرمایۂ غم تقسیم کرتے کرتے خود مرگ کی آغوش میں جا پہنچا۔

عمر بگزشت و حدیث درد ما آخر نہ شد

شب بہ آخر شد کنوں کوتہ کنم افسانہ را

حضرت مسعود ملّت کے وصال پر فقیر بدر القادری سب سے پہلے ان کے جانشین حضرت صاحبزادہ میاں محمد مسرور احمد صاحب اور ان کی والدہ ماجدہ نیز خواہران و خانوادہ کو تعزیت پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مولائے قدیر ان کے فیضان علمی و روحانی کو جاری و ساری رکھے۔ آمین! اس کے بعد ان تمام اداروں، انجمنوں، اکیڈمیوں سے تعزیت کرتا ہے جو مسعود ملّت کے دم قدم سے قائم ہیں۔ مولا کریم ان سب کو استحکام اور فروغ بخشے۔ آمین۔[16]

۱۶۔ (الف) بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء

(ب) ماہنامہ کنز الایمان دہلی، شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (مانچسٹر)

عظیم مفکر و محقق، ممتاز اسکالر و ادیب، عالم باعمل، علوم جدیدہ و قدیمہ کے جامع، دینی علوم اور روحانیت کا عظیم امتزاج، نابغۂ روزگار پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اس دار فانی سے جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کے انتقال پُر ملال سے علمی، ادبی اور دینی و روحانی طبقے بالخصوص ملت اسلامیہ اپنے ایک محسن سے محروم ہوگئی ہے اور ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جو پُر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ان پر اپنی رحمت و رأفت بخشش اور مغفرت کی بارش نازل فرمائے۔ ان کی مخلصانہ علمی و روحانی کاوشوں کو شرف قبول عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کی علمی روحانی تربیت و فیضان سے مستفیض ہونے والوں کو مرحوم کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ [۱۷]

تاج محمد خان ازہری

(ہیڈ آف اورینٹیل اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، البرکات ایجوکیشنل، یوپی، انڈیا)

بروز سہ شنبہ جامعہ البرکات علی گڑھ کی لائبریری میں حسب عادت روزنامہ ''راشٹریہ سہارا'' پڑھ رہا تھا۔ اچانک خبر کی ایک سرخی پر نظر پڑی: ''پروفیسر مسعود احمد کا کراچی میں انتقال ہوگیا'' خبر پڑھتے ہی زبان پر کلمات استرجاء جاری ہوگئے اور ایک لمحہ کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے کہ میں عالمِ خواب میں ہوں، دل و دماغ بھی اس خبر کی صداقت کے متعلق شک و ریب میں پڑ گئے، چونکہ چند روز قبل ہی پروفیسر صاحب کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان کی راجدھانی دہلی کسی کانفرنس میں

۱۷۔ مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جولائی راگست ۲۰۰۸ء

شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اور پہلے سے علالت کی کوئی اطلاع بھی نہیں تھی۔ مگر جب میں لائبریری سے اٹھ کر کمپیوٹر لیب پہنچا اور انٹرنیٹ آن کیا تو آپ کا ای میل ملا، اس میں تمام تفصیلات پڑھ کر از حد افسوس ہوا۔ برصغیر ہندو پاک میں مرحوم کی شخصیت اور خدمات سے کون شخص ہے جو واقف نہیں! آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دین وملت بالخصوص مذہب اہلِ سُنت کے فروغ میں گزارا، درجنوں کتابیں تصنیف کیں۔ یہ تحریر کرنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ تا حیات دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے جہاد بالقلم اور جہاد باللسان کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مسلک اعلیٰحضرت کے لئے وقف کر دیا تھا، مسلک مذکور کی تائید وحمایت میں ان کی گرانقدر تالیفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں ماہر رضویات کا لقب دینا یقیناً حق بجانب ہے۔

جناب باری تعالیٰ سے دست بہ دعا ہوں کہ مولائے قدیر مسعودِ ملت کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور جماعت اہلِ سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، نیز آپ کے متعلقین و محبین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ خود مرحوم کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے [۱۸]

علامہ شاہ تراب الحق قادری

(امیر جماعت اہلسنت پاکستان)

مجھے جان کر بہت صدمہ ہوا کہ حضرت وصال فرما گئے، میں اس وقت امریکہ کے دورے پر تھا اور مجھے نیو یارک اطلاع ملی۔ تمام احباب کا وہاں اجتماع عظیم تھا۔

۱۸۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

دعائے خیر اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ان کی خدمات خصوصاً اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعارف کرانے میں بڑا کردار ادا کیا و دیگر موضوعات پر بھرپور قلم اٹھا کر دنیا میں ایک منفرد مقام پایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی خدمات اپنے دربار میں قبول فرمائے۔آمین ثم آمین!(۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء)

مولانا ثروت اعجاز قادری

(سربراہ سُنی تحریک، کراچی)

محترم ڈاکٹر صاحب نے علم و عمل کے ذریعے جو عالم اسلام کی خدمت کی ہے وہ جہادِ اکبر سے کم نہیں۔ ان کی الناک موت وہ موت ہے جس پر دنیا بالخصوص پاکستان کے لوگوں کے لیے باعثِ غم ہے۔ اور ان کی عظیم خدمات جو ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ ہے اللہ عزوجل ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے علم سے ہم سب کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین!

صاحبزادہ پیر جان آغا مجددی سرہندی

(گلزار خلیل ساماروشریف، سندھ)

جناب حضرت قبلہ مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی ذات گرامی تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔آپ کے سانحۂ ارتحال سے عالم اسلام کو شدید ترین نقصان اٹھانا پڑا ہے اور یہ نقصان موت العالم موت العالم کا مصداق ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصوصی صلاحیت عطا فرمائی کہ جس کی مدد سے آں جناب علیہ الرحمہ نے اپنی بے نظیر تصنیفات کو تحریر کیا۔آپ کی ہر عبارت دلائل و براہین سے مزین ہوتی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آں جناب علیہ الرحمہ کو مقبولیت اور محبوبیت کا ایسا مقام عطا فرمایا کہ باید وشاید۔آپ علیہ الرحمہ محض ایک عالم و ادیب ہی نہ تھے بلکہ پیر طریقت بھی

تھے۔آپ علیہ الرحمہ نے اپنی ان دونوں خصوصیات سے خوب کام لیا۔ایک طرف نادرونایاب کتابوں کوتحریرفرمایا، دوسری طرف اپنے مریدوں کی کامل رہنمائی فرمائی اور ایک ایسی جماعت تشکیل دی جس نے آپ علیہ الرحمہ کے علمی کام کو عالم اسلام میں پھیلادیا۔آپ علیہ الرحمہ کا ہر مرید باصفا آپ علیہ الرحمہ پر پروانہ وارنثار ہوتا اور خدمت اسلام میں کمربستہ نظر آتا ہے۔کرم بالائے کرم اور اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم کہ آپ علیہ الرحمہ کے فرزند گرامی جناب ابوالسرورمحمد مسرور احمد کوآپ علیہ الررحمہ کا حقیقی جانشین بنایا۔صاحب زادہ صاحب الحمد اللہ اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔معدودے چند لوگ ایسے ہوں گے جوعلم وعمل وتقویٰ میں اپنے والدگرامی اورمرشد کامل کے اس قدرمثیل ہوں گے۔

میری بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ وہ رحمان رب جلیل ہمیں اورآپ علیہ الرحمہ کے مخلصیں ومحبین ومریدین کومع حضرت صاحب زادہ صاحب مدظلہ ان کی ارشادفرمائی ہوئی ہدایت پر چلائے۔ایں دعا از من واز جملہ آمین باد! ۱۹

ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری

(کراچی یونیورسٹی، کراچی)

حضرت ڈاکٹر صاحب اس دور کے مجدد برحق ہیں۔ان کی خدمات مثل چراغ ہیں۔حضرت ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب میرے رہبر اور مرشد ہیں اور میں ان کے انتقال سے محرومی محسوس کررہا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ ایک منفرد علمی شخصیت تھے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی افکار رضویت کے فروغ میں صرف کردی۔اللہ تعالیٰ ان کی قبرانور پر رحمتوں کی بارش عطا کرتا رہے۔آمین!

۱۹۔ مجلہ یادگار مسعود ملت: میرپور خاص سندھ، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ)

قابل صد احترام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پُرملال سانحہ ارتحال پر بے حد افسوس ہوا۔ مشیت ایزدی کو یہ منظور تھا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

خداوند قدوس جلشانہٗ اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے مرقد کو نور اور ٹھنڈک سے بھر دے اور آپ پر اپنی رحمت و مغفرت کی خوشگوار بارش برسائے، جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! مرحوم ایک بلند پایہ محقق، ممتاز سکالر، بکثرت کتابوں کے مصنف اور علمی وادبی نیز روحانی حلقوں میں جانی پہچانی اور معروف شخصیت کے حامل تھے۔ آپ کی عظیم اور باکمال ہستی نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی عزت و تکریم اور عقیدت و احترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔

آپ ماہر رضویات تھے اور آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور تعلیمات کو جو فروغ دیا وہ قابل صد تحسین ہے۔ بالخصوص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز پر جو عظیم کام آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں ۱۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل، تکمیل پذیر ہوا اس پر جس قدر ہدیہ تبریک پیش کیا جائے کم ہے۔ آپ کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بیحد باعث تشویش ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امتِ مُسلمہ ایک عظیم مفکر اور اعلیٰ پایہ کے مصنف سے محروم ہوگئی ہے۔

بارگاہ صمدیت میں التجا ہے کہ رؤف و رحیم رب کریم آپ کی گرانقدر اور عظیم دینی و تبلیغی مساعی اور محققانہ فاضلانہ تحقیقی تصانیف کو شرف قبول بخشے اور بہترین اجر

عطا فرمائے۔ نیز اپنے لطف وکرم سے جانشین مسعود ملت کو اپنے پُر عظمت والد ماجد کے مشن کو جاری رکھنے اور آگے بڑھانے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔[۲۰]

شیخ الحدیث علامہ جمیل احمد نعیمی قادری ضیائی

(استاد الحدیث وناظم تعلیمات، دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

موت اُس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس ؎

یوں تو سب ہی آئے ہیں دنیا میں مرنے کے لیے
زندگی اُن کی ہے جو مرتے ہیں حق کے نام پر

اللہ اللہ! موت کو کس نے مسیح کر دیا، آج ہم حضرت کے اُس سانحۂ وصال پر تعزیت کلمات بیان کرنے کے لئے یہاں حاضر ہوئے ہیں، میں دل کی گہرائی سے صاحبزادہ پیر زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب مجددی مظہری نقشبندی مسعودی زید مجدہ کو اس سانحہ پُر ملال پر تعزیت پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر صاحب کا اپنا ایک دائرہ کارِ عمل تھا اور ایک عمدہ طریقہ تھا آج سب ہی کو دکھ و افسوس ہے۔ صبح سات بجے ہمارے بھائی عبد اللطیف قادری نے مجھے اطلاع دی، فجر کے وقت گھنٹی بجی میری پیشانی جھک اُٹھی میں نے کہا یا اللہ! آج صبح ہی صبح کس کا فون آ گیا، عبد اللطیف قادری نے فرمایا آپ کو معلوم ہے! میں نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں، انہوں نے کہا حضرت قبلہ مسعود ملت ہمارے مخدوم ومحترم بیہقی وقت، نبہانی زماں، محقق دوراں کا وصال ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

آپ اگرچہ ہم میں موجود نہیں لیکن اِن کی فیوض وبرکات جاری ہیں۔

۲۰۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۱۰ رمئی ۲۰۰۸ء

مولانا جمیل الوری

(مدرسہ عالیہ عربیہ مسجد فتح پوری دہلی، بھارت)

اس دنیا میں مرنا، جینا روزمرہ کا معمول ہے، جسے جینا ہے مرنے کے لئے تیار رہے، یہاں جو آتا ہے جانے ہی کے لئے آتا ہے، یہاں نہ کوئی ٹھہرا ہے نہ کوئی ٹھہرے گا، کون نہیں مرا اور کوئی نہیں مرے گا۔

ع آج وہ کل ہماری باری ہے

یہ جہان غرور وغرار ہے دارقرار نہیں، یہاں کا مرنا کھپنا تو کوئی تعجب خیز نہ حیرت انگیز لیکن بعض موتیں ''موت العالم موت العالم'' کا مکمل ومصداق ہوتی ہیں، وہ اہل عالم کو تڑپا دیتی ہیں، ان کے وصال کی خبر سن کر قلب وجگر کی حرکت مدھم پڑ جاتی ہے، آنکھیں چکرا جاتی ہیں، ذہن ماؤف ہونے لگتا ہے، عقل ودانش تذبذب و تشکیک میں الجھنے لگتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مرحوم کی موت کی خبر نے احقر پر کچھ ایسا ہی اثر دکھایا، عزیزم مولانا محمد انس مسعودی نے جیسے ہی یہ جانکاہ خبر سنائی، چلتے چلتے دل کی دھڑکن تھم سی گئی، آنکھیں تاریکی میں ڈوب گئیں، قدم لڑکھڑا کے رہ گئے اور ذہن قبول کرنے کو تیار نہیں۔ لیکن حقیقت وامر واقعی کا انکار کب تک، بالآخر قبول کرنا پڑا۔

امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام اور ''جہانِ امام ربانی'' کا سلسلہ تالیفات، مرحوم کا نادرۂ روزگار کارنامہ ہے، ایک ایسا عمل ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے بلکہ یہ ایک ہی عمل سینکڑوں کیا ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔

بہر حال احقر تو اس سال کو اپنے لئے ''عام الحزن'' میں تعبیر کرتا ہے، اب بھی یادوں کے جھرمٹ میں حضرت مرحوم کی صورت آنکھوں کے سامنے پھرتی رہتی ہے بس اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور پسماندگان و دیگر متعلقین اور مستفیضین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جی چاہتا ہے بتوسط وجدان و تخیل کچھ حضرت مرحوم سے گفتگو کرلوں۔

''اے روح مطمئنہ! اب آپ عالم غیب کے مکین ہوگئے ہم ابھی عالم مشاہدہ میں پرائے ہوئے، بے شک ہم سے آپ کا رابطہ منقطع ہوگیا لیکن ہم آپ سے رابطہ میں ہیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ بذریعہ دعا وسلام اور ایصال ثواب رابطہ میں رہیں گے، ادھر اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ آپ بھی ہمیں رحمت واسطہ کے توسط سے اپنا یہ پیغام سنا رہے ہوں گے۔

''بما غفرلی ربی و جعلنی من المکرمین''

تمام اہل خانہ بالخصوص صاحبزادگان سے درخواست ہے کہ اس خاکسار کی طرف سے یہ چند تعزیتی سطور قبول فرمائیں۔[۲۱]

جمیل اطہر سرہندی

(مدیر اعلیٰ روزنامہ جرأت، لاہور)

شیخ طریقت ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے سانحۂ ارتحال سے دلی دکھ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ مرحوم شیخ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے (آمین)۔[۲۲]

۲۱۔ ماہنامہ کنز الایمان دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

۲۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۲۸ مئی ۲۰۰۸ء

مولانا جاوید اقبال مظہری

(خلیفۂ حضرت مسعود ملت وبانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل پاکستان)

یاایتھا النفس المطمئنۃ ○ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ

مجدد مائۃ حاضرہ حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی رگ رگ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن تھی، وہ پیکر شریعت تھے، وہ طریقت کے بے تاج بادشاہ تھے، اُن کی زندگی کا مشن حضور تاج سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو بلند کرنا تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا درس دینا تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جینا ومرنا تھا، وہ اس جہاں میں اپنے آقا ومولیٰ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لیے جیئے اور اسی داغ محبت کو ساتھ لے کر وصال فرمایا۔

حضرت مسعود ملت نے جہاں اہم تصانیف وتالیفات اور دیگر علمی آثار چھوڑے ہیں وہاں عظیم ورثہ میں اپنے جانشین یعنی صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو چھوڑا ہے۔ صاحبزادہ محمد مسرور احمد صاحب جو پیر طریقت بھی ہیں اور حُسنِ سیرت وحسینِ قامت میں اپنے جد امجد حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مظہر ہیں بلکہ اُن کے ہم مشکل بھی ہیں۔ حضرت علامہ محمد مسرور احمد صاحب اپنے عظیم الرتبت والد ماجد مجدد العصر حضرت قبلہ مسعود ملت کے علمی وروحانی ورثے کے امین ہیں۔

فرزندِ دلبند مسرور ملت
نورِ نظر کی بات نہ پوچھو
شاداں و فرحان اپنی لحد میں
قربِ خدا کی بات نہ پوچھو

دیکھ اے اقبال مرقدِ انور
نوری فضا کی بات نہ پوچھو ۲۲

حاجی محمد قادری

(آفس سیکریٹری حب ویلفیئر سوسائٹی، کراچی)

جناب ڈاکٹر مسعود صاحب کا اس پُرفتن دور میں ہم سے جدا ہونا ہمارے لیے بہت بڑا نقصان ہے کیوں کہ اس دور میں حق اور سچ بات کرنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادے کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے تمام چاہنے والوں کو ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا چاہیئے تا کہ وہ دین متین کی خدمت کرسکیں اور خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت عام ہو۔ ہم تمام کے لئے وہ خلاء پُر کرنا ناممکن ہے خاص طور پر عالم اسلام اور خصوصاً کراچی اس گوہر نایاب کی شفقت سے محروم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین، اور اُن کے لواحقین اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین

؎ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حافظ حبیب سندھی

(ٹھٹھہ، سندھ)

بذریعہ اخبارات پتہ چلا کہ حضرت قبلہ و کعبۂ عالم حضرت مسعود ملت کی روحِ پاکیزہ قفسِ عنصری سے نکل کر آشیانۂ اعلیٰ تک جنت آشیانی ہوچکی ہے اور انتقال وپر ملال کا واقعہ دنیا جہاں کو مغموم کر گیا ہے۔ اس اندوہناک واقعہ کے

۲۲۔ جاوید اقبال مظہری قصیدۂ مسعودیہ، مطبوعہ مظہری پبلی کیشنز، کراچی ۲۰۰۹ء

رونما ہونے پر سچ پوچھئے تو پیروں تلے زمین سرکنے لگی اور نیلگوں آسمان گھومتے ہوئے محسوس ہونے لگا۔ حالانکہ یہ بات بھی برحق ہے کہ ہر انسان و ہر روح کو ایک دن دنیا سے چلے جانا ہے اور اس فانی دنیا کو الوداع کہنا پڑے گا۔ اور اس خالق کائنات کے حضور حاضر ہونا جو اس دورنگی دوئیتی کا مالک و خالق ہے۔ جہاں ہر ایک کے اعمال صالحہ و کاملہ کا محاسبہ ہونا ہے۔ مگر یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ جو اللہ پاک کے صالحین میں سے ہیں ان صالحین کرام کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ خطرہ! کیونکہ قرآن کریم اس امر کی کھلے الفاظ میں تصدیق کرتا ہے:

لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ایسے ہی اللہ رب العزت نے اپنے مقرب بندوں کے لئے "لَاتَخَفْ" و "لَاتَحْزَنْ" کے خطابات منتخب کئے ہیں۔ یہی ان کی دنیا میں ''اعمالِ صالحہ'' کا آخرت میں طرۂ امتیاز ہے۔ یہی ان کی محنتیں، مشقتیں اور عبادات و ریاضات ہیں، جن کی بدولت ان کے عمل قبولیت کے بامِ عروج تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو مثالی ہیں۔ جو زندہ تھے تو بھی جنتی تھے اور وصال کے بعد بھی وہ مرقد میں زندہ و جاوید اور جنتی ہیں۔ زباں ان کی مدح سرائی سے گنگ و قاصر ہے اور دماغ سوچ کے خزانے سے کورا ہو جاتا ہے۔ یہی ان کی کرامات مبین ہیں۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب ترین بندے ہیں اور خدائے برتر و بالا کے محبوب کریم حضرت صاحبِ لولاک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور پکے عاشق ہیں۔

حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد سے تب ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں جب آپ ٹھٹھہ ڈگری کالج کے پرنسپل تھے۔ ٹھٹھہ میں حضرت مخدوم دوراں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک سیمینار میں قلمی نسخہ جات کی نمائش ہوئی تھی اس میں بھی ساتھ تھے۔ آپ کافی عرصہ مذکورہ بالا کالج میں

رہے، ان کی باتیں ان کی یادیں آج دل پر پتھر کی لکیر کی طرح منقش ہیں ۔وہ کبھی نہ مٹنے والی یادوں کے ایسے نقوش چھوڑ گئے ہیں جن کو رہتی دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی ۔

خدائے عزوجل آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو غریقِ رحمت کرے۔اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔اور ان بزرگانِ دین کے طفیل ہم سب کی بھی بخشش فرمائے اور ہم سب کو حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ کے دائمی نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔حضرت صاحب کے لواحقین خصوصاً بالخصوص آپ کے جانشین جناب صاحبزادہ مسرور احمد مظہری و مسعودی مدظلہ العالی کو بھی صبر و تحمل کی دولت سے مالا مال فرمائے ۔آمین بجاہِ حبیبہ الکریم الامین ۔۲۴

پروفیسر خورشید احمد صدیقی

(سابق ریجنل ڈائریکٹر کالجز ، حیدرآباد ریجن)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد علیہ الرحمہ کی عشق رسول ﷺ کے موضوع پر مہکتی ہوئی گفتگو، میدانِ تحقیق کی سرفرازی اور شخصیت کی سحر انگیزی آج تک دل ودماغ پر چھائی ہوئی ہے۔ان سے اکثر کلاس ہی میں ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔انہیں کالج میں کہیں آتا جاتا دیکھ کر ہم ادباً اپنا راستہ تبدیل کر لیتے تھے ۔وہ جب کسی موضوع پر اظہارِ خیال فرماتے تو دل کرتا کہ ''وہ کہیں اور سنا کرے کوئی''۔ جب آپ کلام فرماتے تو ہم اس بحرِ بیکراں سے اپنے کردار کو، گفتار کو اور اپنے اطوار کو سنوارتے ۔ آنکھوں نے آج تک ایسی دل فریب شخصیت نہ دیکھی اور کانوں نے ایسی نغمگی نہ سنی ۔جب پروفیسر صاحب شاہ عبد اللطیف کالج سے ٹرانسفر ہو کر کوئٹہ گئے تو ہم نے مشاہدہ کیا کہ کالج میں ہر طرف افسردگی چھا گئی اور ہماری آنکھیں حضرت کو تلاش کرتی رہیں ۔پھر ہمیں دیگر اساتذہ نے حضرت کے خاندانی پس منظر سے متعلق

بتایا تو بہت افسوس ہوا کہ ہم کس قدر قیمتی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ عزّ وجل ان کی تربت پُرنور کو مزید پُرنور بنائے۔ آمین! ۲۵ے

خلیل احمد رانا

(نعمان اکیڈمی، خانیوال)

غالباً ۲۹/اپریل کو احقر اپنے گاؤں میں گندم کی کٹائی میں مصروف تھا کہ بزرگوار حضرت قبلہ سید وجاہت رسول قادری صاحب مدظلہٗ نے فون پر حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر دی، انا للہ وانا الیہ راجعون! احقر حضرت صاحبزادہ محمد مسرور احمد مسعودی دامت برکاتہم سے تعزیت کرتا ہے، حضرت صاحبزادہ مسرور احمد صاحب اپنی نسبی شرافت وبزرگی میں اپنے خاندان کے امین ہیں ماشاء اللہ۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ تمام اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین! ۲۶ے

حکیم مولانا خوشی محمد قادری سلطانی

(امام وخطیب، فاروقی سلطانی، بلوچستان)

مجھے آج فون آیا حضرت سلطان ڈاکٹر الطاف علی صاحب کوئٹہ سے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب وصال فرما گئے ہیں۔ ایک تو میں آپریشن کرا کر آیا ہوں چلنے کے قابل نہیں ہوں۔ میں آپ سے تعزیت بصورت خط کے کر رہا ہوں، انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا دیدار نصیب فرمائے۔ ۲۷ے

۲۵۔ مجلّہ یادگار مسعود ملت، میرپورخاص: شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

۲۶۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

۲۷۔ مکتوب بنام صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد: ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء

ذوالفقار علی

(میر پور خاص، سندھ)

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ اسی لیے پریشان حال اور تاریک راہوں کے مسافروں کے لیے ایک مسعود جہاں عطا کیا۔ جس کی صحبت سے دلوں کو اطمینان، دیدار سے چہرے کو بشاشت وتازگی اور گفتگو سے فکر کو رعنائیاں حاصل ہوتی۔ جب نظر کرم ہو جائے تو جسم وجاں مسحور ومسعود ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی بھی عجیب شان ورمز ہوتی ہے۔ آپ کسی بھی مقام پر اپنے دل میں ان سے محبت کا جذبہ پیدا کریں کشش محبت سے آپ کو شرفِ صحبت عطا کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے کبھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا تھا۔

آج بظاہر مسعود ملت ہمارے درمیاں نہیں ہیں مگر ان کی زندگی کے حالات وواقعات، ملفوظات اور کتب موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں ہم اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لاسکتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان کی حیات طیبہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ۲۸ ﷺ

ڈاکٹر رضوان احمد قادری ضیائی

(ابن حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی ضیائی علیہ الرحمۃ، مدینہ منورہ)

آپ نے حضرت صاحبزادہ محمد مسرور احمد سے فون پر تعزیت فرمائی کہ

حضرت مسعود ملت نے خاموشی سے بہت بڑا علمی کام کیا ہے اور وہ مجاہد تھے ہم آپ کے غم میں شریک ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو صبر عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر سید راشد علی

(علوی کلینک، فائیو اسٹار چورنگی ناظم آباد، کراچی)

افسوس! اس بات کا کہ آپ سے ہماری صرف دو ملاقاتیں ہوئیں اور خوشی اس بات کی کہ ان خوش نصیبوں میں میں بھی ہوں جنھوں نے آپ سے آخری ملاقاتیں کیں اور رہ نمائی حاصل کی۔ آپ ایک ٹھنڈے اور سلجھے ہوئے مزاج کے مالک تھے بہت دھیمے لہجے میں گفتگو فرماتے، دوسرے کی بات غور سے سنتے اور اسے اس طریقے سے سمجھاتے کہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔ آنے والے کے لئے آپ کا دستر خوان بہت وسیع تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین!) ۲۹

راشد منور خانزادہ راجپوت

(ڈائریکٹر کوآرڈینیشن، آغوش نورانی فاؤنڈیشن، راولپنڈی)

محترم! والد صاحب کے انتقال فرما جانے کا معلوم ہوا، دلی صدمہ ہوا۔ اس غم میں ہم آپ کے برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ عزّ وجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل ان کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں جگہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

محترم! یقیناً زندگی مختصر ہے اور حقیقتاً وہی لوگ فائدے میں ہیں جو دنیا میں اللہ عزّ وجل کی رضا کے لیے کوشاں ہیں اور خدمت انسانیت اللہ عزّ وجل کی رضا کا بہترین ذریعہ ہے اور یہی دنیا وآخرت میں کامیابی اور روحانی سکون کا باعث ہے کیوں کہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی بھی ضروری ہے جس کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے انسانیت سسک رہی ہے۔ لوگوں کو سکون کی تلاش ہے اور حقیقی

سکون صرف اللہ عزوجل کی رضا اور اس کے بندوں کی خدمت میں پوشیدہ ہے۔[۳۰]

ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف سنبھلی

(سرائے سنبھل، ضلع مراد آباد، یوپی، انڈیا)

حضور مسعود ملت کی ذات والا صفات کسی طرح بھی محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے اپنی گراں قدر علمی خدمات کے توسط سے اہلِ علم میں جو مخصوص و نمایاں مقام حاصل کیا، وہ آپ کا اپنا ہی حصہ ہے۔ راقم الحروف ان کے گراں قدر علمی و تحقیقی کارناموں کا ہی قدردان نہیں بلکہ ان کو سرمایۂ اُمت بھی سمجھتا رہا۔ کیوں کہ اس کو یقینِ کامل ہے کہ آں مرحوم جیسی عظیم عبقری شخصیات کسی خاندان، شہر یا ملک کی ہی میراث نہیں ہوا کرتیں بلکہ وہ عطیۂ الٰہی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ہی تمام عالم اسلام کی عزت و آبرو تسلیم کی جاتی رہی ہیں۔ حضور مسعودِ ملت جنہیں اب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آرہا ہے، مرحوم لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے، کوئی ایسی معمولی شخصیت نہیں کہ جن پر یہ چند سطور لکھ کر ہی ان کا حق ادا ہو جائے۔ بلکہ آں مرحوم ذات وصفات اور ان کی عظیم علمی خدمات اس لائق ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر طویل مقالات اور مفصل تصانیف تحریر کی جائیں، سمپوزیم اور کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تب بھی ان کا حق پوری طرح سے ادا نہ ہو پائے گا تو یہ کسی طرح کی دروغ گوئی یا کج بیانی نہ ہوگی۔

مختصر یہ کہ آپ گوناگوں صفات کے حامل اور علوم و فنون کے کامل تھے۔ آپ کے اسلوبِ نگارش پر راقم الحروف عنقریب ایک تفصیلی تحریر ضبطِ قلم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

غرض کہ میدانِ کارزارِ حیات میں اپنی علمی و فنی صلاحیتوں کی گُہر افشانی اور

۳۰۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹؍اپریل ۲۰۰۸ء

تخلیقی و تحقیقی جواہرات کی بارشِ نورانی کرتے ہوئے علم و عرفان کا یہ نیرّ اعظم ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر بوقت بعد نمازِ مغرب واصل بحق ہوئے اور اپنے محبین و متسبین کو ملول و مغموم کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یقیناً آپ کا سانحۂ ارتحال پوری ملت اور عالمِ اسلام کے لئے ایک سانحۂ دلخراش بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کے وابستگان کے لئے بڑا ہی جانکاہ ثابت ہوا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ برصغیر کے اس نامور اہل قلم اور ماہر رضویات کو اپنے خاص الخاص مقربین میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں دائمی راحت و سلامتی سے ہم کنار فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ملت و مسلک کو ان کا بہترین نعم البدل عنایت فرمائے۔ (آمین یا رب العالمین) ۱۳؎

پروفیسر ڈاکٹر رفعت جمال صاحبہ

(صدر شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا)

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

اس میں شک نہیں کہ فلک کی برسوں کی مشقت جب رنگ لاتی ہے، تب دھرتی کو ڈاکٹر مسعود احمد جیسے انسان ملتے ہیں جن کو زمانہ کبھی فراموش نہیں کر سکتا، کبھی بھولتا نہیں، جن کی تعریف میں قلم کبھی چوکتا نہیں، ذہن ان کی سیرت و صورت سے ہٹتا نہیں ...... واقعی ڈاکٹر مسعود ایک نام، نرالا کام اور انوکھا انداز۔ ادیب، شاعر و فن کار تو بہت ہوتے ہیں مگر کچھ اندازِ بیاں ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے مدتوں ذہن کے گوشے جگمگاتے ہیں۔ ان ہی میں ایک نام مسعود صاحب مرحوم کا ہے جنھیں مرحوم لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے) عقل حیران ہے

اور دل پریشاں، مسعود صاحب ایک قدرآور شخصیت، چہرے پر بے پناہ سکون و اعتماد اور ایک چمک دمک ایمانی جو انسانی زندگی کو لالہ زار بنادیتی ہے۔ ۲۹/اپریل کو تقریباً رات ۸ بجے مکرمی وجاہت رسول صاحب نے فون پر ان کی رحلت کی خبر دی۔ بے اختیار زبان پر یہی الفاظ آئے، بہت عظیم انسان تھے۔ بس زبان گنگ ہوئی اور الفاظ نے ساتھ چھوڑ دیا۔ بہت دیر تک یہی سوچتی رہی کہ کہاں چلے جاتے ہیں دنیا سے جانے والے لوگ جن کا پتہ بھی چاہو تو پھر ملتا نہیں مگر جب ایک فن کار، رسول اللہ ﷺ کا ایک عاشق، ایک مستانہ لوح و قلم رخصت ہوتا ہے تو زمین تڑپتی ہے اور آسمان روتا ہے۔ ایسا ہی کچھ حضرت مسعود احمد کی جدائی پر محسوس ہوا۔ ایسا شخص جسے نہ صلے کی تمنا نہ ستائش کی پرواہ...... وہ تو پردے کے پیچھے رہنا ہی پسند کرتے تھے۔ کبھی اسٹیج پر آنا گوارا نہیں کرتے، فوٹو کھنچوانے سے بھی پرہیز تھا۔ کتنی اعلیٰ اقدار کے مالک تھے۔ ۳۲

سید رشید السبطین زیدی

(خلیفہ حضرت مسعود ملت، ملتان)

جو سن سکو تو سنائیں غم زمانہ تمہیں
مگر بتاؤ کہاں سے سنائیں کیا نہ کہیں

جو آتا ہے اس کا جانا لازمی ہے۔ مگر کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو آتی تو ہیں مگر جاتی نہیں۔ وہ ساری عمر لوگوں کے دلوں میں رہتی ہیں، انکا ذکر محفلوں میں ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت ڈاکٹر صاحب بھی انہی میں سے ایک ہیں۔ بے شک اُن کا سایہ شفقت آپکے سر سے اُٹھ گیا نہ صرف آپ کے سر سے بلکہ ہزاروں افراد کے سر سے جن کے وہ روحانی باپ تھے۔ ان کے جانے سے ملت اسلامیہ کا بھاری نقصان ہوا ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ علم و عرفان کا چراغ بجھ گیا۔ میرا تعلق ان سے

بہت زیادہ نہیں رہا مگر ایسا کم بھی نہیں جس کا ذکر ہی نہ ہو۔ میں تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہی اس وجہ سے ہوا تھا کہ اُن سے اور سلسلہ کے شیوخ سلف کے فیوض سے مستفیض ہو سکوں۔ الحمدللہ! بہت کچھ ملا۔

اب سارا بوجھ آپ پر ہے۔ پہلے اپنے آپ کو سنبھالیں۔ اپنی والدہ محترمہ کو سنبھالیں، اپنی بہنوں کو سنبھالیں۔ اپنے مرحوم ماموؤں کی ذریات کو سنبھالیں۔ سب کو سہارا دیں، سب کو حوصلہ دیں اور حضرت صاحب کے مشن کو ساتھ لے کر چلیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ متاثرین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کریں اور میری طرف سے تعزیت بھی فرمائیں تو مناسب ہے۔ جن دنوں میں کراچی میں تھا اکتوبر سے جنوری، میں نے مولانا صاحب سے ملنے کی بہت کوشش کی مگر حضرت کی رہائش ڈیفنس میں ہے محسن کے گھر سے بہت دور۔ بہر حال میں پُر امید ہوں کہ ملاقات ضرور ہوگی ان شاء اللہ! آپ بھی توجہ میں رکھیں۔

یہ چند سطور میں نے بہت مشکل سے لکھی ہیں۔ میرا تو خود یہ حال ہو گیا ہے کہ جسم میں جان ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو اپنے جوار رحمت میں رکھے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین! آپ کا صدمہ بہت عظیم ہے۔ میری اہلیہ، بیٹے زبیر اور خرم اور میری بہوئیں ہم سب آپ کی اس آزمائش میں آپ کے ساتھ ہیں۔ ۳۳؎

پروفیسر ریحانہ شفاعت ناز مسعودی

(ممتاز ماہر تعلیم و مصنفہ، مکلی، ٹھٹھہ، سندھ)

حضرت کے وصال کا ذکر کرتے ہی کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ آنکھیں نیر بہانے لگتی ہیں۔

۳۳۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۱۲/ مئی ۲۰۰۹ء

بے بس ہو کر، آنکھیں چھلک رہی ہیں
یادوں کے چراغ بن گئے جناب **مسعود ملت**
یہ جانتے ہوئے بھی ناز، وصالِ مسعود ہے حکم رّبی
سہا نہیں جاتا، داغِ مفارقت جناب **مسعود ملت**

یہ سب کیفیات حضرت سے روحانی رشتہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ علمی و ادبی رشتہ تو تھا ہی لیکن روحانی رشتہ بہت مضبوط ہوگیا تھا۔ آہ! عالم اسلام ایک ایسی مقتدر شخصیت سے محروم ہوگیا جو ''گوہر نایاب تھے'' ایسی شخصیات روز، روز جنم نہیں لیتیں۔ آپ کی شخصیت تصوف کی روشنی کا وہ بلند مینار تھی جو اپنی روشنی سے مایوس دلوں کو تڑپتی اور سسکتی تشنہ روحوں کو سیراب کر رہی تھی۔

آپ کی تعلیمات اور آپ کی رہنمائی ہم سب کے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ زندہ ولی ہیں اور ولی کبھی مرا نہیں کرتے۔ آپ کی نسبت سے جتنے آپ کے خلفاء، مریدین، آپ کے چاہنے والے، تمام اہل خانہ کے غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عارضی جدائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسمی طور پر دنیا سے آپ کا کام مکمل فرمادیا۔ لیکن باطنی طور پر حضرت اب بھی ہم سب کے درمیان موجود ہیں۔

محترم قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سن کر شدید دھچکا لگا۔ یہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اہل خانہ و تمام مریدین اور حضرت کے تمام چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سوئم سے جب ہم واپس آرہے تھے تو گاڑی میں مجھے نیند کا جھونکا آگیا۔ دل بہت غمگین و اداس تھا۔ دیکھا کہ حضرت نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا ہے۔ میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میرا ہاتھ اُسی طرح سے اوپر

اُٹھا ہوا تھا۔ حضرت مسعود ملت زندہ ولی ہیں۔ آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا ہے لیکن آپ کے فیض کا سر چشمہ اسی طرح جاری وساری رہے گا۔ اللہ کے ولی مرا نہیں کرتے۔

حضرت مسعود ملّت کے مبارک ہاتھوں کا لکھا ہوا آخری خط مجھے ۱۵ را پریل ۲۰۰۸ء کو ملا، یہ خط ۱۲ راپریل ۲۰۰۸ء کا لکھا ہوا تھا، خط پڑھ کر مجھے اپنی قسمت پر ناز ہو رہا تھا کہ حضرت کی عنائتیں مجھ گنا ہگار کے ساتھ ساتھ میرے اہلِ خانہ پر بھی بڑھتی جا رہی تھیں۔ ۱۶ راپریل کو وجاہت اللہ خان (چھوٹے بیٹے) کو حضرت کا مبارک خط (پہلا) ملا۔ ہم سب اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اس خط کا جواب وجاہت نے فوراً دے دیا تھا۔ ان شاء اللہ یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ تمام اہل خانہ کو حسب مراتب سلام ودعائیں۔ شجاعت اور وجاہت بہت سلام کہہ رہے ہیں۔ شفاعت صاحب کی طرف سے بہت سی دعائیں قبول فرمائیں۔ بچوں کو بہت پیار۔ ۳۴

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

(مدیر ''فکرونظر'' اسلام آباد، پاکستان)

چند روز پہلے عزیز محترم پروفیسر مجیب احمد صاحب کی وساطت سے مسعود ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کی خبر سننے میں آئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بلاشبہ اہلِ سُنت کے عظیم محسن تھے۔ فکرِ رضا سے آگاہی کے لئے انہوں نے جس جانفشانی سے خدمات سرانجام دیں وہ قابل رشک بھی ہیں اور لائق تقلید بھی۔ اُن کی فکر میں بھی نُدرت تھی اور تحریر بھی منفرد اسلوب کی حامل تھی۔ فکر رضا کے ساتھ ساتھ برصغیر کی نابغۂ روزگار شخصیت حضرت امام ربانی

۳۴۔ (الف) ماہنامہ جہان رضا لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

(ب) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۲ رمئی ۲۰۰۸ء

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات وتعلیمات پر اُن کا کام تصوّف کے ادبی سرمائے میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔''جہانِ امام ربانی'' میں جہاں مرحوم نے حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات اور فکر کی تمام جہات کو ملحوظ رکھا اور ہر جہت پر قاری کی تشفی کا سامان فراہم کیا' وہاں مجددی سلسلے کی اہم خانقاہوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ متعارف کروایا۔

دعا گو ہوں اللہ رب العزت ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور جن پاکانِ اُمت کے ساتھ وہ بے پناہ محبت رکھتے تھے، انہی کے ساتھ حشر میں اٹھنا نصیب فرمائے! آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔ ۳۵

مولانا سردار احمد رضا شرف قادری

(ابنِ علامہ حسن علی رضوی، میلسی پنجاب)

آج مورخہ ۲۹ راپریل ۲۰۰۸ء بروز منگل علی الصبح حضرت والد گرامی قدر ضیغم اسلام وسُنیت دامت برکاتہم العالیہ نے یہ اندوہناک خبر وحشت اثر دی کہ حضرت پروفیسر صاحب مظہری (علیہ الرحمہ) وصال فرما چکے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی بحر رنج وغم میں منغمس ہونے لگا، زبان اس تلہّف و تاسفِ عظمیٰ کی ترجمانی کرنے سے عاجز و قاصر ہے اور قلم سطحِ تحریر میں لانے سے لرزتا ہے۔۔یقیناً یہ اسلام وسُنیت اور مذہب مہذّب اور مسلک اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا عظیم نقصان ہے۔ آپ علماء محققین کے رہبر و رہنما اور مسلک حق کے بے باک ترجمان تھے۔ آپ اپنی خدماتِ دینیہ کے سبب ہمیشہ ہر حقیقت پسند سُنی بریلوی کے قلب میں جلوہ گر رہیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل آپ کو، جملہ اہلِ خانہ،

اہل خانوادہ مریدین و متعلقین کو صبر اور صبر پر بہتر اجر عطا فرمائے اور حضرت پروفیسر علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر چلائے اور انکے مشن کو مکمل کرنے کی توفیق رفیق فرمائے ''موت عالِم موت عالَم'' اور ''رفعِ عالم رفعِ علم'' ہے۔۳۶

پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی

(حق باہو ہاؤس، کوئٹہ)

آپ کے عظیم والد گرامی کے انتقال پُرملال کی خبر اچانک آ گئی اور دل و دماغ اس اندوہناک صدمہ سے شدید رنج و اضطراب میں مبتلا ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے عالم اسلام میں صفِ ماتم کا سماں ہے اور بالخصوص پاکستان و ہند کے دینی طبقوں میں انتہائی پریشانی کا عالم پیدا کر گئے۔ کیوں کہ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا ایک صدی تک پورا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ وہ ایک عالم باعمل تھے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ پوری زندگی انہوں نے ایسے تحریک کے ساتھ گزار دی کہ وہ پاکستان میں کسی بھی اسلام دوست اور صاحب درد شخصیت کے ساتھ ذاتی رابطہ کے بغیر مطمئن نہ ہوئے وہ آخری ایام تک سب ایسے احباب سے کسی نہ کسی انداز میں رابطے کرتے رہے۔ ہم یقیناً ایک بڑی مہربان ہستی سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی تعزیت ان چند الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتی۔

اللہ جل شانہ، بطفیل حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین ثم آمین! اور جملہ پسماندگان کو صبر و استقامت سے نوازے، آمین!

۳۶۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۸ء

ہماری دعا ہے کہ وہ ذات پاک جل شانہٗ آپ کو اُن کے باعزم و پُر استقامت نقش قدم پر چلائے اور اُن کی پُر فیض خانقاہ کا عملی سلسلہ رشد و ہدایت و مسلمانوں میں یکجہتی اور وحدت کی تلقین کا جاری رہے۔ آمین ثم آمین! ۳۷

پروفیسر سہیل انور

(شعبہ ریاضی، شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میر پور خاص)

آج ڈاکٹر صاحب ہمارے درمیان جسمانی طور پر نہ ہونے کے باوجود روحانی طور پر موجود ہیں اور شاید ہی کوئی دن ایسا ہو کہ ہم احباب میں ڈاکٹر صاحب کا ذکر خیر نہ ہوتا ہو، اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند سے بلند فرمائے اور ہمارے سروں پر آپ کا روحانی فیض تا صبح قیامت برقرار رکھے، ہمیں نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!) ۳۸

علامہ قاری محمد سلیمان سروبہ مجددی

(المجد دقرآن اکیڈمی، سرفراز کالونی، حیدرآباد سندھ)

آپ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو شاندار انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کے اخلاق جلیلہ اور علمی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور دعا فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے درجات کو بام عروج پر پہنچائے اور اہل اسلام کو بالعموم اور متوسلین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بالخصوص آپ کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۳۹

۳۷۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹ راپریل ۲۰۰۸ء

۳۸۔ مجلہ یادگار مسعود ملت، میر پور خاص سندھ: شمارہ ۹ ۲۰۰۹ء

۳۹۔ تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شبیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

شاہد احمد خاں مسعودی

(ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، لاہور)

کئی زمانے آئے اور کئی زمانے گئے۔ اللہ کے محبوب بندے ازل سے اس حقیر دنیا کو معطر اور منور کرتے چلے آئے ہیں اور ابد تک اپنے اس مقدس مشن پر جان نثار کرتے رہیں گے۔ تاریخ پر نظر دوڑاتے ہوئے جب کبھی ایسی پاک طینت ہستیوں پر نظر پڑتی ہے تو دم گھٹتی ہوئی زندگی کو ایک نئی طاقت اور ایک نیا حوصلہ ملتا ہے اور مایوسی کے کالے بادل چھٹ جاتے ہیں۔

پیر طریقت، ماہر رضویات وقطب وقت، محبوبِ خالق دو جہاں، مسعود ملّت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نور اللہ مرقدۂ انہیں عظیم بزرگوں میں سے ایک تھے۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ کے بے مثال مظہر تھے۔ احقر بہت خوش نصیب ہے کہ حضرت مسعود ملّت کی مبارک صحبت میں چند گھڑیاں گزارنے کا شرف حاصل رہا ہے اور ان کی خانگی، معاشرتی، عالمانہ، صوفیانہ اور فقرانہ زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ آپ کی تمام زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقع تھی۔

اگرچہ انہوں نے اس دنیا سے ظاہری طور پر پردہ فرمالیا ہے لیکن ان کا علمی اور روحانی فیض ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ احقر کا آپ سے تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں ☆ ؎

مولانا شبیر احمد اظہری

(امام وخطیب جناح جامع مسجد برنس روڈ، کراچی)

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ۲۸ر اپریل ۲۰۰۸ء مطابق ۲۲ر ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ کو وصال مبارک ہوا۔ عالم اسلام کی روحانی وعلمی شخصیت ہم سے رخصت ہوگئی۔ بلا شبہ یہ علمی دنیا اور خاص طور پر اہلسنت وجماعت کا یہ عظیم خلاء اب صدیوں تک شاید پورا نہ ہو سکے۔ حضرت علامہ ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم کو متعارف کرانے میں بہت بڑا کارنامہ انجام دیا اور یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اب ایسا اور کوئی نظر نہیں آتا جو تحریر و تحقیق کی دنیا میں اتنا کام کر سکے۔

اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی دینی ملی اور مسلکی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

شکیل احمد صدیقی

(محمد انسٹی ٹیوٹ اُف سائنس ٹیکنالوجی، لیکچرار، میر پور خاص)

ایک کامل مومن کی حیات کا معیار سرور انبیا محبوب کبریا ﷺ کی پیروی ہے اور میرے آقا ﷺ کی جو پیروی کرتا ہے وہ نہ صرف بارگاہِ ربّ الانام عزّ وجل میں مقرب ہے، بلکہ مخلوق خدا کی توجہ کا مرکز بھی بن جاتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ علیہ بلا شبہ ایک ایسے ہی مردِ مومن تھے، جن کا مقصود خدمت دین، تعلیم و فروغ علم وحکمت اور رضائے محبوب ﷺ تھا، آپ علیہ الرحمہ زندگی کی آخری سانس تک اسی مقصد کی تکمیل میں مصروف رہے۔ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ اپنے آقا و مولیٰ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو

اتباعِ وذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین کیا۔ میرے استادِ ذی وقار پروفیسر فیاض احمد کاوش رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے دو ایسی نادر شخصیات سے متعارف کرایا جن کا احسان میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا: ایک پروفیسر نثار جان سرہندی مدظلہ، جن کی خدمت میں حاضر ہوکر علم کے موتی سمیٹتا رہا ہوں، دوم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی، جن کی خدمت میں میرپور خاص اور کراچی کئی بار حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا، آپ علیہ الرحمہ کی نشست میں ہمیشہ محبت رسول ﷺ کا درس ملا۔ یقیناً آپ ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپ کی تصانیف کا میں شروع ہی سے پرستار رہا ہوں۔ آپ کی تحریر عشق ومحبت کی چاشنی سے تر بہ تر ہونے کے ساتھ ساتھ مستند حوالاجات سے مزین اور عرق ریزی کے بعد صفحۂ قرطاس کو زینت بخشتی، جو کہ نہ صرف اہل علم وبصیرت کے لیے توجہ کا مرکز بنتی بلکہ ایک عام قاری بھی اس سے فیض یاب ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے علم وتقویٰ، بصیرت وذکاوت اور عشق ووجدان کی لطافتوں، طہارتوں اور سعادتوں کے اعتبار سے خدمت دین اور دعوت اسلام کے اہل تھے اور بلاشبہ ان کی خدمات دینی، احترام واعتماد کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ڈاکٹر صاحب کی گراں مایہ خدمتِ دینِ مبیں پر جزیل اور جزائے جلیل عطائے فرمائے، ان پر خدا کی رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ (آمین) الٰہی

شکیل احمد قریشی

(سیکشن آفیسر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، کراچی سندھ)

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک متقی پرہیزگار عالم دین اور مفکر اسلام تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے

مشن کو آگے بڑھایا اور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کو عوام الناس میں روشناس کرایا۔

فقیر بھی پروفیسر مسعود احمد صاحب کی تحریر سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور میرا تعلق پروفیسر صاحب سے تقریباً ۳۰ سال پرانا ہے، ۱۹۷۹ء میں انجمن طلباء اسلام نے اعلیٰ حضرت کے عرس کے موقع پر اخبارات میں ایڈیشن شائع کرانے کا پروگرام بنایا تو پروفیسر صاحب نے بہت زیادہ تعاون فرمایا اور اخبارات میں ایڈیشن شائع کرانے کے لئے اپنے مقالہ جات فراہم کیے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی مجھے حضرت کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ میں اکثر حضرت کی زیارت کرنے کے لیے آپ کی رہائش گاہ آتا تھا۔ حضرت بہت شفیق اور مہربان انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مسعود ملت کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!) ۲۴

علامہ شمیر الہدیٰ

(استاد جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)

آج ۷ ارمئی ۲۰۰۸ء کو حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے دولت کدہ پر تعزیت کی غرض سے حاضر ہوا۔ شہزادہ والا تبار سے ملاقات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رضویات پر جو کام کیا وہ پوری دنیائے سُنّیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے ہماری پوری جماعت کو کئی مرحلے میں نمایاں حیثیت دی اور ہمارے سروں کو فخر سے بلند فرمادیا۔ وصال کی خبر ہمارے جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں پہنچتے ہی علماء و مدرسین کرام میں سکتہ طاری ہوگیا اور پھر جامعہ میں اعلان ہوا اور ایصالِ ثواب کی اہم مجلس رکھی گئی۔ بس دعا ہے کہ ربّ قدیر حضرت کو اپنے جوارِ قدس میں جگہ مرحمت فرمائے اور متعلقین کو صبر و شکر کی توفیق سے نوازے۔

شہزاد احمد اعوان قادری

(اسلامک لائبریری کلورکوٹ ضلع بھکر)

مجھے جیو ٹیلی ویژن کے ذریعے علم ہوا کہ مخدومِ اہلِ سنت، مسعود ملت، آبروئے اہلِ سنت، مجدد العصر، وحید الدہر، مؤرخ اسلام، حضرت العلامہ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری انتقال فرما گئے ہیں۔ خبر کیا پڑھی دل کی دنیا ویران ہوگئی، دل کو یقین نہ آیا تو حضرت علامہ اقبال فاروقی مدظلہ العالی سے موبائل کے ذریعے معلوم کیا تو انہوں نے خبر کی تصدیق کی ـــــ نہ ہاتھ ہمت کر رہا ہے کہ کچھ غم کا اظہار کروں ـــــ دل و دماغ بھی وفات کی خبر سن کر اندھیر نگری میں گم ہیں ـــــ ابھی محسن اہلِ سنت، سرمایہ اہلِ سنت علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی وفات کا زخم تازہ تھا، مسعود ملت کی وفات نے دلوں کو کمزور کردیا ـــــ اللہ وحدہٗ لاشریک کی قسم جو تقویٰ ـــــ جو خلوص ـــــ جو محبت و پیار ـــــ جو چاہت ـــــ جو اپنائیت ـــــ جو شفقت ـــــ جو سخاوت ـــــ ان میں تھیں پورے زمانے میں ڈھونڈ کر دیکھ لیں، کسی میں بھی نہ پائیں گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دعا گو ہوں اس مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے ہمیں اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔[۴۳]

مولانا شہزاد قادری ترابی

(ایڈیٹر ماہنامہ تحفظ، کراچی)

۲۹ر اپریل بروز منگل موبائل پر میسج آیا جس میں تحریر تھا کہ مفکر اسلام، فخر رضویت، مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب وصال فرما گئے ہیں۔

۴۳۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲مئی ۲۰۰۸ء

میسج پڑھتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے تھے، دل غمگین تھا اور دل یقین نہیں کررہا تھا کہ مسعودملت علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک خواب ہوگیا ابھی تو مسعودملت ہمارے درمیان آفتاب وماہتاب کی طرح بنفس نفیس موجود رہ کر ہماری رہنمائی اور سرپرستی فرمارہے تھے۔

آپ نے اپنی کتابوں اور مقالات کے ذریعے اہل سنت کی بڑی خدمت کی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے پیغام کو گھر گھر پہنچایا، آپ کی تعلیمات سے لاکھوں مسلمانوں نے فیض پایا، یوں سمجھ لیجیے کہ آپ کو عالم اسلام میں ایک محقق اور رئیس التحریر کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اہل کراچی خوش نصیب ہیں کہ قبلہ مسعودملت علیہ الرحمہ جیسی ہستی اتنے برس ہمارے درمیان جلوہ گر رہی اور بعد از وصال بھی اپنی مرقد انور میں سے فیض لٹا رہی ہے۔

عالم اسلام کے لیے دکھ اور ملال کا ذکر میں نے اس لیے کیا کہ علمائے ہند اپنی تحریروں میں قبلہ مسعودملت علیہ الرحمہ کا اکثر وبیشتر حوالہ دیتے تھے، بنگلہ دیش کے علمائے کرام بھی آپ کی تحقیق کے معترف تھے۔

آہ! صد آہ! ایسا لگتا ہے کہ جیسے تصوف کی حقیقی تصویر چلی گئی۔ صوفیاء کرام کی ایک نشانی چلی گئی، رئیس التحریر چلے گئے، تحقیقی دنیا کا ایک باب بند ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل قبلہ مسعودملت علیہ لرحمتہ کے مزار پُر انوار پر تا قیامت رحمت ورضوان کی بارش فرمائے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے پسماندگان خصوصاً آپ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور صبر جمیل پر اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین ﷺ

شاہجہاں بیگم

(ایم اے، جامشورو، حیدر آباد)

حضرت مفتی اعظم جیسے برگزیدہ باپ کی کیمیا اثر اور ان کے فیضان تربیت نے ہمارے ممدوح ڈاکٹر کو بھی گوہر یکدانہ بنا دیا، ان کی زندگی مسلسل جدوجہد، علم و عمل اور اخلاقی عظمتوں سے عبارت ہے۔ وہ حقیقتاً یقین محکم، عمل پیہم اور صحبت کے مجسم نمونہ تھے، قحط الرجال کے اس دور میں ان کی زندگی نئی پود کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی تھی۔[۴۵]

محترمہ شبنم خاتون

(ریسرچ اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف عربیک، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا)

دنیا میں بہت کم ایسی شخصیتیں ہوتی ہیں جو مر کر بھی زندگی کی انمٹ چھاپ چھوڑ جاتی ہیں۔

آج مسعود صاحب ابدی نیند سو رہے ہیں لیکن ان کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ ان کی حیاتِ جاودانی کی گواہی دے رہا ہے۔ آپ نے دینی، علمی اور ادبی، ہر موضوعات پر لکھا اور خوب لکھا۔

مسعود صاحب کی رحلت سے جہان علم و ادب کی دنیا میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اور احمد رضا خاں بریلوی کی تصانیف و تالیف پر مسلسل اور انتھک عملی نقطۂ نظر سے کام کرنے والی ایک اہم علمی شخصیت کا فقدان ہو گیا ہے۔ وہاں وہ آنے والی نسلوں کو یہ پیغام دے گئے ہیں کہ انسان صورت سے نہیں بلکہ اپنی سیرت بالفاظ دیگر اپنے کارناموں کے سبب حیاتِ جاوید کا حق دار ہوتا ہے۔

۴۵۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ اگست رستمبر ۲۰۰۸ء

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا

گر ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

پروفیسر مسعود صاحب کی شخصیت یقیناً اس شعر کی مصداق ہے۔۶؎

سید صابر حسین شاہ بخاری القادری

(خلیفہ مسعود ملت، ادارہ فروغ افکار رضا برہان شریف، اٹک)

کل رات دس بجے ایک کرم فرما نے موبائل فون پر نہایت افسردگی سے یہ خبر وحشت اثر سنائی کہ مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی ہمیں داغ مفارقت دے کر دارالبقاء کی طرف سدھار گئے ہیں۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

سال ۲۰۰۷ء برصغیر پاک وہند کے سُنی علماء ومشائخ کے لیے انتہائی آزمائش اور امتحان کے طور پر سامنے آیا۔علم وادب کے درخشندہ ستارے غروب ہوتے جارہے ہیں اور حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کے اچانک انتقال پُرملال نے تو ہماری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔حضرت قبلہ جامع الصفات کے حامل تھے۔آپ نے ساری زندگی قلم وقرطاس کی خدمت میں گزار دی۔آپ ایک عالم وباعمل، مشفق اُستاد، کامل شیخ طریقت، بلند پایہ ادیب اوران سب سے بڑھ کر آپ ایک عظیم عاشق رسول تھے اور عشق رسالت ہی آپ کی پہچان تھی۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذات اہلسنت کے لیے ایک ''برہان'' تھی اور روحانی محفل کی جان تھی۔یوں تو آپ ہر سُنی فرد سے محبت رکھتے تھے لیکن سُنی علماء ومشائخ سے آپ کی محبت دیدنی تھی، آپ فقیر کے مہربان اور قدردان تھے۔

بلاشبہ آپ ایک عظیم انسان تھے اور آپ کے عظیم کام تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے۔اللہ کریم اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین پسماندگان میں صرف آپ کے عزیز واقارب ہی نہیں بلکہ ہر دردمند سُنی شریک ہے۔ یہ ایک عظیم سانحہ ہے، اللہ کریم ہمیں برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ۷۷

طارق محبوب

(مرکزی جمعیت علمائے پاکستان، کراچی)

ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ملتِ اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے، آپ داعی اسلام تھے، عاشق رسول تھے، اللہ تعالیٰ آپ کے علم ومعرفت کا فیض جاری فرماتا رہے۔ لواحقین معتقدین، مریدین کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

حکیم سید ظُہیر احمد

(سجادہ نشین، آستانہ مسجد مقام محمود، کراچی)

مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کا اس عالم سے پردہ فرمانا ہم تمام مسعودیوں کے لئے نہایت رنج وغم کا باعث ہے بلکہ اہل سُنت والجماعت کا ایک قیمتی سانحہ ہے۔ آپ عالمِ اسلام کی اعلیٰ علمی وروحانی شخصیت تھے۔ فقیر نے آپ کی صحبت سے اعلیٰ معیار کا ادب سیکھا ہے۔ مسعود ملت فقیر سے بے پناہ محبت فرماتے تھے جو اس احقر کے قلب پر نقش ہے۔ آپ کا ادب عمر کے حساب سے نہیں بلکہ نسبت، تعلق اور محبت دیکھ کر ہوا کرتا تھا نیچی نگاہیں، سراپا اخلاص، اعلیٰ کامل ادب، بے پناہ استقامت، روحانی چہرہ، یہ سب آپ کے مظہر تھے۔ آپ کے چہرہ مبارک کے نور کو دیکھ کر کئی مُردہ دل زندہ دل ہو جاتے۔ آپ کی صحبت سے بے ادب با ادب بنے۔ کئی عالم صوفی بنے۔

۷۷۔ مجلہ المنظہر، کراچی: شمارہ جون رجولائی ۲۰۰۸ء

مسعودِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کتابی دنیا کے بادشاہ تھے، کئی سو کتابیں لکھ ڈالیں۔ قلم جب چلتا تو ایسے چلتا کہ علم کے ساتھ روحانی کیف بھی محسوس ہوتا۔ کتاب ''جہانِ امام ربانی'' کا جو آپ نے کام سرانجام دیا وہ سرمایہ ملت ہے اور امام ربانی سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی کتابوں میں ''عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' نمایاں نظر آتا ہے۔

پروفیسر صاحب کا دنیا سے پردہ فرمانا یقیناً تکلیف دہ ہے مگر آپ کے لختِ جگر صاحبزادے کو دیکھ کر قلب کو اطمینان ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ ''نائب مسعودِ ملت'' ہیں اور مسعودِ ملّت کی جھلک تو خداداد طور پر آنجناب کی ذات گرامی میں موجود ہے۔ ربّ کریم آپ کو آباد رکھیں (آمین) اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کے تعلق کو اسی طریقے سے مستقبل میں قائم ودائم رکھیں (آمین)۔[۴۸]

ظہیر احمد

(لیکچرار پوسٹ گریجویٹ کالج، آزاد کشمیر)

اللہ تعالیٰ کی یاد میں زندگی بسر کرنے والے خالق مخلوق کے محبوب ہوتے ہیں۔ ان محبوبانِ خدا کی فہرست بڑی طویل ہے۔ اس فہرست میں اس بندۂ خدا کا نام بھی موجود ہے جسے آج دنیا مسعودِ ملت، ماہرِ رضویات ڈاکٹر مسعود احمد کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

علامہ ظفر نوری

(چیف ایڈیٹر، ماہنامہ ''الحجاز'' گوالیار، مدھیہ پردیش، انڈیا)

۲۹ راپریل ۲۰۰۸ء بروز منگل، تقریباً صبح ۱۰ بجے اپنے لکھنے پڑھنے کے کام میں مشغول تھا کہ اچانک موبائل کی رنگ بجی۔ جب میں نے موبائل ریسیو کیا تو

۴۸۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۷ رمئی ۲۰۰۸ء

استاذِ گرامی حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صاحب رضوی اندور نے یہ اندوہناک خبر سنائی کہ ماہرِ رضویت مصنف تصانیفِ کثیرہ رئیس التحریر والقلم حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب کا کراچی میں وصال ہوگیا ہے۔ یہ خبر سن کر کچھ دیر کے لئے میرے اوپر سکتہ سا طاری رہا۔ آنکھوں سے لہو کے آنسو بہنے لگے کیونکہ میں ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے بہت مانوس تھا اور کئی بار مجھے ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جب ملا، ہمیشہ شفقت سے پیش آتے اور ہمیشہ کتابوں کا تحفہ عنایت فرمایا۔ وہ یادیں میرے ذہن پر گردش کرنے لگیں۔ جب یہ غمگین خبر جامعہ الحجاز کے مدرسین و متعلمین کو معلوم ہوئی تو ساری فضا سوگوار ہوگئی۔ فوراً مدرسے میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا اور ایک تعزیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا، جس میں شہر گوالیار کے بہت سے علماء کرام، حفاظ کرام اور ائمہ مساجد نے شرکت فرمائی۔ جامعہ کے پرنسپل حضرت مولانا حافظ قاری محمد ذوالفقار صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ''ڈاکٹر صاحب نے رضویات کے سلسلہ میں وہ خدمات انجام دی ہیں جنہیں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔''

حضرت مولانا شبیر رضا بریلوی نے کہا کہ ''ڈاکٹر صاحب کا وصال جماعتِ اہلِ سنت کا عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کسی فردِ واحد کا نام نہیں بلکہ ایک چلتی پھرتی تحریک کا نام تھا۔''

پھر آخر میں اقرآن شریف، ۴۱ سورۃ یٰسین شریف، ۴۱ بار سورۃ ملک کا ایصالِ ثواب حضرت علامہ ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی روح کو پیش کیا، پھر صلوٰۃ وسلام پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ ۹۹ے

حضرت ابو حفص عمر المجددی

(درگاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ، بلوچستان)

۱۲؍ربیع الثانی مطابق ۱۹؍اپریل جناب حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ سے عاجز کی مبارک ومنور محفل ایک گھنٹہ رہی۔ آپ باربار خود بنفس نفیس اُٹھ اُٹھ کر ہدایا علمیہ سے نوازتے رہے۔ پھر عاجز رخصت ہوا اور پھر ۲۲؍ربیع الثانی / ۲۸؍اپریل کو خبر فجع وعالم سُنی کہ حضرت علیہ الرحمہ نے داعیٔ حق کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم ارفع درجة في المهديين وافسح له في قبره ونور له فيه واجعله من المحبين المحبوبين الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تعزیہ میں تحریر فرمایا!

فان انفسنا واموالنا واهلينا واولادنا من مواهب اللّٰه
عزوجل الهنيئة وعواريه المستردعة نمتع بها الى اجل
معدود ويقبضها لوقت معلوم

اور پھر آخر میں تعزیہ فرمایا!

فقبضه منک باجرٍ كثير الصلوٰة والرحمة والهدىٰ۔

جناب حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ، اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کا پیغام اور حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی محبت کی لپٹوں سے ایک عالم کو منور و مستفیض کرتے رہے کما تحیون تموتون۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ فیض جاری رہیگا، البتہ ہم سب پسماندگان وہی درگاہ مولیٰ میں عرض کرینگے جو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں! ان قلبي ليحزن وان عيني لتدمع ولا نقول الا مايحب ربنا و يرضي وانا بفراقک لمحزونون۔ حق تعالیٰ درجات عالیہ سے نوازے اور آپ سب کو

اور خصوصاً تمام اہل خانہ کو صبر و اجرِ عظیم عطا فرمائے ان فی اللّٰہ عزاء من کل مصیبۃ فالی اللّٰہ انیبوا و الیہ فارغبوا ونظرہ الیکم فی البلاء و ھو ارحم الرحمین۔

عاجز کی طرف سے اور تمام متعلقین کی طرف سے کلمات عزیٰ پہنچیں اور عاجز دعا کرتا ہے اور کرتا رہیگا کہ حق تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کے خاندان پر رحمت بے انتہا فرمائے اور ہمیشہ شاد و آباد رکھے اور مزید توفیق دے کہ آپ کے جاری فیض کو مزید جاری رکھ سکیں آمین والحمدللّٰہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ وعلیٰ الہ وصحبہ ابداً وسرمداً۔

صدر نشین جنت محمد مسعود

۱۴۲۹ھ

چل دیئے مولیٰ کی جانب حضرت مسعود خوب
ہوگئے واصل بحق محبوب حق مسعود خوب
چھوڑ کر مغموم و مہموم و حزین اُفتادہ حال
پھر ملیں گے حوض پر مغفور رب مسعود خوب ۵۰؎

عابد علی

(لیکچرر شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹنڈو جان محمد، سندھ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے! کہ ''اے انسان تو میرا ذکر کر، میں تیرا ذکر (مخلوق) میں کروں گا'' اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ، یہ تجرباتی و مشاہداتی حقیقت ہے کہ خدا کو یاد کرنے والے کا چرچا فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک تمام مخلوق جن

۵۰؎ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۲۳ رجمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

وبشر، شجر وحجر، چرند و پرند اور خود خالقِ کائنات کرتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی شخصیت ربّ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ایک ہے جن کا نامِ نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہوجائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں اھ

مولانا عارف رضا نیّر اشفاقی

(تحریک فروغ اسلام ضلع میوات، نوح ہریانہ)

اللہ ہی کا ہے جو اس نے دیا اور جو اس نے لیا اور ہر شئے کی اس کے یہاں ایک مقدار مقرر ہے۔ دنیا میں جو آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے مگر سب کا آنا جانا یکساں نہیں ہوتا۔ کسی کے آنے پر خوشی ہوتی ہے نہ جانے پر غم، لیکن بندگانِ خدا میں کوئی فرد ایسا ہوتا ہے جس کے آنے سے اَن گنت لوگوں کو خوشی ہوتی ہے اور جانے پر بے شمار آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں، حضرت مسعود ملت رحمتہ اللہ القوی ایسے ہی مقبولانِ بارگاہِ الٰہی میں سے ایک فردِ جلیل تھے جن کا وجود مسعود زمانے کے لئے فرحت و انبساط کا موجب تھا۔ وہ بہجت زمن اور برکت زماں تھے اور ان کے جانے سے پورا عالمِ اسلام غم و اندوہ میں ڈوبا ہوا ہے۔ ان کے وصال پُر ملال موت العالِم موت العالَم کا مصداق ہے۔ مسعود ملت کے وصال کی خبر والد ماجد (مفتی محمد اسحٰق اشفاقی) کی زبانی معلوم ہوئی۔ دل پر بجلی سی گری، دل دھڑکنے لگا کہ آہ مسعود ملت اب دنیا میں نہ رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسعود ملت کی روحِ پرفتوح کو ایصال ثواب کیا۔

اھ۔ مجلّہ یادگارِ مسعود ملت، میرپور خاص: شمارہ ۲۰۰۹ء

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسو
رونا ہے یہ، کوئی ہنسی نہیں ہے

مسعودِ ملت علم و فضل، زہد و تقویٰ، تواضع و انکساری میں یگانہ روزگار تھے۔ سادہ لباس، سادہ مزاج، سادہ گفتار تھے۔ ان کی اداؤں میں خود پسندی کا شائبہ تک نہ تھا۔ ان کے چہرے پر سلف صالحین کا نُور و نکھار تھا جسے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے۔ اب اس نورانی چہرے کو آنکھیں ترستی ہیں۔

کون جیتا ہے شب ہجر سحر ہونے تک
عمر اک چاہئے یہ عمر بسر ہونے تک

مسعودِ ملّت کی مہمان نوازی، خوردہ نوازی، تواضع و انکساری نے اسلاف کی یاد تازہ کی، مسعودِ ملّت اب دنیا میں نہ رہے مگر ان کی خدمات انہیں صدیوں یاد رکھیں گی، مسلک اعلیٰ حضرت کی جو خدمات کی ہیں انہیں زندہ جاوید رکھیں گی، ان کا علمی جاہ و جلال مدتوں دشمنوں کے دلوں پر حاوی رہے گا، ان کی قلمی خدمات چاہے باطل شکن ہوں یا دینی علمی جواہر پارے، تا قیامت عظمت کے مینار بن کر چمکتے دمکتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز!

آپ کا وصال صرف ایک گھر یا فرد کا غم نہیں بلکہ پوری ملّتِ بیضا اشکبار ہے۔ اس لئے فقیر تحریک فروغ اسلام کی جانب سے مسعودِ ملّت کے پسماندگان، ان کے تلامذہ، تمام علمائے ملّتِ اسلامیہ کو بالخصوص اور پوری ملّت کو بالعموم تعزیت پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہے کہ پروردگار عالم ان کے مرقد پر رحمت و انوار کی بارشیں فرمائے اور اسے روضۃ من ریاض الجنۃ بنائے۔

ے مشعلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

آمین بجاہ خاتم النبین قائد المرسلین و شفیعنا یوم الدین صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ واصحابہ وازواجہ وزریاتہٖ وامتہٖ اجمعین ۵۲

پروفیسر عبدالرحمٰن مسعودی

(معتمد شرکت اسلامیہ، میر پور خاص، سندھ)

فقیر نہ عالم ہے نہ واقفِ علم، بس عام انسان ہوں۔ لہٰذا حضرت مسعودِ ملت کے بارے میں برملا یہ کہوں گا کہ وہ اس دورِ پُرفتن میں ''احسن الخلق'' کی لاج رکھے ہوئے تھے اور اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مکمل اُمتی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کے جامع پیکر کو دیکھ کر ہر شخص سنورتا اور گفتار کو سن کر ہر محبّ بنتا تھا۔ وہ ہر محبّ رسول پر فدا تھے اور محبانِ رسول آپ پر فدا۔ حضرت کی جدائی، ویرانی وتاریکی سے کم نہیں، ہم اَب ڈھونڈیں انھیں چراغِ رُخِ زیبا لیکر......

حافظ مفتی عبدالرزاق مہران سکندری

(مکتبہ حزب الاحناف، امام وخطیب جامع مسجد پولیس لائن، سانگھڑ، سندھ)

آپ کے والد گرامی حضرت مسعودِ ملّت حضرت مولانا محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ناگہانی موت کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو دارین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

حضرت مولانا مسعودِ ملت محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت علمی و روحانی دنیا کے ایک عظیم رہنما تھے۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی میں اہلسنت کے لیے ایک مضبوط اور پائیدار جو کام کیا ہے یعنی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارنامے اور تصوف کی دنیا میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و روحانی افکار کے متعلق ایک عظیم شاہکار تصنیف ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' ۱۵ جلدیں میرے ناقص علم کے مطابق اتنی ضخیم کتاب کسی روحانی بزرگ پر شاید ہی شائع ہوئی ہو۔ حضرت مسعودِ ملت محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کے لیے ایک عظیم روحانی رہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے فیوضات و برکات کو رہتی دنیا تک جاری وساری فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ اجمعین برحمتک الرحم الراحمین۔

اس دنیا میں اپنے فائدے کے لیے تو ہر ایک جیتا ہے لیکن دوسروں کو فائدہ دینے کے لیے کوئی ایک ہوتا ہے، جو شمع کی مانند خود کو مٹا کر دوسروں کو ضیاء بخشتا ہے۔ جو اپنے فائدے سے زیادہ دوسرے کے فائدے کو اوّلیت دیتا ہے، جو اپنی مختصر اور مستعار زندگی میں ایسا انمول کردار اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے، جس سے آنے والی نسلیں صدیوں تک مستفید ہوتی رہتی ہیں۔ ایسے عظیم انسانوں میں مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔ ۵۳؎

ڈاکٹر عبدالرسول نگسی قادری

(زڈری نگسی، سکرنڈ، نواب شاہ سندھ)

جنابِ اعلیٰ! حضرت مسعودِ ملت کے وصال کی خبر سن کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

۵۳۔ (الف) مکتوب بنام محمد مسرور احمد ۲ مئی ۲۰۰۸ء

(ب) مجلّہ یادگار مسعود ملت، میرپور خاص سندھ

حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے تو والد تھے ہی لیکن ان کا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور حضرت امام ربانی پر جو علمی کام اور تحقیقات ہیں وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا اور جماعت اہلسنت پر ان کا یہ عظیم احسان ہے۔

امید ہے کہ آپ، ادارہ مسعودیہ، متعلقین علمی کام کو آگے بڑھا کر ان کی روح پُرفتوح کو خوش کریں گے۔ ہم آپ کے غم میں شریک ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین! ۵۵

مولانا عبدالحق ظفر چشتی

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نور العرفان''، لاہور)

دنیا تو آنی جانی ہے کوئی آیا تو کوئی گیا۔ نہ آنا اپنے اختیار میں نہ جانا اپنے اختیار میں۔ جب سے یہ کائنات تخلیق ہوئی ہے تب سے اس اصول میں کوئی فرق نہیں آیا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

البتہ اس آنے جانے کے عمل سے ہر متنفس کو ایک ہی پلڑے میں رکھ کر نہیں تولا جا سکتا۔ کسی کے آنے سے زمانہ کھل کھلا اُٹھتا ہے اور کسی کے جانے سے زمانہ بلبلا اُٹھتا ہے، اور کسی کے آنے سے جبینِ ابلیس پر بھی شکنیں پڑ جاتی ہیں اور کسی کے جانے سے ''خس کم جہاں پاک'' کہہ کر زمانہ سکون کا سانس لیتا ہے۔

پروفیسر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد فتح پوری یعنی دہلی شاہی مسجد کے امام و خطیب اور مفتی اعظم ہند جناب مظہر اللہ دہلوی کے گھر ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب مفتی اعظم ہند جناب علامہ مولانا مظہر اللہ دہلوی صاحب ''تفسیر مظہر القرآن'' رحمۃ اللہ علیہ مقولۂ دانشوراں کے مطابق ان کو عرش سے فرش پر لانے والے بھی تھے۔ پھر ان کی جھولی علوم و فنون سے بھر کر حُسن اخلاق کی تربیت

۵۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۱۸ مئی ۲۰۰۸ء

سے سنوار کر فرش سے عرش تک پہنچانے والے بھی تھے۔ یعنی پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مروجہ علوم اپنے ہی گھر سے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ آپ اس دور کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کی اپنی حیات ظاہرہ میں ہی ہندوستان کی ایک یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا گیا۔

۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر رات گئے اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور رضویات کے میدان کو سوگوار کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

جس کی پیشانی تھی روشن بندگی کے نور سے
آفتاب علم و تسلیم و رضا رخصت ہوا
دہر سے اک بندۂ حق آشنا رخصت ہوا
دیکر عشق حبیب کبریا رخصت ہوا[۵۶]

مولانا محمد عبدالعلیم قادری

(شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ سبحانیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

مسعودِ ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہم اہلسنت ہی نہیں بلکہ عالم کے لئے عظیم صدمہ ہے، موت العالم موت العالَم۔

پروفیسر صاحب کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ ہم حضرت کے احسانات، علمی کاوشوں، دین اسلام کے لئے تحریری خدمات کو کبھی بھلا نہیں سکتے۔ زہد و تقویٰ، ورع و اخلاق، عجز و انکساری میں موجودہ عصر میں یکتا تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حضرت کو جنت الفردوس میں درجہ بلندی عطا فرمائے۔ (۲ رمئی ۲۰۰۹ء)

---

[۵۶] ماہنامہ جہان رضا لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

ڈاکٹر پیر عبد القادر

(عبد القادر فاؤنڈیشن، اٹک)

آپ کے جلیل القدر والد صاحب حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا سن کر بے حد دکھ ہوا ہے۔ حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے مینارہ نور تھے۔ ان کی کتابوں سے تمام دنیا کے مسلمان فیض حاصل کرتے تھے اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اور تمام خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین!)[۵۶]

پروفیسر عبد القدوس جان سرہندی

(سرہند ہاؤس، میر پور خاص سندھ)

آپ کے والدِ مکرم ومحترم جناب حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا سن کر راقم کو بلکہ پوری اہلسنت والجماعت کو اور خصوصاً مسلک حق کو انتہائی دلی صدمہ ہوا۔ یہ خلا برسوں پر محیط ہو گا۔

پھر دوسری طرف جب نظر حضرت کی تصنیفات وتالیفات پر پڑتی ہے اور آپ کو دیکھتے ہیں تو ایک دلی ڈھارس سی بندھ جاتی ہے کہ حضرت نے جو پیچھے ترکہ چھوڑا ہے اور نیک صالح اولاد اور کتابوں کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ ایک باعمل مریدین اور معتقدین کی جماعت چھوڑی ہے تو دل کو سکون اور قلبی اطمینان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب اہلِ خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کے اس دکھ میں پوری ملتِ اسلامیہ آپ کے ساتھ شریک ہے۔ امید واثق ہے کہ جناب اپنے

۵۶۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۰ اپریل ۲۰۰۸ء

والدِ محترم مرحوم ومغفور کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے۔ اور مسلکِ حق کے لیئے اپنی زندگی کو وقف کرنے کی کوشش کریں گے۔

مورخہ ۲۴ رمئی ۲۰۰۸ء کو یہاں ہمارے گھر پر ایک تعزیتی اجلاس و قرآن خوانی وسیع پیمانے پر ہوئی تھی جس میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے حضرت سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ راقم کی طبیعت کافی عرصہ سے ناساز ہے، اس لئے عرصہ 15 سال سے کراچی نہ آسکا ہوں۔ اس لئے خود حاضر ہونے سے معذرت خواہ ہوں۔ اپنے بیٹے نورِ چشم غلام مزمل جان کو فاتحہ خوانی کے لئے بھیج رہا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ خانہ اور آپ کو صبر و سکون عطا فرمائے اور حضرت مرحوم و مغفور کے درجات بلند عطا فرمائے آمین!

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قدس سرہٗ ونور اللہ مضجعہ کی شخصیت محتاجِ تعارف و تعریف نہیں ہے۔ آپ عالمِ اسلام کے سربر آوردہ علماء و صُلحاء کی انجمن کے نامور رکنِ رکین ہیں۔ آپ عالمِ اسلام پر اللہ تبارک تعالیٰ کا انعام ہیں۔ کیوں کہ آپ کے علمی کارنامے قیامت تک اُمتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

آپ کی وفاتِ حسرت آیات سے عالمِ اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا، جس کی تلافی ناممکن ہے۔ مگر چوں کہ اب کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا ہے۔ لہٰذا عالمِ اسلام کو پہنچنے والے نقصان کا کما حقہ ادراک نہیں ہو رہا۔ لوگوں نے حقیر پتھروں کو سینے سے لگالیا ہے اور لعل و جواہر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ مولانائے روم نے زوالِ اُمت کا یہی سبب بتایا ہے۔

دہر ہلاکِ اُمتِ پیشیں کہ بود
زاں کہ ہر جندل گمان بروند عود [۵۷]

۵۷۔ (الف) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد
(ب) مجلہ یادگار مسعود ملت: میر پور خاص، سندھ

قاضی حافظ عبدالکریم قادری

(امام وخطیب جامع مسجد مدنی، کراچی)

موت العَالِم موت العالِم

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کے والد بزرگوار پیر طریقت، شیخ طریقت، افتخارِ رضویت، آبروئے اہلسنت، یادگارِ سلف صالحین، عارف باللہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُرملال ایک جہاں کو افسردہ اور دنیائے اسلام کو یتیم کرگیا اور تمام اہلسنت واہلِ عقیدت آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ڈاکٹر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کی قبرِ انور کو حضور علیہ السلام کے نور سے پُرنور فرمائے۔ خواب میں ان کا دیدار کرائے اور ان کی تمام تر تحریروں کو زیورِ طبع سے آراستہ فرما کر منظرِ عام پر لائے۔ اور آپ کو ان کا علمی وادبی اور حقیقی جانشین بنائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اشاعتِ دین وسلسلہ طریقت نقشبندیہ ہو اور لوگوں کے قلوب کی پاکیزگی ہو، اور مذہبی اور اخلاقی انقلاب رونما ہو نہ کہ صرف اور صرف مریدوں میں اضافہ ہو جو آج کل خانقاہی نظام کا طریقہ بن چکا ہے، اور آپ اپنے عمل اور حسین اخلاق سے اس شعر کی نفی کریں جو حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی علیہ الرحمہ نے اہلسنت کے حالات کو ملاحظہ فرما کر تحریر فرمایا۔ ؎

اہلسنت در خرچ قوالی و عُرس
اہل نجد در خرچ مدارس و درس

اللہ تعالیٰ میری یہ دعائیں اپنے دربار میں قبول فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔۵۸؎

عبدالعلام قادری

(عمر مارئی کوٹھ، سندھ)

شہر کراچی وہ شہر کراچی جس شہر میں اللہ کے ولی کامل رہائش پذیر تھے ان اللہ کے ولیوں کے سبب سے یہ شہر چمکتے دمکتے ہیں اور ویرانے آباد ہوتے ہیں اللہ کے بندے ان اللہ کے ولیوں کے پاس آنا جانا شروع کرتے ہیں اور بنتے سنورتے رہتے ہیں مسعود ملت مجدد عصر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے دل میں وہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول سمائے ہوئے تھے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شمع روشن تھی جس سے دنیا کے کونے کونے میں روشنی پھیل گئی اور ایسی روشنی پھیلی کہ پھیلتی چلی گئی اور خوشبو علم و محبت بھی ایسی پھیلائی کہ پھیلتی چلی گئی اور جو جہاں تھا وہاں وہ روشنی ملتی گئی اور ساتھ ساتھ علم و محبت کی خوشبو آتی گئی وہ وہاں سے سیدھا شہر کراچی میں آکر حضرت قبلہ کے دامن محبت میں آجاتا اور ایسا آتا کہ اِدھر اُدھر دیکھنے کا خیال ہی نہ ہوتا۔

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب خانقاہ مظہریہ کا روشن چراغ تھے، حضرت قبلہ ادیب و دانشور تھے، مفسر تھے، محقق تھے، محدث تھے اور دنیا کے بڑے مصنف تھے بڑے معلم تھے، اُن کی شفقت و محبت اور اُن کے صبر و تحمل کا کیا کہنا کہ جتنی بھی تعریف کی جائے اتنی ہی کم ہے اور یہ گلدستہ علم جو ''ادارہ مسعودیہ'' کی شکل میں آج بھی موجود ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارے کو تا قیامت آباد، قائم و دائم رکھے۔

۵۸۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کے علم و عمل اور عصر میں برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ حضرت قبلہ (مسعود ملت) کی تعریف جتنی کی جائے اُتنی ہی کم ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ کی مزار مبارک پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے، آمین ۵۹

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

(سابق مدیر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف، بھارت)

وہ چراغ جس سے علم و تحقیق اور فکر و فن کی صدہا انجمنیں نور بار تھیں، اچانک خاموش ہو گیا یعنی مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد مظہری جنت مکانی ہو گئے۔

مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ بادۂ ایاغ! جو علم و تحقیق کے بلانوشوں کی تشنگی کا سامان تھا۔ مسعود ملت ...... صرف راہِ رضویات کے مسافروں کے رہبر و رہنما اور شہرستان رضویات کا مینارہ نور ہی نہیں تھے وہ حضرت امام ربانی کی عقیدت و اُلفت سے بھی نور بار تھے یعنی وہ ''نور محبت مجدد الف ثانی تھے۔'' (۱۴۲۹ھ) وہ ''رند خم کدہ نقشبند'' (۱۴۲۹ھ) بھی تھے اور مجددی نقشبندی میخانہ کے ساقی بھی تھے، وہ خواجہ تا شان مجددیت و نقش بندیت کو سرہندی نقش بندی جام تھے۔ عقیدت و الفت سے سرشار بھی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی قبر کو نور سے معمور فرمائے اور رضا کے رضا کاروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ کہاں تک ذکر مسعود کروں۔ ؎

یہ ان کا ذکر ہے کوئی داستان نہیں
صبح ہو جائے گی داستاں کہتے کہتے

مسعود ملت کی یاد ہمیشہ دلوں میں آباد رہے گی، ان کے کارنامے لالہ و گل کی طرح کھلکھلاتے اور چاند ستاروں کی مانند جگمگاتے رہیں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ!)

۵۹۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ اکتوبر ۲۰۰۹ء

ٹیلیفون پر حضرت مسعود ملّت (علیہ الرحمہ) کے وصال کی خبر ملی۔ یقیناً حضرت علیہ الرحمہ کی رحلت جہان سُنّیت کے لئے ایک المیہ ہے۔ اس نیازمند کو اس المناک خبر سے صدمہ ہوا ''لیکن مرضی مولیٰ ہمہ از اولیٰ''!

ربّ جلیل حضرت مسعود ملّت کو جنتِ عالیہ میں مقامِ رفیع عطا فرمائے۔ آپ کو نیز جُملہ پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

راقم نے اپنے ادارہ ''رضا اسلامک اکیڈمی'' میں حضرت علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرائی۔

چند مادہ ہائے تاریخ وفات:

۱۔ محقق زمن۔ ماہر رضویات ۲۰۰۸ء

۲۔ آہ! رخصت جناب مسعود ملّت ۲۰۰۸ء

۳۔ آہ! مصباح خاندان مظہری ۲۰۰۸ء

۴۔ آہ! تاجور امارات قلم ۱۴۲۹ھ

۵۔ ناشر مسلک و فکر رضا .... ۲۰۰۸ء [۶۰]

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

(خلیفہ مسعود ملت، بمبئی)

۱۹۳۰ء میں وہ آفتاب، جو دہلی کے مطلع پر طلوع ہوا تھا۔ ۲۷ر اپریل ۲۰۰۸ء کو کراچی کی کرچیوں میں غروب ہو گیا۔ حضرت مسعود ملت کے اچانک اُٹھ جانے سے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا، خدا ہمیں ان کا بدل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! [۶۱]

۶۰۔ (الف) ماہنامہ جہان رضا، لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء
(ب) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

۶۱۔ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

حضرت مسعود ملّت فخر نقشبندیت ومجددیت، مخدوم اہل سُنت، محسن ومربی حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کی خبر ۲۸/اپریل کی شب کوسُنی، بے حد صدمہ ہوا۔ دل پر گہرے اثرات ہوئے، کراچی میں آپ کی نماز جنازہ اور تجہیز وتکفین میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ سے اور حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سے ملاقات بھی ہوئی لیکن حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدمے کے جذبات جو کہ بے قابو تھے اس کی وجہ سے آپ سے گفتگو نہ کرسکا، حضرت مسعود ملّت، مخدوم اہلسنت علم کا بحر بے کراں اور مسلک اہل سُنت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج واشاعت میں بے مثال شخصیت کے حامل تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے وہ دینی خدمات لیں اور اُن کو قبول فرما کر دوام بخشا جو اپنی مثال آپ ہیں۔ گزشتہ چار صدیوں میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، کارہائے نمایاں، عقائد ونظریات پر محیط ایسا کارنامہ کوئی انجام نہ دے سکا اور آپ نے دینی خدمات کی ایسی شمع روشن کی ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ صدیوں تک روشن رہے گی اور چہار دانگ عالم ان شاء اللہ اس سے منور رہے گا۔ آپ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی اور سرمایۂ ملت تھے۔ عاشق اور ولی کامل تھے، دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضلِ عمیم سے آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین اور حضرت مسعود ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے درجات کو بلند

فرما کر اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کے پسماندگان، مخلصین ومحبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین!)

۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء دن کے تقریباً ۲ بجے مخدومی ومحترمی حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ۲۴/اپریل ۲۰۰۸ء کا لکھا ہوا مکتوب گرامی موصول ہوا اور رات کو اسی وقت آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر ملی۔خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔آپ کے وصال سے مسلک اہل سنت و جماعت اور ترویج و اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔عصر حاضر میں حضرت قبلہ مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کا وجود آیہ رحمت تھا اور آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے عظیم نشانی تھے۔

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشفق ومہربان تھے۔آپ کی دینی، ملی اور قومی خدمات صدیوں تک یاد رہیں گی۔آپ وہ کام کر گئے جو صدیوں میں کوئی نہ کرسکا اور آپ دینی خدمت کی وہ شمع روشن کر گئے جس کی روشنی ان شاء اللہ تعالیٰ صدیوں تک چہاردانگ عالم میں پھیلی رہے گی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو عاشق رسول، اپنا ولی اور ملت کا مخدوم بنایا۔آپ کی خدمات کو قبول فرما کر اہل اسلام کے لئے نافع بنایا۔یہ عاجز آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ کی رضا پر راضی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے طفیل آپ کے درجات کو بلند فرمائے، اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آپ کو اور حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب اور جملہ پسماندگان، مخلصین، محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین بجاہ رحمۃ للعالمین۔۶۲

۶۲۔ (الف) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۴/مئی ۲۰۰۸ء

(ب) مکتوب بنام ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، بحوالہ تعزیتی پیغامات مطبوعہ، لاہور

مولانا حافظ غلام محمد

(امام وخطیب جامع مسجد فارق اعظم گوٹھ عمر مارئی، کراچی)

مسعودِ ملت، شیخ طریقت، مجدد عصر، وقت کے کامل ولی حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہ حال ہی میں ہم سے ہمارا محسن، شفیق استاد ورہنما ممتاز عالمِ دین علمی شخصیت حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر مالک حقیقی سے جا ملے جس سے ہم نہ صرف ایک شفیق رہنما سے محروم ہو گئے بلکہ اسلامی دنیا میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

قبلہ پروفیسر ڈاکٹر رحمۃ اللہ علیہ کی دینی کاوشیں وسیع تر ہیں نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونی ممالک آپ کی کاوشوں اور علمی و عملی لیاقت سے اُمتِ مسلمہ فیضیاب ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اور تا قیامت ہوتی رہے گی۔

امام جامع مسجد فاروق اعظم گوٹھ عمر مارئی کراچی، فقیر حافظ غلام محمد اور چیئر مین مسجد گل محمد مہر صاحب وانتظامیہ اور تمام جماعت کی طرف سے مسعود ملت شیخ طریقت، مجدد عصر، وقت کے کامل ولی اللہ حضرت علامہ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دل کی گہرائیوں سے رب العالمین کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت زیارت اور جنت الفردوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل نصیب فرمائے آمین اور قبلہ ڈاکٹر صاحب کی دینی کاوشوں کو اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے آمین ثم آمین۔ اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند کو علم میں عمل میں زندگی میں برکتیں رحمتیں عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

علامہ غلام محمد سیالوی

(ناظم امتحانات تنظیم المدارس)

بقیۃ السلف پیر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اہلسنت وجماعت کی ان عظیم شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنے روحانی اور دینی فیوض سے مخلوق خدا کا تعلق اپنے خالق حقیقی اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ گوشہ نشین رہ کر لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے بے شمار کتب تصنیف فرمائیں۔ حدیث پاک میں جن علماء کرام کے بارے: ''العلماء ورثۃ الانبیاء''

کہا گیا ہے آپ اس دور میں اس کا مصداق اتم تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی دینی، علمی اور روحانی فیض سے ہم سب کو متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا علامہ غلام مصطفیٰ رضوی

(نوری مشن، مالےگاؤں، انڈیا)

مسعود ملت کے ارتحال کی اطلاع نے رنج وملال کا عالم طاری کردیا۔ فوراً اخبارات کے ذریعے عوام اہل سنت کو اطلاع کروائی۔ نوری مشن کی تحریک پر مالیگاؤں کی متعدد مساجد و مدارس میں قرآن خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام ہوا۔ اسی طرح مالیگاؤں سے قریب کے کئی مکان میں ایصال ثواب کیا گیا۔ مسعود ملت کی رضویات پر کدوکاوش کے حوالے سے ہر سنی ان سے خوب متعارف وواقف ہے اور ان کا شیدائی ودیوانہ ہے۔ سب پر حسرت ویاس کا عالم طاری تھا۔ ۹۳

۹۳۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۱۶رمئی ۲۰۰۸ء

مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی

(سنی ناگور، راجستھان، بھارت)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری جماعت اہل سُنت کے وہ ممتاز عالِم، مفکّر اور ادیب تھے جن پر اس جماعت کو فخر و ناز ہے۔خالق لوح وقلم نے آپ کو دین وسنت کا کام لینے کے لیے منتخب فرمالیا اور بہترین قلم عطا فرمایا جو پختہ بھی ہے اور حقیقت نگار بھی۔

مسعودِ ملّت حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ ان خوش بخت انسانوں میں تھے کہ دین وملت کے فروغ واستحکام کے لیے جن کے کردار وعمل اور انقلاب آفریں کاوشیں دوسروں کے لیے نمونہ عمل بنتی ہیں۔وہ نام کے بھی مسعود تھے اور کام کے بھی، ان کے وجودِ مسعود میں جانِ پُرسوز تھی اور ان کے پہلو میں ایک حساس دل تھا جو اسلام وسُنیت کے لیے دھڑکتا رہتا تھا، انہوں نے زندگی کے قیمتی اوقات مذہب وملّت کی ترویج واشاعت میں صرف کیے اور اپنی فکر وخیال کا ایک ایسا گلستاں سنوارا کہ بس دیکھا کیجیے۔فکر اسلام ومسلمین میں وہ منہمک رہتے، اسلام سے انہیں والہانہ محبت تھی اور اس کا وہ درس بھی دیتے رہے۔وہ اسلام کی عظمت واہمیت پر مسلسل لکھتے رہے اور اس کے خلاف سازشوں سے کبیدہ خاطر رہے۔

آہ!علم وادب کا ایک آفتاب ہم سے رخصت ہوگیا۔یعنی آبروئے اہلسنت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری چلے گئے۔افسوس ان کی صحیح معنوں میں قدر نہ کر سکے۔ان کی خدماتِ جلیلہ اور مساعی جمیلہ ناقابلِ فراموش ہیں۔خالقِ لوح وقلم نے ان کو جو بہترین قلم عطا فرمایا تھا، اس کا انہوں نے صحیح اور برو وقت استعمال فرما کر نمایاں کاوشیں فرمائیں۔وہ اپنے اسلوبِ بیان اور طرز نگارش میں منفرد و یگانہ تھے۔ان کی شخصیت ایک پہلو دار شخصیت تھی۔جس کے مختلف پہلوؤں پر مختلف صاحبانِ علم وقلم

روشنی ڈال چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ وہ مخلص رہنمائے اہل سنت تھے۔ سنجیدہ اور باوقار صاحبِ فکروقلم تھے۔ اکابر کی بارگاہ میں کومؤدب اور اصاغر نوازی میں یادگار اسلاف تھے۔

بلاشبہ مسعودِ ملت نے اپنی زندگی خدمتِ دین اور فروغ علم و ادب کے لئے نثار کردی تھی۔ اپنی فکرونظر کی بلند خیالی اور بصیرت افروزی سے بیش قیمت اور لازوال دینی و ملی خدمت انجام دے کر تاریخ اسلام کو رونق بخشی،

ضرورت اس چیز بات کی ہے کہ اپنے اس عظیم محسن و رہنما کی خدمات کو عام کیا جائے۔ ان کے پیغامات کو پھیلایا جائے، ان کی کتب و رسائل کا مطالعہ کیا جائے، جن میں دین وسنت کی پیاری پیاری باتیں بھی اور اصلاح اعتقاد و اعمال سے متعلق رہنمائیاں بھی، محبت و عقیدت محبوبانِ خدا کے جلوے بھی ہیں اور دین وسنیت کے لئے قربانیاں دینے کے مفید مشورے بھی، اتنی خوبیوں سے پُر کتب کے مصنف کی ہم خوب یاد منائیں۔ ان کو خراج عقیدت پیش کریں اور ان کے چھوڑے ہوئے نقوش کو عملی جامہ پہنائیں۔ اللہ کریم حضرت پروفیسر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنی جوار میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ، یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۶۴؂

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

(خلیفۂ مسعودِ ملت، ناظم ادارہ تعلیماتِ مجددیہ، شکر گڑھ، پنجاب)

۲۸/ اپریل کی رات آستانہ عالیہ قادریہ چندووال شریف کے سالانہ عرس مبارک میں حاضر تھا، برادرِ طریقت جناب علامہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہ،

۶۴۔ (الف) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

(ب) ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

کا فون موصول ہوا کہ حضرت مسعود ملت مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے ہیں، بے اختیار زبان سے نکلا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. اور آنکھوں میں دردِ فراق کے آنسو بھر گئے، احقر نے عرس پاک کی تقریب میں اس سانحہ کا اعلان کیا تو تمام مشائخ کرام، علمائے عظام اور عوام الناس نے گہرے دکھ کا اظہار کیا، حضرت مسعودِ ملت عصر حاضر کا بہت بڑا سرمایہ تھے۔ جن کے جاتے ہی ہر حساس دل غم و الم سے لبریز ہو گیا ہے، بہت سے علماء کرام اور مشائخ عظام نے احقر کے ساتھ اظہار تعزیت کیا اور اپنے جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنایا، ان میں مندرجہ ذیل اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں:

حضرت قبلہ پیر سید ظفر اقبال شاہ علی پوری، حضرت قبلہ سید محمد شاہد حسین قادری، حضرت علامہ محمد اقبال احمد فاروقی، حضرت علامہ عبد الکریم نقشبندی، حضرت علامہ پیر محمد غوث رضوی، حضرت قبلہ پیر ڈاکٹر محمد اقبال سلیم نوری، حضرت علامہ محمد سعید نقشبندی، حضرت علامہ محمد افضل قادری، حضرت علامہ عبد الستار خان صدیقی، حضرت علامہ محمد سلیم نقشبندی، حضرت علامہ محمد صدیق ضیاء نقشبندی، حضرت علامہ محمد معروف نقشبندی شرقپوری، حضرت علامہ محمد غلام دستگیر مجددی۔

جناب والا! تمام علماء اور مشائخ آپ کے بے پناہ درد و غم میں برابر کے شریک ہیں اور آپ کے والد گرامی حضور قبلہ عالم مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں، مورخہ ۱۹ رمئی بروز پیر شریف کو نماز عشاء کے بعد جامع مسجد شیر ربانی گوجرانوالہ میں عظیم الشان مسعود ملت سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ محمد داؤد رضوی، علامہ محمد صدیق ضیاء نقشبندی، صوفی شیخ محمد حنیف نقشبندی شرقپوری، علامہ محمد رمضان اویسی نے حضرتِ مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی گہری وابستگی کا اظہار فرمایا، اس احقر نے اپنے خصوصی خطاب میں آپ کی شخصیت کے گوناگوں پہلوؤں پر گفتگو کی، واقعی اہل علم و فکر کی مجلسوں میں حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی ایک معتبر حوالہ اور مستند پہچان ہے، آپ وہ

رہنمائے قوم تھے جس نے وقت کی آواز کو سمجھا اور قوم کی صحیح خطوط پر راہنمائی فرمائی، آپ وہ دیدہ ور ملت تھے جس کے انتظار میں چشمِ نرگس صدیوں گریہ زن رہتی ہے۔ آپ اقبال کے مردِ مومن تھے، آپ تعلیماتِ مجدّد کے شاہکار تھے اور افکارِ رضا کے علمبردار تھے، آپ مظہر و مسعود کا عکسِ جمیل تھے، ان سب کے فیضِ کرم سے سُنتِ محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ تصویر تھے، آپ نے اس پُر آشوب دور میں شریعت وطریقت کے نازک مرحلوں کو نہایت ثابت قدمی کے ساتھ طے کیا اور قدم قدم پر ہم جیسے بے مایہ انسانوں کو سہارے فراہم کئے، اُمید ہے کہ آپ اپنے والد گرامی حضور مسعودِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی طرح شریعت، طریقت، مجدّدیت اور رضویت کے میدانوں میں سرگرم عمل رہیں گے اور ہم جیسے دور اُفتادگان کو نوازتے رہیں گے، مولا کریم آپ کا سایہ دراز فرمائے۔ (آمین!) [۶۵]

علامہ مفتی غلام نبی مسعودی ہزاروی

(امام وخطیب جامع مسجد صابری نیو کراچی)

اک عہد تھا جو گزر گیا

حضرت علامہ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ہم سے جدا ہو گئے۔ میرے برادرِ طریقت مسعود احمد مسعودی صاحب نے فون پر یہ روح فرسا خبر اس وقت سنائی جب میں رات ۱۲ بجے تقریر کر کے واپس آرہا تھا۔ اس افسوس ناک خبر کو سن کر میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ ذہن میں یہ سوال اٹھا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے، اللہ کرے غلط ہو۔

حضرت مسعودِ ملّت کا اچانک ہم سے جدا ہو جانا ذہن قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ نہ دل تسلیم کرنے پر آمادہ تھا۔ میں فوراً حضرت کے دولت کدے پر حاضر ہوا۔ وہاں

۶۵۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: ۲۳ مئی ۲۰۰۸ء

لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی ۔ ہماری ملاقات سب سے پہلے علامہ ڈاکٹر رضوان صاحب سے ہوئی ۔آپ نے فرمایا کہ ''حضرت چلے گئے، اندر جائیں حضرت کا آخری دیدار کرلیں''حضرت کا آخری دیدار کرنے کا موقع ملا۔ یوں محسوس ہورہا تھا کہ حضرت سورہے ہیں۔حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود ملّت کے چلے جانے سے ملت ایک عظیم عالم دین، بہترین، محقق سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہوگئی ۔آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔حضرت مسعود ملّت کا کردار، ان کی سادگی، متانت، خوش مزاجی، خوش گفتاری یادرہ جانے والی باتیں ہیں ۔ ان کے وصال سے پاکستان ایک روحانی مذہبی اور علمی پیشوا سے محروم ہوگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ حضرت کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔حضرت کے جانشین ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو آپ کی جانشینی کا حق ادا کرنے اور آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں (آمین!)

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس میرے مسعود ملّت کی جو تہہ مزار چلا گیا

فاروق احمد خاں یوسف زئی

(آفس آف ڈائریکٹر پی ۔آئی ۔اے کمپیوٹر سنٹر، کراچی)

احقر خیریت سے ہے اور آپ کی اور آپ کے اہل خانہ اور تمام متعلقین کی خیر وعافیت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ دیگر احوال یہ ہے جیسے کہ حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سوئم میں محترم مفتی محمد مکرم احمد صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ حاضرین میں سے ہر شخص اپنے اپنے تاثرات لکھے۔ احقر نے بھی کوشش کی ہے کہ کچھ یادیں قلم بند ہوجائیں تو اچھا ہے۔ اچھی یادیں ہمیشہ حوصلہ بڑھاتی ہیں اور سہارا دیتی ہیں۔

منگل کو تقریباً دن کے سوا بارہ بجے میرے گھر سے آفس میں فون آیا تھا میری بیٹی نے بتایا کہ طاہر الحسن صاحب کا فون آیا تھا ماموں صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ احقر گھر میں حضرت مسعودِ ملّت کا ذکر ماموں صاحب کہہ کر اس لئے کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب، صاحبزادہ زبیر صاحب کے ماموں ہیں تو میں نے بھی ماموں صاحب کہنا شروع کردیا۔ بہرحال اس خبر نے وہ حال کیا کہ میرا ایسا حال کسی قریبی عزیز کے انتقال پر بھی نہیں ہوتا ہے۔ عجب بوکھلاہٹ سی ہونے لگی، دفتر والوں نے حکمت سے کام لیا اور میرا دھیان اِدھر اُدھر کیا۔ ٹھنڈا وغیرہ پیا اور پھر آپ کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

مختصر یادیں مسلک کی جارہی ہیں، قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھے اور انعامات سے نوازتا رہے۔ ایک قطعہ بھی موزوں ہوگیا تھا۔ پیشِ خدمت ہے:

آج رحلت فرما گئے ڈاکٹر محمد مسعود
میرے لئے باعث استقامت تھا ان کا وجود
وہ ایسے چراغ، لاکھوں دیئے جلا دیئے
ہمیشہ ناز و نعم میں رکھے ان کو ہمارا معبود[۲۶]

فضل الرحیم فیض سکندری

(فارغ التحصیل جامعہ راشدیہ، تھرپارکر سندھ)

بساطِ بزم اُلٹ کے کہاں گیا ساقی
فضا خموش، چپ اُداس پیمانے

حضرت نصیر کولڑوی نے نہ معلوم کس کیفیت میں یہ شعر کہا تھا مگر حضرت مسعودِ

۲۶۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: ۱۳ مئی ۲۰۰۸ء

ملت علیہ الرحمۃ کے متعلق جب کچھ ذہن میں خیال آتا ہے معاً یہ شعر زبان پہ آ جاتا ہے "ساقی" نے کیا کیا عنایتیں فرمائیں، وہ تو شریک محفل جانیں، جو محرم راز تھے۔ ہم نے تو دور صحرائے تھر میں بیٹھے "پیمانے" کی جھنکار سنی تھی لیکن وہ جھنکار بھی کیا ایمان افروز تھی۔ کیمیا ئیت عجب بندگی پیر مغاں خاک او گشتیم و چندیں درجاتم دادند۔ ۶۷

میاں فضل احمد حبیبی

(نور "علیٰ نور فاؤنڈیشن، گجرات)

ڈاکٹر صاحب سلسلہ عالیہ مجددیہ کے مینارۂ نور تھے۔ کرۂ ارض کو انہوں نے اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔ علمی تشنگی ہو یا روحانی پیاس یا فضل واحسان کی تلاش، حروف والفاظ کی ڈکشنری تھے۔ علم و فضل کا سمندر تھے۔ کوہ استقامت، سلف صالحین کا نشان، دور حاضر میں سنت نبوی کا پیکر، آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ تھے۔

جب ان کی متحرک زندگی کا فکری احاطہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تعلیمات کو زندہ کرنے اور جاری کرنے کی خاطر اس دنیا میں بھیجا گیا، جب "جہان امام ربانی" کی تکمیل ہوئی تو اس جہاں سے اللہ حافظ کہہ کر چلے گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

وہ زندہ ہیں لاکھوں انسانوں کو زندگیاں عطا کر گئے ہیں، اور آئندہ ایسا کرتے رہیں گے۔ (ان شاء اللہ) وحید العصر حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے جدائی کا داغ سینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے اچانک وصال نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے کہ جیسے روز روشن میں اچانک سیاہ رات پھیل جائے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ۶۸

۶۷۔ مجلہ یادگار مسعود ملت: میر پور خاص، سندھ

۶۸۔ (الف) مجلہ المظہر، شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی

(ب) معارف رضا: شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی

صاحبزادہ فیض الرحمٰن درّانی

(مرکزی امیر تحریک، لاہور)

آپ کے والد گرامی محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مرحوم و مغفور کے انتقالِ پر ملال کی اطلاع محترم فاروقی صاحب مدیر ''جہانِ رضا''، لاہور کے ذریعے کل ملی۔ مرحوم کے علمی کارنامے، ذاتی خوبیاں اور محاسن تو بے حد و شمار ہیں، میری عرض فقط اتنی ہے کہ ؂

دیر میں تجھ کو چلے گا یہ پتہ
تو نے کیسے آدمی کو کھو دیا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بطفیل خواجہ انام ﷺ مرحوم مغفور کو مقام اعلیٰ علیین عطا فرمائے۔ کچھ عرصہ پہلے فون پر آنحضرت سے میری گفتگو ہوئی تھی، حضرت امام ربانی کے حوالے سے ان کے اعلیٰ علمی کام پر مبارکباد دینی مقصود تھی، بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں پورا سیٹ تمہاری لائبریری کے لیے بھیجوں گا۔ ان کی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے شاید بات ذہن سے نکل گئی۔ بہرحال عالم اسلام میں ایک بہت خلا ان کی رحلت سے در آیا ہے۔ اللہ جل مجدہٗ آپ اور سب اہل خانہ اور ہم سب پر ان کے فیوضات کا سایہ دائم رکھے۔ آمین![۶۹]

حضرت سید فرقان علی چشتی رضوی

(خلیفہ مسعود ملت، سجادہ نشین خانقاہ رضویہ، درگاہ اجمیر شریف، بھارت)

میں فقیر گدائے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری علیہ الرحمہ کے گھر حاضر ہوا۔ صاحبزادہ حضرت

۶۹۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۱۴ / مئی ۲۰۰۸ء

مسرور میاں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت صاحب کی رحلت کی خبر مجھے لاہور آنے کے بعد ہوئی۔ حضرت مسعود ملت کا سایہ میرے سر سے اٹھنے کا بے حد افسوس ہے۔ حضرت صاحب میرے بڑے کرم فرما تھے۔ دو مرتبہ میری وکالت سے آستانہ عالیہ چشتیہ اجمیر شریف میں حاضری دی اور میرے غریب خانہ پر قیام فرما کر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صاحبزادہ صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت وگہری عقیدت تھی۔ جب بھی اجمیر شریف تشریف لاتے، میرے غریب خانہ پر قیام فرماتے اور میری وکالت سے حاضر آستانہ ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک باوقار، باکردار، باصلاحیت انسان، دانشور، مفکر، محقق ومصنف تھے۔ وہ خلوص وکرم کے پیکر تھے۔ وہ دُنیائے اسلام کے مقتدی عالم دین، ماہر رضویات، ایک صاحبِ طرز ادیب تھے۔ ان کا لہجہ مدہم، دلنشین وشگفتہ تھا۔

میں جب بھی پاکستان جاتا تو حضرت مسعود ملت مرحوم ومغفور کے دولت کدہ پر حاضر ہوتا تھا تو وہ بڑے خلوص سے پیش آتے اور چند کتب ورسائل ونذرانہ خواجہ سے کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے تھے۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ نے مجھے ۱۳ رمئی ۲۰۰۵ء بروز جمعہ خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ فقیر گدائے خواجہ بارگاہ الٰہی میں دست بدست بہ دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قُربِ خاص سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے سبھی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! ۷۰

۷۰۔ مجلہ المظہر، کراچی، شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

حضرت آغا پیر فضل ربی مجددی

(خانوادہ مجدد الف ثانی ابن حضرت شاہ غلام محمد آغا مجددی فاروقی علیہ الرحمہ، کراچی)

حضرت قبلہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مرقدہٗ کی حیات مبارکہ کو فنافی الرسول پایا۔ ان کی حرکات وسکنات نمایاں سنت محمدی کے پیکر تھیں۔ ان کی شفقت ورحمت اس خانوادہ محمدیہ مجددیہ کے ساتھ ہمیشہ سے رہی ہے۔ اس فقیر الی اللہ کی نظر میں حضرت کا ہمارے آبائی قبرستان میں مدفون ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت کی محبت اس خانوادہ کے ساتھ تھی اور ان کا وجود ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور امام ربانی مجدد الف ثانی کی نظر کرم سے باعث فخر اور خوش قسمتی ہے۔

؎ مرگ صاحب دل جہاں را دلیل کلفت است
شمع چوں خاموش میگردد داغ محفل میبود

اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کے باقی افراد کو اس عظیم صدمے میں صبر عظیم عطا فرمائے آمین!

مفتی فضل مسعود قادری

(دار العلوم حنفیہ، مردان پشاور، سرحد)

حضرت قبلہ ڈاکٹر مسعود ملت مسلمانوں کے بالعموم اور اہلسنت کے بالخصوص عظیم سرمایہ تھے۔ ان کی وفات ایک عالم کی موت ہے۔ کہ موت العالم موت العالم

میں اپنی طرف سے اور صوبہ سرحد کے تمام سنیوں کی طرف سے دعا گو ہوں کہ اللہ اپنے حبیب کے صدقے میں حضرت صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

مخدومہ فائقہ مجددی

(بنت حضرت پیر بدر المشائخ آغا فضل الرحمٰن مجددی علیہ الرحمہ، جرمنی)

بہت افسوس و چشمِ پرنم سے مجھے اس بات کو رضا الٰہی کے ساتھ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ مجددِ عصر جناب حضرت ڈاکٹر مسعود بہ رضا الٰہی انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون!

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتے ہیں۔ بارگاہ خداوندی میں میں برادرِ محترم مسرور صاحب بمع اہل خانہ و پسماندگان، تابعین و صالحین و مریدین بشمول خود صبرِ جمیل کی دعا کرتی ہوں کہ خداوند ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کے اس کامیاب مشن کو آگے بڑھائیں اور ان کی توقعات پر پورا اتریں۔ آمین!

ڈاکٹر صاحب اہلسنت کے لیے خاص کر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے لئے باعثِ صد شرف تھے اور بے پناہ علمی، دینی اخلاقی و اخلاصی اثاثہ کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں عمدہ سے عمدہ مقام عطا فرمائے اور قیامت کے روز آخرت کی تمام کامیابیوں اور سرخروی کے ساتھ بالا کرے۔ آمین! یقیناً آپ نے تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے نیک اور متقی بندے بن کر گزاری، جو ساری عمر مخلوقِ خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک و صاف اور ستھری زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتے رہے اور لوگوں کو شرم و حیا عصمت و عفت کا درس دیتے رہے۔ آپ کی وفات پورے عالمِ اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔[۱]

۱۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۱۰ ارمئی ۲۰۰۸ء

مولانا قمر الدین اشرفی

(سجادہ نشین، خانقاہ عمادیہ، پٹنہ، بھارت)

حضرت علامہ مفتی مظہر اللہ قدس سرہ کے فرزند ارجمند و مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا ماہر رضویات ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد دہلوی کا ۲۹ راپریل دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہوگیا۔ آپ جہاں ڈاکٹر اور پروفیسر تھے وہیں باوقار عالم و فاضل بھی تھے۔ اگر ایک طرف علوم اسلامیہ اور فنونِ ادبیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے دوسری طرف علومِ جدیدہ کے اندر طرۂ امتیاز بھی، تحقیق کے میدان میں منفرد و بے مثال کردار و عمل میں اسلاف کرام کے نمونہ اور شبستان رضا کے لعل شب زندہ چراغ تھے۔

پروفیسر قمر الزمان صدیقی

(سابق E.D.O ایجوکیشن، ٹھٹھہ سندھ)

ان کی یاد سرمایۂ حیات ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ (آمین) ۲ے

سید کرامت علی حسین

(علی پور سیداں شریف، پنجاب)

محترم المقام جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کی ایک منفرد اور عظیم شخصیت تھے۔ ویسے تو وہ اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتے تھے لیکن انھوں نے جو امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر کام کیا ہے تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ موجودہ دور شکوک وشبہات کا دور ہے۔ خصوصاً مسلک کے اعتبار سے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات ہی روشن منارہ ہیں، ڈاکٹر مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نعم البدل

شاید ہمیں میسر نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر لاتعداد رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

(جانشین وزیب سجادہ، علامہ مفتی محمد شفیع اوکاڑوی جامع مسجد گلزار حبیب، سولجر بازار کراچی)

پیر، ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء کی شب نظیر مسجد متصل کالاپل، کراچی میں سالانہ بڑی گیارہویں شریف کے جلسے سے واپس آیا تو ممبئی سے زبیر قادری کا فون آیا۔ انھوں نے کہا کہ ممبئی میں خبر پھیل رہی ہے کہ حضرت مسعود ملت وصال فرما گئے ہیں، کیا یہ امر واقعی ہے؟ اسی وقت پروفیسر مسعود احمد صاحب کے گھر فون کیا تو بتایا گیا کہ اس شب ۹ بج کر ۱۰ منٹ پر حضرت پروفیسر صاحب کی رحلت کا سانحہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

یہ فقیر احباب کے ہمراہ اسی وقت حضرت کے گھر پہنچا۔ خاصی تعداد میں لوگ وہاں جمع تھے۔ پروفیسر صاحب کی وفات سے عمدہ نگارشات کا ایک باب بند ہوگیا۔ ایک ایک لمحے کی انھوں نے قدر کی، اور اپنی محنتوں محبتوں کو قابل قدر بنایا۔ اللہ کریم ان کو غریق رحمت فرمائے اُن سے محرومی بڑا سانحہ ہے۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ! [۷۳]

ابوالرضا گلزار حسین قادری

(خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، لاہور)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا سانحۂ ارتحال بڑا قومی، ملی اور دینی نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ ایسی نابغۂ روزگار شخصیات کم یاب ہوا کرتی ہیں اور ان کا منصۂ شہود پر نمودار ہونا کسی بڑے کام کے لئے ہوا کرتا ہے اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہوا کرتے ہیں۔ [۷۴]

---

۷۳ ـ ماہنامہ جہان رضا لاہور: شمارہ مئی ۲۰۰۸ء

۷۴ ـ ماہنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

مولانا سید لیاقت علی عطاری

(منتظم جامع مسجد نور، النور سوسائٹی، کراچی)

حضرت مسعود ملت بلاشبہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اولیائے اکرام میں سے تھے۔ میری حضرت سے جب بھی ملاقات ہوئی بڑی شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا، اور حضرت کا احترام اور محبت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتِ مسعود ملت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کا فیض آپ کے جانشین حضرت قبلہ ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم عالیہ کے ذریعے اور آپ کے سچے خلفاء کے ذریعے تا قیامت قائم رکھے۔ (آمین!)

پروفیسر مجیب احمد

(ریسرچ اسکالر، استاد شعبۂ تاریخ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

۵رمئی ۲۰۰۸ء کو نماز مغرب سے کچھ دیر پہلے جب میں ۱۷ ارسی، بلاک نمبر ۲ پی ای ایچ سی سوسائٹی، کراچی پہنچا تو وہاں پر چند احباب موجود تھے مگر ہمیشہ کی طرح خوشدلی اور محبت سے میرا استقبال کرنے والے ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نہیں تھے۔

بلاشبہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی رحلت ایک عظیم سانحہ ہے۔ تاہم قحط الرجال کے اس دور میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مرحوم و مغفور کا بظاہر کوئی متبادل نہ ہونا عظیم تر سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کو ان دونوں سانحات کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین! ۵؎

مولانا علامہ سید محبوب اشرف جیلانی اشرفی

(خطیب جامع مسجد قطب ربانی، درگاہ عالیہ اشرفیہ، کراچی)

حضرت مسعود ملّت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ انہوں نے جو کام کئے وہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔ ان کی کتابیں ان کی یاد دلاتی رہیں گی، وہ اپنی کتابوں کی صورت میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر محمد اشرف جیلانی اشرفی

(سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، کراچی)

مسعود ملّت حضرت پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات بے شمار خوبیوں کا مجسمہ تھی۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مسلک حق اہل سُنت و جماعت کی بڑی خدمت کی اور دین کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ ان جیسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ کبھی پُر نہ ہو سکے گا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے مرقد مبارک پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پیر مختار احمد جان سرہندی

حضرت خواجہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد ولی کامل، متقی، پرہیزگار اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا نمونہ تھے۔

حضرت مسعود ملت صاحب ظاہری حواس کے گناہ سے پاک و صاف تھے اور ہم اہلسنت والجماعت کے مشائخ و علماء کو فخر کرنا چاہیے کہ ایسے عالم باعمل ہم میں موجود تھے۔

محمد آصف نا نک واڑی

(جنرل سیکریٹری سُنّی رضا مسجد کرلا، ممبئی)

حضور آپ کے خاندان کے عظیم فرد ملّتِ اسلامیہ کے دلوں کی دھڑکن حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر سے بہت ہی گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ پروفیسر صاحب علیہ الرحمۃ ملّتِ اسلامیہ بالخصوص جماعت اہلسنّت کا وہ قیمتی سرمایہ تھے جس کے گم ہو جانے سے پوری جماعت اہلسنت بہت بڑا نقصان تصور کر رہی ہے۔

حضور ناشر مسلک اعلیٰ حضرت کو صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام صبح قیامت تک یاد کرتا رہے گا۔ علم وعرفان، تحریر وقلم کی بنیاد پر جو خلا جماعت اہل سُنت میں پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا مشکل نظر آرہا ہے۔ دعا ہے کہ رب قدیر جماعت اہل سُنت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو نیز جملہ محبین ومخلصین ومعتقدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین![۷۶]

مفتی محمد ابراہیم

(صدر جمعیت علماء پاکستان، سکھر سندھ)

یہ فقیر ۱۹ رمئی ۲۰۰۸ء آج حضرت مفتی محمد الیاس رضوی، حضرت مولانا علامہ غلام جیلانی، حضرت مولانا علامہ رضوان احمد خان زید مجدہم کے ہمراہ حضرت مسعودِ ملّت قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کے آستانہ پر ان کے فرزند صالح جناب محترم صاحبزادہ محمد سرور احمد صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ سے حضرت ڈاکٹر صاحب کے وصال پر تعزیت کے لیے حاضر ہوا۔

۷۶۔ مجلّہ المظہر کراچی، شمارہ اگست رستمبر ۲۰۰۸ء

حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ بلاشبہ نمونہ اسلاف اور اپنے آباو اجداد کے علمی و روحانی ورثہ کے امین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صوری و معنوی خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان کا چہرہ انتہائی پُرنور و پُروقار تھا۔ ان کا چہرہ دیکھ کر پہلی بار ملنے والا شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی زندگی ان کا اوڑھنا بچھونا، لکھنا، پڑھنا تھا۔ نہ وہ خود فارغ رہتے نہ کسی کو فارغ دیکھ سکتے تھے۔

ایسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں حضرت ڈاکٹر صاحب علامہ اقبال کے اس شعر کا صحیح مصداق تھے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا محمد ابراہیم آسی (بھارت)

خاکدانِ گیتی پر بے شمار افراد جنم لیتے ہیں اور اپنی حیات پوری کر کے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملتے ہیں۔ ان میں کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جن کی موت پر لوگ غم و افسوس کے بجائے خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ وہ افراد ہیں جن کی ذات سے انسانیت اور سماج کو نقصان پہنچتا ہے اور معاشرہ میں بسنے والے لوگ ان کے ظلم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ اللہ کے نیک بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی وفات پر انسان کا دل پرنم اور آنکھیں پرنم ہوتی ہیں۔ یہ وہ افراد ہیں جو شب و روز خدمت خلق انجام دیتے ہیں، جن کی زبان و قلم سے رُشد و ہدایت جاری رہی ہے اور ان کی ذات سے انسانیت مستفیض ہوتی ہے۔

گزشتہ دنوں دورِ حاضر کی عبقری شخصیت ماہر رضویات اور عصری علوم کے جامع متبع شریعت پروفیسر محمد مسعود احمد کا کراچی پاکستان میں انتقال ہوگیا، اس خبر سے

حلقۂ علم و ادب میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کی پرورش علمی ماحول میں ہوئی۔ طریقت و شریعت کے سانچے میں آپ پروان چڑھے، ہندو پاک کے جید علمائے کرام و دانشورانِ قوم آپ کی ذات گرامی سے استفادہ کرتے رہے۔ آپ کی ذات متعدد خوبیوں کی حامل تھی۔ آپ ایک پابند شرع عالم ہونے کے ساتھ ساتھ عصری علوم کے ماہر ڈاکٹریٹ کی ڈگری یافتہ تھے۔ آپ متعدد کالجوں میں پروفیسر اور پرنسپل کے عہدہ پر فائز رہے۔ اس کے باوجود انگریزی تہذیب وتمدن کا شائبہ آپ پر نہ تھا۔ آپ نے ہزار سے زائد مقالے اور مضامین لکھے جو تشنگان علوم کے لئے ذریعۂ سیراب ہیں۔

ڈاکٹر صاحب شعلہ بار خطیب تو نہ تھے لیکن مستند تحریر پر ایک خاموش طوفاں کی طرح قوم وملت کے سینوں کو سیراب کرتے رہے۔ آپ کے انتقال کے موقع پر متعدد دینی تنظیموں اور مدارس اسلامیہ نے تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا جو قابل مبارک باد ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اخبار و رسائل کے ذریعہ آپ کی ذات عوام سے روشناس کرائی جائے۔ کانفرنس اور سیمینار کے ذریعہ آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا جائے تا کہ آپ کے کارہائے نمایاں کو دنیا جان سکے۔ ۷۷

مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی

(دار القلم ذاکر نگر، بمبئی)

سعادت لوح وقلم، ماہر رضویات، مسعود ملت حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی ابن مولانا مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی نقشبندی (۱۴؍شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ/ ۲۸؍نومبر ۱۹۶۶ء) شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی ابن مولانا مفتی شاہ محمد مسعود، محدث دہلوی نقشبندی (م۔۱۳۰۹ھ/۱۸۹۳ء) بانی دار الافتا (۱۸۶۳ء) جامع مسجد فتح پوری دہلی کی ولادت باسعادت ۲۹؍جمادی الاخری

۷۷۔ ماہنامہ کنز الایمان، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء دہلی

۱۳۴۸ھ/۲۲؍ اکتوبر ۱۹۳۰ء دہلی میں ہوئی۔

آپ ایک جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ آپ جہاں ایک صاحبِ طرز ادیب، زہرہ نگار انشا پرداز اور بلند پایہ محقق تھے، وہیں آپ کثیر التصانیف، مسلم الثبوت مصنف ومورخ بھی تھے۔ آپ نے اسلامی علوم، ان کی خدمت گار شخصیت اور ان کی تعلیمات کا ملکی وبین الاقوامی سطح پر زبردست تعارف کرایا۔ مختلف دینی، علمی، تحقیقی اور سماجی موضوعات پر آپ نے کثیر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

عالمی سطح پر رضویات کا یہ مخلص و بے باک نقیب درمیان سفر ہی باب رضویات میں اپنے سفر مسلسل کے ان گنت انمٹ نقوش چھوڑ کر بارگاہ خداوندی سے بلاوے پر ۲۲؍ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۸؍ اپریل ۲۰۰۸ء کی شام برصغیر کی تحریک اہل سنت کو اپنی جلوہ سامانی سے محروم کر کے راہی ملک عدم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ملت کے حق میں عظیم خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی مرقد انور پر رحمت وانوار کی بارش برسائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں مستفیض فرمائے۔ آمین!۸ کے

محمد احمد حفظ قادر

(سرسید ٹاؤن، نیو دہلی، انڈیا)

میں ایک کم علم اللہ تبارک وتعالیٰ کے منتخب بندے عالی جناب مولانا مولوی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجددی مرحوم ومغفور کے بارے میں کیا اظہار خیال کرسکتا ہوں۔ پھر بھی ان کی محبت وخلوص کے اثر سے میں یہ ضرور تحریر کرونگا کہ وہ اہلسنت کے ایک مینارۂ نور تھے کہ جنہوں نے حقیقتاً ایک معتبر محقق کا کردار ایسے دو بزرگوں کی حیات مبارکہ اور کارہائے نمایاں پر جس قدر باریک بینی سے تحقیقی کام کیا

۷۸؎ ماہنامہ کنزالایمان دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

وہ ایک مثالی کام ہے جو ان شاء اللہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیئے سنگ بنیاد کا کام کریگا۔ یہ عالمی حیثیت کے بزرگ اول حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور دوئم سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت حضرت شاہ مولینا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی شخصیات میں ڈاکٹر مسعود صاحب قبلہ محض ان کے علمی کارناموں اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر خود کو ہر لحہ جڑا ہوا پاتے تھے۔ اور اسی لئے آپ کو دنیائے اہلسنت ماہر مجدد یات اور ماہر رضویات جیسے القاب سے یاد کرتی ہے اور ان شاء اللہ کرتی رہے گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور قابلِ رشک بلند درجات اعلیٰ سے نوازے اور ان کے صاحبزادے عزیزم مسرور میاں کو ان کے مشن حق کو ان کی عین خواہش کے مطابق آگے بڑھانے کی صلاحیت اپنی کریمی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص توجہ اور لطف وکرم سے ہر طرف سے معاونت عطا کرے اور تمام متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل بخشے اور اس پر انعامات عطا فرمائے۔ آمین آمین آمین بطفیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

مولانا قاضی محمد احمد نعیمی

(دارالعلوم انوار المجددیہ النعیمیہ، کراچی)

الحمدللّٰہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ اللّٰہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی سید المرسل والانبیاء محمد المصطفیٰ وعلیٰ الہ النقباء والنجباء واصحابہ نجوم الارشاد و الھدیٰ اجمعین.

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کی خدماتِ دینیہ ہر گوشہ سے بے پایاں ہیں اور یکتائیت رکھتی ہیں۔ خصوصاً آپ نے جو دو مجددین پر جو کام کیا جس کی مثال نہیں ملتی

اللہ تعالیٰ آپ کی ذات والا صفات کو اس پر اپنی عنایت خاصہ سے نوازے۔

آپ کا ہر مقالہ، آپ کی ہر تحریر، آپ کی ہر تصنیف محقق اور مدلل تھی جس کو اپنے تو اپنے، غیر بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے بڑے عالم باعمل فاضل باکمال محقق، لاجواب صوفی باصفا، محبّ رسول، محبّ اہل بیت رسول، محبّ اصحابہ رسول تھے۔ آپ بڑے ملنسار، صاحب اخلاق حسنہ، عادات کریمہ خوش خو، خوش صورت، خوش سیرت، اہل علم حضرات سے بڑی محبت شفقت فرمانے والی شخصیت تھے۔

آپ حنفی المذہب، مجددی المشرب، صاحب تصانیف کثیرہ علیہ تھے۔ آپ خود بنفسِ نفیس ایک انجمن تھے۔ آپ خود ایک بہار تھے، آپ کی ذات ان دولت قدسیہ سے ایک تھی کہ جب ان کے چہرۂ پرنور پر نظر پڑی تو خدا یاد آگیا، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت خاصہ میں غریق رحمت فرمائے۔

آپ کی جدائی اور فراق اہل سنت و جماعت کے لیے ایک نا فراموش داغ مفارقت ہے، اب یہ چہرہ کہاں سے حاصل کیا جائے کہ جن کو دیکھ کر غمگین قلب سرور و تسکین لیں اور مردہ دل جان لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادہ کی عمر میں صحت میں برکت فرمائے اور ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد! ۷۹

مولانا محمد احمد توکّلی محبوبی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ، سیداں شریف)

ٹیلیویژن کے ذریعے یہ خبر ملی کہ جناب مسعود احمد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کے جانے سے سلسلہ مجددیہ میں جو خلا پیدا ہوگیا

۷۹۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

ہے اس کو پُر کرنا ناممکن نظر آتا ہے۔ یہ اگر چہ نظام کائنات یوں ہی چلتا رہے گا مگر جانے والے کی جگہ خالی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل فرمائے۔ ہر معہ سلسلہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ کے احوال بستگان آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور تعزیت کرتے ہیں۔۸۰

علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

(ابن حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ، لاہور)

جب سے ہوش سنبھالا اور کتب بینی کا ذوق عطا ہوا تب سے حضرت پروفیسر صاحب علیہ الرحمۃ کی کتب پڑھنے کا ایسا ذوق وشوق پیدا ہوا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی چلا گیا۔ آپ ایک صاحب طرز ادیب تھے، آپ کی شخصیت اور پھر تحریروں میں اثر آفرینی کا اضافہ کئی امور کے باعث ہوا، سب سے پہلے تو آپ ایک عظیم علمی وروحانی خانوادے کے چشم وچراغ تھے، عظیم باپ کے عظیم فرزند تھے پھر تقویٰ وطہارت اور اتباع شریعت میں اپنی مثال آپ تھے، ساری زندگی تعلیم وتربیت کے میدان میں گزری، علاوہ ازیں وسیع مطالعہ کے مالک اور عالمی سطح کی سوچ رکھنے والی شخصیت تھے۔ آپ کا عہد چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا حسین سنگم ہے لیکن آپ سے ملنے والے برملا اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ جیسے آپ سلف صالحین کے دور کی کوئی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور دینی صدمہ سے دوچار اہل سنت وجماعت کو صبر جمیل اور آپ جیسی کثیر شخصیات عطا فرمائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت پروفیسر صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی علمی، دینی اور روحانی خدمات کو آپ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، آپ

۸۰۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ میاں مسرور احمد صاحب کو آسمان جیسا بلند حوصلہ عطا فرمائے، اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے عظیم والد کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔[۸۱]

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

(صدر مرکز تحقیق، فیصل آباد)

محترم جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی کتاب حیات کا ورق ورق شہادت دے رہا ہے کہ آپ کے ہاں ہر لحہ صرف ایک وجود مقصود نظر رہا، نگارشات کی طویل فہرست کا ہر رُخ توحید مست رہا، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، عقیدت آپ کی زندگی کا محور رہی، انداز بدل بدل کر، سلیقۂ اسلوب بدل بدل کر حتیٰ کہ موضوع بدل بدل کر ایک ہی تذکرہ رہا، علمی ثروت نے سلیقہ عطا کیا تھا تو روحانی کیف نے اعتماد بخشا تھا، فقہی بصیرت نے آداب آشنا کیا تو طریقت کی راسخیت نے جذب و مستی کو بھی پابند حدود رکھا، میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ ایک لائق حوالہ وجود رکھتے تھے، نہ محبت وشوق میں از خود رفتہ ہوئے اور نہ اطاعت و اتباع میں شوریدگی کا شکار ہوئے۔ یقیناً ایک متوازن شخصیت کے حامل تھے جو ہوا وہوس کے اس دور میں بھی اسلاف کا نمونہ سمجھے گئے۔ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ کا یوں راہی وفا ہونا، فنا کی منزلوں میں بھٹکنے والوں کے لئے ایک جانکاہ صدمہ ہے کہ قحط الرجالی نے پہلے مدّت کو دل گرفتہ کر رکھا ہے، عرب شاعر نے ایسی ہی کیفیت کا ذکر کیا تھا کہ ۔

مَا کَانَ قَیسٌ هُلکه هُلکَ وَاحِد
وَلٰکِنَّہٗ بُنیَانُ قَومٍ تَهَدَّمَا

۸۱۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء

اکثر ایسا ہوا کہ ایک کے جانے سے پورا دور رخصت ہوگیا، ایسا بھی ہوا کہ فرد چلا تو روایت مٹنے لگی۔ کسی فاضل مؤلف کی نگارشات کا حسن ہی اُسے بقائے دوام بخشتا ہے، ڈاکٹر صاحب کا یہ نقش دوام تا دم دیتا رہے گا اور پھر وہ شاگرد اور خوشہ چین جو اس چشمۂ صافی سے فیض پا گئے۔ وہ بھی اس بقا کی ضمانت بنیں گے، علمی محافل کی ضیاء اور روحانی نشینوں کی جلا مدتوں سے اہل علم و اہل درد کو روشنیاں عطا کرتی رہیں گی، آپ کا یوں اچانک اٹھ جانا ایک صدمہ ہے جس کی خلش تا دیر تڑپائے گی مگر دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس چشمہ فیض کو جاری رکھنے کی آپ کی اولاد اور متوسلین کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللّٰھم صلی وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم ۸۲

مفتی محمد ادریس نقشبندی ڈاہری

(قاضی القضا گلزار خلیل ساماروشریف، سندھ)

دورِ حاضر میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ کا وجودِ مسعود سادگی و اخلاق، سخاوت و مروت، فیض و برکت اور علم و عمل کا جیتا جاگتا مجسمہ ہے۔ آپ کے رگ و پے میں اللہ تعالیٰ کی محبت، عشقِ رسول ﷺ اور اولیائے کرام عظام کی اُلفت و محبت جاگزیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ کے صاحب زادے متوسلین اور آپ کی تصانیف کے ذریعے مظہری مجددی روحانی شمع روشن رہے اور آپ کا چشمۂ عشق رسول ﷺ اور پیغامِ رضا تا قیامت جاری و ساری رہے۔ آمین! ۸۳

۸۲۔ تعزیتی پیغامات، شیرزبانی پبلی کیشنز، لاہور

۸۳۔ مجلّہ یادگار مسعودِ ملت: میرپورخاص سندھ، شمارہ ۹، ۲۰۰۹ء

مولانا مفتی محمد اسلم قریشی نعیمی

(خطیب جامع مسجد بسم اللہ شاہ فیصل کالونی، کراچی)

آپ کے والد ماجد گرامی قدر اُمت کا عظیم سرمایہ افتخار تھے۔ انہوں نے اپنی بساط کے مطابق خوب مسلک امام احمد رضا کی ترویج واشاعت کی بلکہ مسلک امام احمد رضا بریلوی اور مسلک امام ربانی مجدد الف ثانی کے عظیم المرتبت ترجمان تھے۔ انہوں نے خوب سیر حاصل کام کیا۔ دونوں مجددین کے اسمائے گرامی کے ساتھ ہی امر ہو گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے رخشندہ وتابندہ ہو گئے۔

میں زمانہ طالب علمی سے ان کی تحریرات پڑھ رہا ہوں وہ آئینہ رضویات بھی تھے اور ترجمان امام احمد رضا بھی تھے اور پاسبان مسلک امام شیخ احمد سرہندی مجددی بھی تھے۔ ان کی جملہ تصانیف میں ''جہان امام ربانی'' ضخیم ۱۵ جلدوں پر مشتمل زندگی کا عظیم شاہکار اور مہتم بالشان سرمایۂ افتخار ہے۔ ان کی سینکڑوں تحریرات وتقریظات ان کے مسلک وعقیدہ اور دین متین اور تبلیغ واشاعت دین کا ذریعہ ہیں۔ ان کی وفات حسرت آیات سے دنیائے اہلسنت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ یقیناً وہ ملک وملت کے نگہبان اور فکر رضویت کے ترجمان تھے۔ ان کی جدائی اور داغِ مفارقت اہلسنت کا عظیم سانحہ اور نقصانِ عظیم ہے۔ صاحبزادہ صاحب آج آپ ہی یتیم نہیں ہوئے بلکہ اہلسنت یتیم ہو گئے۔ وہ اہلسنت پر سایۂ رحمت تھے اور اُمتِ مصطفوی کے روشن چراغ تھے۔ صمیمِ قلب کے ساتھ دعا گو ہوں کہ مرحوم ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی روحِ پُرفتوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مرتبہ بلندی اوج ورفعت نصیب فرمائے۔ آپ سمیت جُملہ اہلِ خانہ مریدین ومعتقدین اور متبعین کو صبر جمیل کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے۔ اور آپ کو یہ سانحۂ عظیم برداشت

کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین!)۸۴؎

صوفی محمد اسرائیل الخیری

(دربار عالیہ مرشد آباد شریف، پشاور صوبہ سرحد)

۲۹/اپریل ۲۰۰۸ء کو حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب زید مجدہٗ نے ایک ایسی خبر غم اثر سنائی کہ جس کو سن کر دل کو شدید صدمہ پہنچا۔ کہ عالم اسلام خصوصاً اہل سنت کی مقتدر شخصیت، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے عظیم روحانی پیشوا اور وطنِ عزیز کے نامور دانشور و اہلِ قلم شیخ طریقت مسعود ملّت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما کر داغ مفارقت دے گئے ہیں۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

اس خبر جانکاہ کے ملنے سے یک دم دل سخت پریشان ہوا اور کافی دیر تک سکوت کا عالم طاری رہا۔طبیعت کچھ سنبھلنے کے بعد کراچی کے دوستوں (برادرانِ طریقت) کو فون پر مطلع کیا اور جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کہا۔الحمدللہ کافی دوستوں نے جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کا سانحۂ ارتحال دنیائے اسلام خصوصاً اہل سنت کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ایسی ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ع

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولا کریم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائے اور اپنے خصوصی کرم سے نوازے۔آپ کو اور تمام پسماندگان کو صبر و اجر عطا فرمائے۔مرحوم کی برکتیں آپ کو عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ مرحوم کا پاک

۸۴؎ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ یکم مئی ۲۰۰۸ء

مشن جاری رہے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم!

آہ!

آفتابِ علم و حکمت ضو فشاں جاتا رہا
ملتِ بیضاء کا مخلص پاسباں جاتا رہا ۸۵؎

مولانا ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی
(لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج، جہلم)

حضرت مسعود ملّت رحمۃ اللہ صرف کراچی والوں کے لئے نہیں، صرف اہل پاکستان کے لئے نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ تھے، ان کا وصال تمام عالم اسلام کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ان کی علمی و تحقیقی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں، ان کے اندازِ تحریر میں اتنی اثر انگیزی ہے۔اس قدر ندرت اور انفرادیت ہے کہ جو کوئی اچھا ادیب بننا چاہئے وہ بکثرت ان کی تحریریں پڑھے۔ان کی تحریریں قلم پکڑنے کا طریقہ سکھاتی ہیں، ان کا مزاج انتہائی درویشانہ تھا، تواضع اور انکساری کا پیکر تھے، مجلس میں کبھی اسٹیج پر نمایاں جگہ پر نہ بیٹھتے، اہلِ علم کی قدر کرتے، اخلاق ومرّوت کا مجسمہ تھے۔

اندورنِ ملک اور بیرونِ ملک محققین، دانشوروں اور ریسرچ اسکالرز کے لئے ان کی ذات ایک مینارۂ نور تھی، رضویات پر کام کے حوالے سے وہ ایک تاریخی حیثیت کے حامل تھے اور دائرہ المعارف کی حیثیت رکھتے تھے۔امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ پر ۱۵ ضخیم جلدوں میں ''جہانِ امام ربانی'' کے نام سے عظیم علمی ذخیرہ جمع فرما کر انہوں نے سلسلہ عالیہ سے نسبت کا حق ادا کر دیا۔

۸۵؎ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ کیم مئی ۲۰۰۸ء

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کے فیوض کا سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔

بندۂ ناچیز کا ڈاکٹر صاحب سے تعلق اس وقت سے ہے جب میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور پنجاب یونیورسٹی کا طالب علم تھا۔ بارہا ان سے خط وکتابت اور بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی مجلس علمی وروحانی سے ہمیشہ کام کرنے کی ایک نئی لگن پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کا انتقال پوری دنیائے اسلام کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور اتنا بڑا خلا ہے جو جلد پُر ہونے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادہ والا شان کو اور ان کی روحانی اولاد کو ان کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے انہیں فردوس اعلیٰ میں مقام نصیب فرمائے۔ آمین!۸۶

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبۂ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور)

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کے وصال کا سنا تو بہت ہی افسوس ہوا، اللہ پاک آں مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

بزرگوں کے تذکروں میں پڑھا تھا کہ بزرگ ایسے بھی تھے جو مرتے دم تک تصنیف وتالیف وتحقیق کا کام کرتے رہے، لیکن عملی طور پر اس کی سمجھ اس وقت آئی جب ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم کو اس کارخیر میں ہمہ تن اور تا دم آخر مصروف کار دیکھا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے آمین!۸۷

۸۶۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ ۸ ۲۰۰۸ء

۸۷۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: ۱۰ رمئی ۲۰۰۸ء

قاری محمد اقبال سیالوی

(دارالعلوم حزب الاحناف، داتا گنج بخش روڈ، لاہور)

دنیا میں وہ لوگ جو اپنے مقصد حیات سے بے شعور زندگی گزار کر چار آدمیوں کے کندھوں پر سوار ہو کر اپنے آخری ٹھکانے قبر تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان کی ساری زندگی کی کہانی چند لفظوں میں سمٹ جاتی ہے۔ پیدا ہوئے، پلے، کھایا اور مر گئے۔ لیکن ایسے آدمی بھی کبھی کبھی دنیا میں آتے ہیں جن کی زندگی کتابوں کی ضخیم جلدوں میں سمٹ نہیں سکتی۔ ان کی زندگی کا ہر دن کتاب کے ایک ورق کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی کی کتاب جب مکمل ہو تو یہ کتاب بعد میں آنے والوں کے لئے یادگار بنے اور اگر اس سے وہ کچھ حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو حاصل کریں، ہمارے محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۳۰ء۔۔۲۰۰۸ء) کی زندگی ایسی ہی ہے۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۸ را پریل ۲۰۰۸ء کو ہوا انہیں کراچی کی ماڈل کالونی کے قبرستان کے مجددیہ خاندان کے مخصوص احاطہ میں مدفن کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کی تین صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادے و جانشین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین اور ہمیں اپنے عظیم محسن ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو عام کرنے اور آپ کے پیغامات کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے چھوڑے ہوئے نقوش کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۸۸ؔ

مولانا محمد اقبال قادری عطاری

حضرت قبلہ مسعود ملّت علامہ مولانا محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم شخصیت عالم اسلام میں بہت کم پیدا ہوتی ہیں اور صدیوں میں بنتی ہیں اللہ عزّ وجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت کے پردہ فرمانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے جلد از جلد پُر فرمائے۔آمین!

سردار محمد اکرم بٹر

(صدر ادارۂ نوید سحر،لاہور)

حضرت مسعود ملت رحمتہ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کی اطلاع مجھے حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے پہنچائی۔دل آفتہ ہوں۔حضرت کے وصال پر مجھے بالکل اس طرح دھچکا لگا جس طرح میرے مرشد کریم حضرت غزالی زماں علیہ الرحمتہ اور قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی نوراللہ مرقدہ' صاحب کے وصال پر محسوس ہوا تھا۔

حضراتِ اکابر کی صفیں لپیٹی جارہی ہیں،بہت جا چکے اور تھوڑے باقی نظر آرہے ہیں۔قحط الرجالی کے اس موسم میں حضرت مفکر اسلام ترجمان افکار مجدد الف ثانی، ناشر مسلک رضا، جانشین مفتی اعظم دہلوی، صاحبِ طرز ادیب، نسلِ نو کے لئے قندیں وزاں، وارث میراثِ جنید و بایزید، درویش عصر دوراں، حضرت علامہ محمد مسعود احمد صاحب مظہری رحمتہ اللہ علیہ کا اُمتِ مسلمہ کو داغ مفارقت دے جانا کسی بڑے حادثے سے کم نہیں۔حضرت مسعود ملّت جیسی شخصیات کا وجود قوموں کے لئے باعث تسکین اورنشان منزل ہوا کرتا ہے۔[۸۹]

۸۹۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد،محررہ ۲ مئی ۲۰۰۸ء

مولانا حکیم محمد اکبر درس (کراچی)

حضرت قبلہ مسعود ملّت مجدد مأ ۃ حاضرہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔

چھپے تھے تجھ میں وہ جوہر اے مایۂ خوبی
ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا تھا

حقیقت یہ ہے کہ مجدد مأ ۃ سابقہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آپ نے اتنا ذکر کیا اور ان کی تعلیمات کو اتنا عام کیا کہ آپ ''مجدد مأ ۃ حاضرہ'' ہو گئے اور جو کام تحریری طور پر آپ نے فرمایا۔ اگر ایک ہزار علمائے کرام کی تصانیف کو جمع کیا جائے تب بھی مسعود ملّت کا ذخیرہ علمی زیادہ نکلے گا اور صوفیائے کرام کے علم و عمل کا صحیح پیکر تھے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا میں جہاں جہاں مسلمان اور بریلوی مسلک کے ماننے والے موجود ہیں وہاں وہاں مسعود ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی جانا اور عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے خاندان سے ان کا وہ دیرینہ تعلق تھا کہ اکثر اوقات مفتی مظہر اللہ نور اللہ مرقدہٗ سے جو تعلق والدِ گرامی سے تھا' اس نسبت سے اور اعلیٰحضرت عظیم البرکت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خاں صاحب نے ۱۹۰۶ء میں حج پر جاتے ہوئے جہاں قیام کیا تھا خاص طور سے مدرسۂ درسیہ صدر کراچی یہی بیٹھنے کو ترجیح دیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم کو اس نوعمری میں جو ذمہ داری آن پڑی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ذمہ داری اور منصب نبھانے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے اور یہ فیض اس خانوادہ سے تا قیام قیامت جاری اور ساری رکھے۔ اور مریدین معتقدین، متوسلین اور عامۃ المسلمین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (یکم مئی ۲۰۰۸ء)

محمد اکرم قریشی

(شرکت اسلامیہ میر پور خاص، سندھ)

حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک چراغ تھے۔ یہ چراغ ۱۹۳۰ء/ ۱۳۴۹ھ میں روشن ہوا، اور ۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء/ ۱۴۲۹ء میں چہار دانگِ عالم کو روشن کر کے چھپ گیا مگر اپنی عملی زندگی سے صدہا چراغ روشن کر گیا۔ آپ جب تک اس جہانِ فانی میں رہے، چراغِ صد انجمن رہے۔

گزشتہ سال آپ اس جہانِ فانی سے چلے گئے۔ آپ کا چلے جانا ایک عظیم سانحہ ہے۔ آپ کا جانا علم کا اُٹھ جانا ہے، موت العالِم موت العالَم۔ زندگی میں آپ سراپا اخلاص تھے، پابندِ شریعت تھے، بے مثال شیخِ طریقت تھے، بے نظیر محقق، مصنف، مترجم اور اثر انگیز خطیب تھے۔۹۰

پروفیسر محمد الیاس اعظمی قصوری

(فاضل علوم اسلامیہ، قصور پنجاب)

حضرت مسعود ملّت والدین کے سانحہ ارتحال کی خبر اخبار میں پڑی اور بعد ازاں جرائد اہل سُنت میں بھی اس سانحہ سے متعلق روح فرسا خبر پڑھی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! حضرت کی شخصیت ہر اعتبار اور ہر پہلو سے سرمایۂ ملّت تھی۔ آپ نے زندگی بھر ایسی حیات بخش خدمات سر انجام دی ہیں کہ جس نے بالخصوص نثر دانوں کے دلوں کے اندر اطاعت و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جوت جگا دی ہے۔ مولا عزّ وجلّ کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقۂ جلیلہ میں آپ کی تُربت مبارک پر انوار کی رم جھم تا قیامت برساتا رہے اور محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قُربِ خاص عنایت فرمائے۔

۹۰۔ مجلّہ یادگار مسعود ملت: میر پور خاص سندھ، شمارہ ۲۰۰۹ء

میری دعا ہے اللہ رب العزت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مبارک میں حضرت مسعود ملّت کے درجات کو بلند کرے اور آپ کو آپ کے تمام اہلِ خانہ، اور حضرت مسعود ملّت سے متعلق تمام احباب کو صبر جمیل کی دولت ارزانی فرمائے اور اس صبر پر اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔[۹۱]

ابو البلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی

(امیر دعوت اسلامی، فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، سبزی منڈی، کراچی)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفی عنہ کی جانب سے سوگواران ولواحقینِ مسعودِ ملت علامہ مسعود صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مدنی مٹھاس سے تربتر سلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ، الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

؎ عرش پر دھومیں مچیں وہ مؤمنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیّب و طاہر گیا

(حدائقِ بخشش)

آہ! ماہر رضویت، مسعودِ ملّت حضرت قبلہ علامہ ڈاکٹر مسعود صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے چل بسے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت علامہ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے، حضرت کی تُربتِ اطہر پر رحمت ورضوان کے پھول برسائے۔ حضرت کے مرقد شریف اور مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے روضۂ منور کے درمیان جتنے پردے حائل ہیں سب اٹھا کر حضرت کو رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، سراج السالکین، صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حسین جلووں میں گما دے۔

۹۱۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۱۲؍ جون ۲۰۰۸ء

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

(ذوقِ نعت)

اللہ عزوجل حضرت کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اپنے مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا پڑوس عطا فرمائے اور حضرت صاحب کے جملہ لواحقین مریدین، محبین، معتقدین اور شاگردین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ وبارک وسلم۔ ۹۲

امینِ ملّت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی

(زیب مسند خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف)

مسعودِ ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کا سانحۂ ارتحال عالم اسلام کا بہت بڑا سانحۂ ارتحال ہے۔ انہوں نے جو مسلکِ اعلیٰ حضرت کی خدمت کی اس کے طفیل اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے گا۔ ۹۳

پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر (کوئٹہ)

مسعودِ ملّت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا جان کر بہت افسوس ہوا۔ قلم کچھ لکھنے سے قاصر اور زبان کچھ کہنے سے عاجز ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ہم طلب ان کے بلند درجات کی بارگاہ رب العزت سے طلب گاری کے خواہاں ہیں۔ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل۔ ۹۴

۹۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۹۳۔ مجلہ المظہر، کراچی، شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

۹۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی

(مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران، بریلی شریف یوپی، الہند)

بحمدہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں۔ خدا کرے آپ بھی بعافیت رہیں۔ باعث تحریر یہ ہے کہ آپ کے پدر بزرگوار ماہر رضویات جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی رحلت کی خبر بذریعہ ٹیلی فون موصول ہوئی۔ یہ روح فرسا خبر سن کر بے حد افسوس ہوا۔ خدائے پاک ان کے مرقد پر رحمت و نور کی بارش برسائے آمین!

ڈاکٹر صاحب کی ذات بابرکت اہلسنت و جماعت بالخصوص رضویت کے لئے گراں مایہ سرمایہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی رحلت ہم سب کے لئے باعث رنج و غم اور سوہانِ روح ہے۔ ربّ قدیر آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرآن خوانی کی گئی اور اساتذہ نے ڈاکٹر صاحب کی حیات و خدمات پر اظہار خیال فرمایا۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی ہمہ جہت شخصیت کے تعارف میں پوری زندگی وقف کر دی تھی۔ یہ انہیں کی محنت اور کاوش کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا کی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر ریسرچ کا کام ہو رہا ہے میں نے ماہر رضویات کو اپنی ریسرچ کا موضوع کیوں بنایا؟ اس پر بھی اظہار خیال کیا۔ بہر کیف تعزیتی جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ اساتذہ و طلبہ سب نے رنج و غم کا اظہار کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت مانگی۔

ربّ قدیر کی بارگاہ میں میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد کے مشن پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا سچا پکا جانشین بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔[۹۵]

۹۵۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد۔ محررہ ۲۰ رمئی ۲۰۰۸ء

صاحبزادہ محمد انس احمد نقشبندی مجددی

(فرزند مسند نشین مکرم ملت، شاہی امام جامع مسجد فتحپوری، دہلی بھارت)

پروفیسر مسعود احمد ابن مفتی اعظم علامہ شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمہ شاہی امام جامع مسجد فتح پوری دہلی صدیقی کی شخصیت گونا گوں ہے۔ وہ بہترین محقق و مصنف تھے تو دوسری طرف شیخ طریقت بھی، اُن کی زندگی طریقت کے اعلیٰ مدارج پر فائز تھی۔

حضرت پروفیسر صاحب کا وصال کوئی معمولی سانحہ نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا غم بلکہ غموں کا پہاڑ ہے جس میں رشتہ دار، احباب، اقارب، مخلصین، محبین دانشورانِ ملت، علمائے کرام، مفتیانِ عظام، مشائخ ذی وقار، جوان و بوڑھے، مرد و خواتین فرزندانِ نسبتی اور عقیدتمندان سب ہی شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اور اپنا قربِ خاص عطا فرمائے۔ آمین![۹۶]

مولانا محمد اجمل رضا قادری

(خلیفۂ مسعود ملت، ادارہ افکار القرآن، گوجرانوالہ)

ان کے فضائل کو کوئی اہل نظر ہی بیان کرسکتا ہے۔ میں جب حضرت کی شخصیت کو دیکھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے، حضرت وہ بلند پایہ انسان تھے کہ ان کے پاس جو آدمی بیٹھتا تھا وہ کبھی گھٹن محسوس نہیں کرتا تھا خواہ کسی سلسلے کا مرید ہو وہ ایسے شفیق تھے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنا تھا وہ سمجھتا تھا کہ حضرت کی ساری صحبت میرے لیے ہے یہ آپ کی انفرادیت تھی۔[۹۷]

۹۶۔ ماہنامہ کنزالایمان دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

۹۷۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ اگست رستمبر ۲۰۰۸ء

ڈاکٹر مسعود احمد مسعودی (کراچی)

میرے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مسعود ملت آج ہمارے درمیاں میں نہیں۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

یہ صدمہ ہمارے لئے نا قابلِ برداشت ہے۔آج ہماری آنکھیں اس شریعت کے پیکر کو ڈھونڈتی ہیں۔لیکن وہ ہمیشہ کے لئے ہم سے پردہ فرما گئے! لیکن وہ ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں زندہ و جاوید ہیں۔حضرتِ مسعود ملت ایک ایسی ہستی تھے جن کی زندگی کے کسی بھی پہلو کو لے لیں شاید اس پر پوری طرح سے ذکر کرنا ناکافی ہوگا۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی مجددی

(ڈائریکٹر شیر ربانی اسلامک سینٹر، ہمن آباد، لاہور)

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات کی خبر سے شدید صدمہ پہنچا۔مرحوم و مغفور کا سانحۂ ارتحال کوئی معمولی بات نہیں۔ملتِ اسلامیہ اس خبر سے غم و اندوہ کے سمندر میں ڈوب گئی اور وابستگانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے حلقوں میں گویا صفِ ماتم بچھ گئی۔ایسی نابغۂ روزگار ہستی کی فرقت بہت بڑا واقعہ ہے۔عالم اسلام بالعموم اور حلقہ ہائے نقشبندیہ بالخصوص ایک عظیم دانائے عصر، علمی و عملی، فکری و ادبی اور عبقری روحانی شخصیت سے محروم ہوگیا ہے۔مرحوم اپنی ذات میں ہمہ تن ایک انجمن تھے۔ایک ایسی برگزیدہ ہستی تھے جو ہمہ صفت موصوف جامع کمالات صوری و معنوی تھی۔ایک جامع معقول منقول، عالم اجل فاضل، جید استاد، بلند پایہ اور مقبول منتظم، مسلمہ دانشور اور محقق و صاحبِ طرز ادیب، پختہ کار عظیم مفکر، صاحبِ صدق و صفا، پیکرِ خلوص و وفا، خاندانی شرافت و نجابت اور سادگی کا مجسمہ اور

اخلاقِ نبوی کے نقیب تھے، ایک باعمل صوفی، شیخ کامل اور انوار و برکات کے معدن اورعرفان وطریقت کے مخزن تھے۔لذت شوق و ذوق سے بہرہ مند اور منجھے ہوئے خطیب تھے، مجددی فکر کے منفرد قائد، فروغ علم وعمل کے بہت بڑے داعی اور بیش قیمت اورگراں قدر تصانیف کثیرہ کے مؤلف و مصنف تھے اور ان کارہائے عظیمہ کے حصول کے لئے ہمہ تن مصروف ہی نہیں بلکہ وقف تھے، مرحوم کی ہستی و شخصیت کو بحرِ علم وعمل اورمخزن فکرو تحقیق کہنا مبالغہ نہیں بلکہ واشگاف حقیقت ہے، نمود وریاء سے پاک، بےلوث اور بے غرض ہستی تھے، شفقتوں اورمحبتوں کے قاسم دوست نواز تھے، گمراہوں کے ہادی اورراہِ حق کے طالبوں کے لئے خضر راہ تھے، تقسیم فیض عام تھی اور ہرکوئی یہی سمجھتا کہ مجھ پر ہی ساری نوازش ہے۔ایسے پاکباز لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں، بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

؎ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اورفردوسِ اعلیٰ میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اوران کے چشمۂ فیض کو ابدالآباد تک جاری وساری کامیاب وکامران فرمائے اورآپ کے عظیم صاحبزادہ ابوالسرورمحمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ کو آپ کے کارہائے نمایاں کا نقیب اورفروغ کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیبت میں وہی بہتی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک ہیں۔اللہ کریم انہیں بھی پدر بزرگوار کا سچا جانشین بنائے اور ظاہری وباطنی برکات سے نوازیں اور اپنی خصوصی نصرتوں سے معاونت کی نعمت سے سرفراز فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۹۸

۹۸۔ تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

ڈاکٹر پروفیسر مظہرالدین صابری

(شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ شاہ عبداللطیف سائنس کالج، میر پور خاص)

اک بار سُنی تھی سو مرے دل میں ہے موجود
اے جان تمنا تیری تقریر ابھی تک

انسان کے ساتھ جب اس کا نصیب یاوری کرتا ہے تو اس کی ملاقات کبھی کبھی ایسے لوگوں سے ہو جاتی ہے جو اپنی یادوں کے انمٹ نقوش اس کے دل پر ہمیشہ کے لیے ثبت کر جاتے ہیں۔

آئی جو، ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

میں جب بھی اپنی یادوں کے دبستان میں جھانکتا ہوں تو ایسی عظیم شخصیات میں ایک معتبر شخصیت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی نظر آتی ہے۔ آپ سے پہلی ملاقات پروفیسر عبدالرحمان قادری مسعودی صاحب کے دولت کدے پر ہوئی۔ آپ کے بارے میں سن تو کافی کچھ رکھا تھا، لہٰذا دل ملاقات کے لیے بے تاب تھا، لیکن ساتھ ساتھ ایک خدشہ بھی تھا، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غائبانہ تعارف اور تذکرہ ایک سراب ثابت ہو، کیوں کہ ہمارا معاشرہ شیخ سعدی کے اس شعر کی بھرپور عکاسی کرتا ہے:

پیرا نمی پدند مدیراں می پرانند

لیکن خدا گواہ ہے کہ جیسے ہی پہلی نظر حضرت کے چہرے پر پڑی، بس کیا تھا! ایک انوار و تجلیات کی بارش تھی، چہرے پر جو سکون و طمانیت تھی وہ بیان سے باہر ہے۔

حضرت اُس وقت درسِ تصوف دے رہے تھے، گفتگو بڑی پُرکشش اور لہجہ دل نشین تھا۔ کانوں میں ان کی رس گھولتی ہوئی آواز سن کر سب دم بخود تھے، گفتگو بڑی پُر مغز اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مُملو تھی لیکن جس آسان پیرائے میں آپ گفتگو کر رہے

تھے وہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ ملکہ عموماً ان ہی لوگوں کو ودیعت کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی محبوب بندے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں خلقِ خدا کی ہدایت ورہنمائی کے لئے چن لیتا ہے۔

لہجے میں اگر رس ہو تو دو بول بہت ہیں
انسان کو رہتی ہے محبت کی زباں یاد

آج تک میرے دل میں نقش ہے۔ آہ! آج وہ چراغ سحر ہمارے درمیاں موجود تو نہیں لیکن حقیقت میں وہ ہم سے دور بھی نہیں۔

رخصت ہوا تو آنکھ ملا کر نہیں گیا
وہ کیوں گیا یہ بھی بتا کر نہیں گیا
یوں لگ رہا ہے جیسے ابھی لوٹ آئے گا
جاتے ہوئے چراغ بُجھا کر نہیں گیا ۹۹

حافظ معاذ احمد، ایم۔ اے

(پاکپتن شریف، پنجاب)

شاہی مسجد فتح پوری (ہندوستان) کے امام مفتی اعظم محمد مظہر اللہ دہلوی کے گھر ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں پیدا ہونے والا بچہ جس کا نام ''مسعود احمد'' رکھا گیا، بلاشبہ انہیں اوصاف کا مصداق ٹھہرا، بچپن سے ہی اس کی پیشانی سے سعادت و نیک بختی کے آثار نمایاں تھے۔ یقیناً آپ کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو ملّت و قوم کی راہنمائی کے لئے اللہ پاک کے انتخاب ہوتے ہیں۔ مسعود ملّت بھی اسی قافلہ عشق کے ایک مشاق راہ رو تھے ''ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر یامرون

بالمعروف وینھون عن المنکر'' کی تعمیل میں جانب منقصود رواں دواں نظر آئے۔

غالباً دین و مسلک کی ان ہی خدمات کو دیکھ کر بعض مشائخ نے ڈاکٹر صاحب کو ''مجدد'' کہا ہے۔ چنانچہ سلسلہ قادریہ کے سجادہ نشین ڈاکٹر علی احمد قریشی نے آپ کو ۱۴۱۰ھ میں ''مجدد'' کہا اور دوسرے مشائخ نقشبندیہ میں درگاہ خواجہ باقی باللہ کے سجادہ نشین ڈاکٹر محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تائید کی اور سجادہ مظہریہ کے مسند نشین ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے بھی اس کی تائید کی، مگر خود ڈاکٹر صاحب نے کبھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ خود کو اللہ تعالیٰ کا گناہگار بندہ، علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت کا خادم سمجھتے تھے اور دین و مسلک کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے شب و روز اس خدمت میں رضائے الٰہی کے لئے مصروف رہے اور آخر مورخہ ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ءکو واصل بحق ہوئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را ۱۰۰

ڈاکٹر منظور احمد سعیدی

(امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ، کراچی)

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کا ثانی و نظیر کوئی نہیں ہے۔ آپ ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔

ممنون احمد آسوی حسینی

(ایڈیٹر مجلہ الحقیقۃ، شکر گڑھ)

عالم اسلام کی عظیم روحانی اور فکری شخصیت اعلم العلماء، افقہ الفقہاء،

قدوۃ المحققین، علامہ زماں، نباض دوراں، مسعود ملت حضور قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی جانشین مفتی اعظم ہند کا وصال قیامت صغری سے کم نہیں ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مسعود ملّت کو ربّ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ فکر مجددیہ اور مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب تھے۔ آپ نے ساری زندگی اسلام کی ترویج واشاعت میں گزاری۔ آپ کئی کتب کے مصنف تھے۔ آپ کے وصال شریف فرمانے سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ [۱۰۱]

مولانا محمد بوستان

(مدرسہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ، کراچی)

آج مورخہ ۲۷ ر جون ۲۰۰۸ء بروز جمعہ جناب عظیم المرتبت ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے آستانہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مقصود آپ کی روح کو ایصال ثواب اور آپ کے خلف الرشید سے تعزیت تھی۔ جناب ڈاکٹر مسعود صاحب سے بالمشافہ ملاقات کا شرف تو حاصل نہ ہوا تا ہم ''ضیائے حرم'' میں آپ کے مضامین جو اس کی اشاعت کے شروع ہونے پر چھپنے لگے تھے، ان کی وساطت سے اور قبلہ حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ ازہری کی زبان سے تذکار سننے کی وجہ سے آپ کی عظمت کے نقوش دل پر مرتسم ہو چکے تھے۔ ایسی عظیم فکر کی حامل شخصیات اللہ تعالیٰ کی جانب سے نعمتِ غیر مترقبہ ہوا کرتی ہیں۔ آپ کی عظیم خدمات کا ناچیز اور دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی علمی تحریک سے وابستہ ہر ساتھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کا معترف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۰۱۔ مجلّہ المظہر کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

طفیل موصوف کے درجات بلند فرمائے اور ان کے خلف الرشید کو ہمت و حوصلہ دے کہ ان کی جلائی ہوئی مشعل کو یہ مزید ضوفشاں کرنے کا اہتمام جاری رکھیں۔

انہیں ان کی اعلیٰ اقدار کا پیکر جمیل بنائے، اپنے احباب سے محبت و شفقت کا سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین!)

مولانا شاہ محمد تبریزی القادری (سندھ)

ڈاکٹر صاحب مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ امام احمد رضا آپ کی شناخت تھے۔ آپ امام احمد رضا والے ڈاکٹر مسعود مشہور تھے۔ آپ نے جس قدر امام احمد رضا کی ذات کو عوام الناس میں متعارف کرلیا اس سے کہیں ذات رضا سے خود نے شہرہ پایا۔ آپ نے امام احمد رضا کے حوالے سے خوب نام کمایا۔ یہ موقع بھی کسی کسی خوش نصیب کو ملتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس حوالے سے واقعتاً خوش نصیب واقع ہوئے تھے۔

ڈاکٹر مسعود علیہ الرحمۃ کی تصنیفات و تالیفات، خواہ وہ مجدد رضا کے حوالے سے ہوں یا مجدد امام ربانی کے حوالے سے، اپنی زبان و بیان کے لحاظ سے ادبی و فنی توانائی سے پُر ہیں۔ جسمانی غذا میں جس طرح وٹامنز ہوتے ہیں، اسی طرح وٹامنز جناب ڈاکٹر صاحب کی تحاریر میں بطور روحانی غذا پائے جاتے ہیں اور جو قاری انہیں ہضم کرلیتا ہے، وہ روحانی و جسمانی طور پر صحت مند و باشفا ہو جاتا ہے۔

آپ نے اپنی اس مختصر سی حیاتِ فانی میں جو علمی و ادبی خدمات انجام دیں، وہ ہم جیسے مایا لوگوں کے لئے سرمایۂ حیات ہے۔ اللہ رب ذوالجلال بہ طفیل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، بحق مجدد دین علیہا الرحمۃ آپ کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور سندِ دوام بخشے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ وآلہٖ وسلم۔[۱۰۲]

۱۰۲۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

مولانا آغا محمد جان نقشبندی

(سجادہ نشین درگاہ ویہڑ شریف، جامشورو، سندھ)

قبلہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر فقیر کو مکہ مکرمہ میں ملی، دلی صدمہ ہوا۔ فقیر اور ان کے اہل خانہ، تمام مریدین و معتقدین کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مشن چلانے میں پسماندگان کی مدد فرمائے۔ آمین! آپ محسن اہلسنت بریلوی اور محسن نقشبندیت تھے۔ اب وہ امیدیں ہم آپ کے صاحبزادہ صاحب میں دیکھتے ہیں ان شاء اللہ اس مشن میں ادارہ دن رات ترقی کرتا رہے گا۔ آمین!

پروفیسر رانا محمد جاوید یوسف

(انسپکٹر آف کالجز بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، میر پور خاص)

یوں تو انسان زندگی میں بہت سے حسین مناظر، خوب صورت و پُر کشش چہرے، باوقار شخصیات اور سہانے خواب دیکھتا ہے۔ ان میں سے بیش تر کو حافظے میں محفوظ نہیں رکھتا مگر ان میں سے کچھ ذہن کے نہاں خانے میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مسعود ملت علیہ الرحمہ کی شخصیت بھی ان ہی میں سے ایک ہے۔ آپ باکردار، ملنسار، اعلیٰ صفات کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت محمدی ﷺ کی منہ بولتی تصویر تھے۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت کا کمال یہ تھا کہ جو بھی ملتا اور جہاں بھی ملتا، آپ کا گرویدہ ہو جاتا، کیوں کہ آپ کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے کشف وجمال کا ایسا نور بھرا تھا کہ انسان پہلی ہی ملاقات میں آپ سے متاثر ہو کر آپ کے گیت گانے لگتا۔

آپ نے شعبۂ تعلیم کو اس لیے منتخب کیا کہ یہ ایک پیغمبری پیشہ ہے۔ جس کے ذریعے بہتر انداز میں افراد کی تربیت اور انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ آپ نے یہ کام بخوبی انجام دیئے۔ آپ کا کردار ہمارے لیے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا۔

اللہ آپ کے درجات میں مزید بلندی عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین!)۔۱۰۳؎

علامہ محمد جنید قادری رضوی

(ادارہ رضائے مصطفیٰ، کراچی)

ڈاکٹر صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر شیخ حضرت ابو داؤد محمد صادق جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ پاکستان نے فقیر کو آپ کی تعزیت پر بھیجا چونکہ حضرت صاحب کی صحت بہت کمزور تھی آپ ڈاکٹر صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ''جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دئے ہیں'' کے مصداق ازحد دینی خدمات انجام دیں آپ کی روح آج اعلیٰ حضرت کے پاس ہوگی۔آپ دنیائے اسلام میں زندہ رہیں گے،آپ کی خدمات کو تمام علماء ومشائخ نے سراہا ہے۔آپ مولیٰ پاک کی طرف سے ہمارے لئے ایک نشانی تھے۔آپ کی جدائی ایک زخم اور ہمیشہ کا درد اہل سنت و جماعت کو دلاتی رہے گی۔مولیٰ پاک آپ کے مراتب بلند و عالی شان فرمائے۔(آمین!)

محمد جنید مسعودی

(نیویارک، امریکہ)

۲۸ر اپریل کو بمطابق امریکہ کے شام پونے ۶ بجے یہ الم ناک خبر مسعود بھائی کی زبانی سنی دل اور دماغ منجمد ہوگیا۔ایسا لگا کہ تمام عالم تاریکی میں ڈوب گیا۔یہ سوال بار بار ذہن میں اٹھا کہ یہ کیا ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ حضرت رحمۃ اللہ سے احقر کی آخری ملاقات پچھلے سال جنوری میں ہوئی تھی۔ اس سال مارچ میں آپ سے تو

۱۰۳؎ مجلہ یادگار مسعود ملت، میرپورخاص سندھ: شمارہ ۲۰۰۹ء

ملاقات کا شرف حاصل ہوا لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نصیب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن پروردگار کی مرضی یہی تھی تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جلال قادری صاحب سے میری بات ہوئی تھی اور ان کو میں نے یہ خبر پہنچا دی تھی۔ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور تعزیت کر رہے تھے۔ آخر میں ایک بار پھر حضرت محمد مسرور صاحب میری اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اور بالخصوص آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے مشن کو اسی رفتار اور نہج پر سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گو کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ظاہری طور میں ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن حضرت ہمارے دلوں کے اندر ہیں ہماری جانوں کے اندر ہیں اور ہم سب ان کی نگاہوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارا رشتہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں سے مزید مستحکم فرمائے۔ آمین۔ ۱۰۵

علامہ محمد جہانگیر عظیم مجددی

(صدر جمعیت علمائے جموں کشمیر)

عصر حاضر کی عظیم شخصیت کئی جہات باکمال انسان، زہد و تقویٰ میں اخلاق حسنہ کے پیکر، مسعود ملّت حضرت پروفیسر مسعود احمد مجددی نقشبندی کی رحلت علمی اور تحقیقی دنیا کا بڑا نقصان اور ساتھ علوم عصری اور علوم دینوی کے طالب علموں کی راہنمائی اور رہبری اور تربیت کرنے والے اُستاد سے محروم ہو گئے ہیں۔

آپ مسعود ملّت سے جہاں علوم عصری، علوم دینوی سے فیض حاصل ہوئے وہاں روحانی تعلیمات، قلبی سکون اور آخرت میں نجات کا سبب بن سکتی ہیں، ایسی

۱۰۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۳۰ اپریل ۲۰۰۸ء

شخصیات کبھی آتی ہیں۔ کسی نے اس کی تحسین اس طرح کی

؎ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علامہ محمد حسن علی قادری رضوی

(بزم انوار رضاء اہلسنت خطیب جامع مسجد فریدیہ، میلسی)

بلا شک وشبہ ہم پر ایک عظیم حادثہ عظیم سانحہ گزر گیا۔ حضرت اقدس مسعود ملت علیہ رحمتہ اللہ کی رحلت وہ عظیم حادثہ ہے جس کے اثر سے فضائے سُنیت مدتوں مغموم و متاثر رہے گی۔ فقیر نے ہر چند مسلسل کوشش کی کہ فون پر رابطہ ہو جائے مگر نہ ہو سکا دوسرے روز گھر کے فون پر ایک مہمان خاتون نے فون پر بتایا کہ بعد نماز ظہر نماز جنازہ ہو چکی اور ملیر قبرستان میں تدفین ہو گئی۔ دل پر رنج وملال ہے کسی بھی صورت نماز جنازہ میں شرکت ممکن نہ تھی۔ اگر فقیر کو وصال کے روز ۵ بجے دن بھی اطلاع مل جاتی تو دوسرے روز دن کے پانچ بجے حاضری ہوتی۔ فریدا ایکسپریس واحد ذریعہ ہے مولیٰ عز وجل آپ کو جملہ افراد خانوادہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مولیٰ عز وجل آپ کا حافظ و ناصر ہو، اب صرف ختم چہلم شریف پر حاضری ممکن ہے تاریخ چہلم سے مطلع فرمائیں۔ بعد وصال و بعد نماز جنازہ اب کراچی سے مسلسل فون آرہے ہیں۔ فقیر کی ہمدردیاں اور فقیر کی خدمات آپ کے شامل حال رہیں گی۔ دعا گو رہوں گا۔ آہ! افسوس ہے فقیر دل شکستہ بھی ایک عظیم رفیق وشفیق بہترین ناصر وصدیق سے محروم ہو گیا۔ اُمید ہے آپ صبر وہمت اور حوصلے سے کام لیں گے اور دینی ومسلکی خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ اپنے جملہ عزیز واحباب سے فقیر کی طرف سے دعا اور اظہار ملال تعزیت فرمائیں، تاریخ چہلم سے مطلع فرمائیں، جملہ عزیز واحباب افراد خانوادہ کی خدمت میں سلام دعا۔

کسی عزیز نے فون پر یہ المناک خبر وحشت اثر سنائی کہ خدا نہ کرے مخدوم ومحترم حضرت اقدس علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کا وصال ہو گیا۔ خدا کرے یہ خبر غلط ہو۔ فقیر نے بار بار فون ملانے کی کوشش کی اور اب بھی کر رہا ہوں۔ یہ اندوہناک خبر دل ودماغ پر بجلی بن کر گری۔ کاش یہ عظیم حادثہ دیکھنے یا سننے کے لئے ہم زندہ نہ ہوتے تا حال فون پر رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ دار العلوم امجدیہ اور مولانا وجاہت رسول صاحب سے فون پر رابطہ کرتا ہوں۔ حضرت اقدس ممدوح محترم سے ۴۵ سال سے گہرے رابطہ ذہنی فکری ہم آہنگی ہے۔ ان کی عظیم وجلیل بے لوث خدمات نا قابل فراموش یادگار ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت اقدس ممدوح محترم کو دنیا و آخرت میں بصد عظیم جزاء جمیل عطا فرمائے۔ کس سے معلوم کروں کیا صورت حال ہے۔ مقصود حسین کا صاحب کا فون نمبر بھی نہیں مل رہا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ یہ فقیر ہمیشہ خادم ودعا گو رہے گا۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ آپ کو تمام اہل خانہ، برادران واخوان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین! کیا لکھوں کیا نہ لکھوں۔ ہمت کہاں سے لاؤں۔ صبر پر بہتر اجر ہے۔ اسی کا ہے جو اس نے دیا، اسی کا ہے جو اس نے لیا۔ فقیر زادہ سردار احمد رضا بڑے رنج وملال سے تعزیت عرض کرتا ہے۔ [۱۰۵]

مولانا محمد حسین حقانی قادری اشرفی

(جامعۂ انوار القرآن کراچی)

اپنے وقت کے مایۂ ناز مفکر، محقق اور ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ وصال پر میں ہی نہیں ہر مخلص قلب رنجیدہ اور غمگین ہے۔ مرحوم موصوف تحقیق وتدقیق میں یکتا اور اس سے زیادہ سلسلہ نقشبندیہ

۱۰۵۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

مجددیہ کی اشاعت میں کوشاں اور خدماتِ جلیلہ پر فائز تھے۔ نہایت خاموش مگر بہت ہی فکرانگیز مہارت کے ساتھ اپنی پوری زندگی علم وفکر دین کی ترویج اور سلسلہ کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

صد شکر کہ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی کے نقش قدم پر چل کر ہر بار مخالف کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور کامیاب رہے۔ میرے محسنوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ احقر ان کی تصنیفات وتالیفات سے بہت متاثر رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین کے توسل اور امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ میں مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین! ان کے صاحبزادوں، اعزہ، اقربا، متوسلین، معتقدین کو اس سانحہ کے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین![۱۰۲]

حاجی محمد حنیف طیب

(سربراہ نظام شریعت پارٹی، کراچی)

جناب حضرت مسعودِ ملّت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جس اخلاص کے ساتھ مسلک اہلسنت کی خدمت کی وہ قابل تحسین ہے۔ حضرت علم کے ایک بحر ناپید کنارا تھے لیکن آپ کی عاجزی بڑی مثالی تھی اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) پر آپ نے جس انداز میں تحقیقی کام کیا اور تحقیقی کام کی سرپرستی کی اس کی مثال ممکن نہیں۔ الحمد للہ مجھے ۳۵/۴۰ (سال) سے آپ کی بارگاہ میں نیازمندانہ حاضری کا شرف حاصل رہا۔

ان کے صاحبزادے پر بھاری ذمہ داری عائد ہوئی ہے۔ یقینِ کامل ہے وہ اپنے والدِ مرحوم کی تربیت کے نتیجہ میں بحسن وخوبی اس ذمہ داری کو پورا کریںگے۔

۱۰۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ یکم مئی ۲۰۰۸ء

مبارک حسین مصباحی

(مدیر ماہنامہ ''اشرفیہ''، مبارکپور، بھارت)

۲۸؍اپریل ۲۰۰۸ء کو ماہر رضویات ناشر مجددیات، سعادت لوح وقلم حضرت پروفیسر مسعود احمد علیہ الرحمہ کا انتقال پُر ملال ہوگیا۔

پروفیسر مسعود احمد کی رحلت کا غم جہاں سُنیت کے ہر باشعور انسان نے محسوس کیا، موصوف اپنے وجود میں فکر وقلم کی ایک انجمن اور ہمہ گیر تحریک تھے، ان کی فکر وشخصیت، جدید وقدیم علوم وفنون کا سنگم تھی، انھوں نے درجنوں موضوعات پر لکھا اور سینکڑوں اہل قلم کو لکھنے کی راہ ہموار کی، آپ کی توجہ سے پہلے امام احمد رضا قدس سرہٗ کا تعارف بہت کم تھا، آپ نے علمی دنیا میں رضا سناشی کی لہر پیدا کی، قلمی تحریک سے برصغیر میں ہزاروں ہم نوا پیدا کیے، درجنوں یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کی کثیر جہات شخصیت پر پی ایچ ڈی کی ڈگریاں تفویض ہوئیں۔ آپ نے رضا رضا کہا، ہر طرف رضا رضا ہوگیا، آپ نے لکھنے والوں کو عناوین دیے، قیمتی مواد دیے اور بھرپور تعاون کیا، اللہ تعالیٰ نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے امام احمد رضا کا انتخاب فرمایا اور مصطفیٰ جانِ رحمت نے رضاسناشی کے لیے پروفیسر مسعود احمد کا انتخاب فرمایا۔ یہ بڑے کرم کے فیصلے ہیں، یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ اسی کے ساتھ آپ نے امام ربانی مجدّد الف ثانی پر بھی کام کیا اور حق یہ ہے کہ کام کا حق ادا کردیا، دیگر مکاتبِ فکر بڑی چابک دستی سے امام ربانی کو اپنے کھاتے میں ڈال رہے تھے، پروفیسر صاحب نے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کردیا، دونوں مجدد دین اپنے اپنے عہد میں مسلک اہلِ سُنت کے ترجمان ونقیب تھے۔ کسی ایک کو بھی نظر انداز کرکے برصغیر میں اہلِ سُنت کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی تھی۔ پروفیسر صاحب نے دونوں شخصیات پر اس خوبصورتی سے کام کیا کہ حق روشن ہوگیا اور باطل بے نقاب ہوگیا، آپ کی فکر انگیز،

دل آویز اور مدلل تحریروں نے جدید وقدیم دونوں طبقوں کو متاثر کیا، آپ اپنی طرز نگارش اور فکر رسا میں منفرد تھے، وہ پوش ہو گئے مگر اپنی فکروں کا اجالا چھوڑ گئے۔

سعادت لوح وقلم حضرت علامہ پروفیسر مسعود احمد کا وجود مسعود بلا شبہ اجالوں کا سفیر تھا۔ ان کا وصال پُر ملال جماعت اہلِ سنت اور جامعہ اشرفیہ کے لیے ایک بڑا غم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور ان کی فکر وتحقیق کا اُجالا عام فرمائے۔ آمین! ۱۰۷

مولانا محمد خلیل نقشبندی مجددی صدیقی

(مرکز نقشبندیہ مجددیہ نوریہ، ماڈل ٹاؤن، سانگلہ ہل)

یہ جانکاہ اور دل سوز روح فرسا خبر سن کر انتہائی قلبی صدمہ ہوا کہ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مکان شریفی پرنسپل (ر) ہمیں داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت ان کے دینی علوم ومعرفت کے کمال کا تقاضا ہے۔

محبت معنی و الفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی
محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے، جو ہر ساز پر گایا نہیں جاتا

لیکن ہر ایک کی موت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ جیسے بے مثال ہستی کی بھی موت ایک مثالی موت ہے۔ جس کی ایک شرح حکیم الامت

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر میں سمیٹتا ہوں۔

نشانِ مرد مؤمن با تو می گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

علامہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ ایک فریضہ ادا کرنے آئے، انہیں بھی اپنا فریضہ مکمل کر لینے کے بعد رخصت ہونا تھا۔ سو وہ ہو گئے اور ہمارے لئے بہتر آثار چھوڑ گئے۔ جب تک یہ آثار، ان کا عمل و تعمل اور ان کے کارہائے نمایاں موجود ہیں ان کے شاہکاروں اور شاہ پاروں سے آئندہ انسانی نسلیں استفادہ و استفاضہ کرتی رہیں گی۔ وہ زندہ رہیں گے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ہمیں بھی علامہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے عمل و تعمل کو اپنا کر ان ہی کے آثار کو اپنے لئے مشعل راہ اور نصب العین بنانا ہوگا۔ اگر ہم نے ان کے مثالی مشن کو جاری رکھنے کی سعی تامہ نہ کی، اور ان کا کوئی قائم مقام پیدا یا مہیا نہ کیا تو اصل خلا یہ ہوگا۔ پھر حتی الوسع اس خلا کو پورا نہ کرنے کے ذمہ دار ہم پسماندگان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی حیات مستعار میں اپنا فریضہ پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اپنے پس ماندگان میں چند افراد ایسے قائم کر لیں جو بعد میں خلا پیدا نہ ہونے دیں۔

ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا ج انک علی کل شیء قدیر ، (۸/التحریم/۲۲)

آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ اکملھا والتحیۃ اتمھا

مفتی محمد رحیم سکندری

(قاضی القضاء جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ)

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ یقین نہیں آتا کہ آج اپنے عقیدت مندوں میں بظاہر نہیں ہیں۔ مگر الحمد للہ دل کہتا ہے یقین کرتا ہے وہ اپنی برکات وروحانیت کی توسط سے محبت والوں کے ہمراہ ہیں۔ حضرت ان پاکیزہ نفوس میں تھے جن کی زیارت سے ذکر اللہ عزّ وجل کی برکت ملتی تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر شریف اور ان کے صاحبزادہ کو علام وفیوض کا مصدر مرجع فرمائے۔ آمین۔۱۰۸

علامہ مولانا محمد رضوان احمد خاں نقشبندی

(خلیفۂ مسعود ملّت، جامعہ انوار القرآن، کراچی)

پیر طریقت، رہبر شریعت، محقق عصر، علم وعمل کے پیکر، عمدۃ السلف، قدوۃ الخلف حضرت مسعود ملّت ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کسی سانحۂ عظیم سے کم نہیں ہے۔ اہل عقیدت ومحبت کے لئے آپ کی مفارقت سوہان روح ہے۔

آپ کی گفتار عالمانہ تھی، کردار زاہدانہ تھا، شفقت ومحبت جاودانہ تھی، آپ اخلاق وایثار، مؤدت ومروت، دانائی وحکمت، سنجیدگی وظرافت کا ایک حسین پیکر تھے، آپ کی شخصیت کا سب سے بڑا کمال یہ تھا کہ جو بھی آپ سے قریب ہوا وہ بنتا چلا گیا، انسان سازی اور کردار سازی آپ کا سب سے بڑا مشن تھا اور یہ چیز آج کے اس پُرفتن دور میں عنقا ہوتی جارہی ہے، اب تعمیر سے زیادہ تخریب پر توجہ دی جانے لگی

۱۰۸۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

ہے، ایسے حالات میں مسعود ملت علیہ الرحمہ جیسی عظیم ہستیوں کی ضرورت واہمیت کا احساس اور زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم

ابو حامد محمد رفیق درّانی گُل محمدی

(خلیفۂ مسعود ملت، خطیب جامع مسجد فیضان مدینہ، گلشن حدید کراچی)

حضور مسعودِ ملّت، مجدد عصر، شمس شریعت، بدر طریقت، حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان نفوس قدسیہ میں سے ایک تھے جو فرمانِ مصطفیٰ امام الانبیاء حبیب کبریا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم (الحدیث) کا مظہر اُتم تھے۔ آپ کا دنیا سے نقل مکانی فرمانا حق اور بعد نقل مکانی فیض رسانی فرماتے رہنا بھی حق ہے۔ ہماری نظر میں وہ آج بھی حیاتِ ابدی سرمدی سے متصف ہیں۔

فرمانِ خداوندی فلنحینہ حیاۃً طیبۃ کے مطابق عالم برزخ میں زندہ ہیں اور پہلے سے کہیں زیادہ ہر ارادت مند کو فیض سے بھرپور فرما رہے ہیں، قال العلماء الاان اولیاالله لایموتون بل ینتقلون من دارالیٰ دار (شرح الصدور) علماء کرام کا اِجماع ہے۔ بس آپ دنیا سے نقل مکانی فرما گئے ہم سے بظاہر میں جدا ہو گئے لیکن حقیقت میں وہ ہم میں جلوہ افروز ہیں۔ حضرت مسعود ملت کے حقیقی جانشین حضرت قبلہ صاحبزادہ مولانا مظہر مسعود ابوالسرور محمد مسرور احمد زید مجدہٗ الکریم ودیگر کئی روحانی اولاد علماء خلفاء کرام آپ کی حیات اور موجود ہونے کا زندہ ثبوتِ وجود ہیں۔

دعا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مظہر مسعود ملّت مولانا ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب مدظلہ العالی بشمول اہل خانہ وجُملہ ارادتمندان وعقیدتمندان مریدین، خلفاء کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس ظاہری صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی

(استاذ، الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر)

آج سوموار شریف کی رات گزار کر ہمیں ان کی یاد آرہی ہے آٹھواں دن ہے۔ حضرت مسعود ملّت، محسن اہلسنّت، عاشقوں کے امام، دلبروں کے شاہ، غریبوں کے لئے نرمی و آسانی کی چادر رحمت دکھانے والے، راہنما و رہبر ہم سے جدائی فرما کر پردہ نشین ہو گئے۔ سوچتا ہوں کہ کس ہمت سے ان کے چاہنے والوں نے، انکے دلداروں نے قبر شریف میں اتار کر مٹی دی ہوگی۔ میرے لئے ممکن نہ ہوا کہ مٹی کے ذرّوں کو اپنے آنسوؤں سے بھگو دیتا۔

اولیاء کی زندگی ایسی ہوتی ہے وہ مرے نہیں امر ہو گئے۔ ایسی موت کا طالب بن جانا، ہاں اُن کے دیئے راستے سے قدم بوس نہ ہونا، ان کے چاہنے والوں کو چاہتے رہنا نوازتے رہنا۔ وسیم بھائی میں جلد آرہا ہوں، میں لرزتے قدموں سے آرہا ہوں۔ میں نے چھوٹے بیٹے کا نام مسعود رکھا تھا حضرت کی دعا سے، بس دعا کرتا ہے، نعت پڑھتا ہے، اے کریم آقا ہماری طرف سے ان کی قبر انور کو نور ہی نور عطا فرمادے اور ان کا دیدار عام کرے اور فیض جاری فرمادے۔ ہماری بخشش کا سامان کردے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرمی جناب سید صاحب چند روز قبل دل کے آنسوؤں کو سیاہی بنا کر حضرت مسعود ملت کے غم کو اتار چکا ہوں۔ محترم ڈاکٹر مسعود احمد مجددی کی اچانک مفارقت ایک عظیم المیہ ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ اہلِ سُنت پر مرحوم کے بڑے احسانات ہیں۔ ان کو امام احمد رضا قادری کے مشن سے سرفروشانہ لگاؤ تھا۔ اسی لگن میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اپنی زندگی کے آخری خط میں جو میرے نام لکھا، ۱۰/ اپریل /

۳ ربیع الآخر کی تحریر ہے ۔دہلی کے مزارات پر حاضری سے جو باطنی وروحانی سکون لے کر آئے ،اس کا حصہ دعا کے طور پر ہمیں دیا۔ان کی حاضریاں قبول ہوئیں،''جہان امام ربانی'' کی تکمیل ان کی زندگی کا آخری امتحان تھا۔ہماری اور آپ کی ملاقات اور محبت وآگاہی بھی انہیں کے خلوص ومحبت کی جلوہ گری ہے۔

ان کی یادیں نہ معلوم کب تک بے قرار کرتی رہیں گی۔یقیناً آپ سب کے لئے بڑا حادثہ ہے۔وہ دلوں میں زندہ ہیں،آنکھیں ان کی منتظر ہیں۔وہ فقیر سے بڑی خاص محبت رکھتے تھے۔ساٹھ کے قریب مراسل فقط فقیر کے نام اپنے قلم سے رشحاتِ مجددیہ کی روشنی میں لکھے۔اتنا کرم ہے۔ان کے آخری محبتی خط میں آپ کے ساتھ بریلی شریف حاضری کی اجازت نہ ملنے پر میرا نام بھی ہے۔آپ زندگی بھر اب امام احمد رضا قادری کے نشانِ مسعودملّت پر کام کریں۔اس تعلق کو قائم رکھیں۔ہم سب آپ کے غم میں شریک ہیں۔میں کسی موقعِ کانفرنس پر اپنے دل کو چیر کر ایک مقالاتی تصویر پیش کروں گا۔وہ میرے دل میں ہیں۔بے شک جیسے اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے رومی سے عشق کی منزل پائی ہے،یوں ہی مسعودملّت نے حضرت امام احمد رضا کے قدم سے مجدد الف ثانی کے افکار کو زندگی دی ہے۔ان الفاظ کے ساتھ کراچی کی تیاری کرنا چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مسرور میاں کو استقامت عطا فرمائے۔ بیشک ان کے خادموں میں فقیر کا نام بھی رہے گا ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا اسلام آباد میں تعزیتوں کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

فروغ شمع تو قائم رہے گا روز محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے [۱۰۹]

۱۰۹۔ (الف) ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء
(ب) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: ۲؍مئی ۲۰۰۸ء

پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی

(خلیفۂ مسعودملت، امیر بزم ارباب طریقت مظہریہ مسعودیہ، لاہور)

حضرت مسعودملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ (۲۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/ ۲۸؍اپریل ۲۰۰۸ء) جن کی شخصیت اس شعر کی آئینہ دارتھی۔؎

شمع کی طرح جئیں بزم گہِ عالم میں

خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کردیں

آپ پوری زندگی مسلک اہل سنت وجماعت کی صداقت وترجمانی اور اتحاد امت کے لئے کوشاں رہے۔ آپ کی ہر تصنیف کی یہ خوبی ہے کہ اس میں مخالف پر تنقید وجرح کی بجائے اپنے مؤقف کی ٹھوس اور مدلل ترجمانی ہوتی ہے جس سے دوسروں کو سمجھنے کا حوصلہ ملتا ہے اور اپنوں کو یقین واطمینان کی دولت عطا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مسعودملت علیہ الرحمہ کا فیض جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔۱۱۰

پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی

(سابق چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، حیدرآباد، سندھ)

آج وہ ہم میں بظاہر موجود نہیں مگر ان کی علمی کاوشیں اور سحر انگیز شخصیت ہمارے دلوں میں زندہ وجاوداں ہے۔ اللہ عزوجل ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے اور ان کے پسماندگان، متعلقین ومریدین کو ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین!)۔۱۱۱

۱۱۰۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء

۱۱۱۔ مجلہ یادگار مسعودملت: شرکت اسلامیہ، میرپورخاص

سید محمد ریاست رسول قادری

(رکن مجلسِ عاملہ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی)

تھیں جو کل تک جلوہ افروزی سے شمع انجمن

آج وہ شکلیں چراغ، زیرِ داماں ہوگئیں

میں نہ کوئی ادیب ہوں اور نہ ہی میرے پاس کچھ علمی استعداد ہے، مگر ۲۸ر اپریل ۲۰۰۸ء بروز منگل جب یہ دل ہلا دینے والی غمناک خبر ملی کہ حضرت قبلہ مسعود ملت اپنے پیارے حبیب سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار کرنے کے لئے اس دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں تو دل کو یقین نہ آیا اور انتہائی غمگین ہوگیا۔ سب کچھ ایک خواب ہوگیا ابھی تو مسعود ملت ہمارے درمیان آفتاب و ماہتاب کی طرح بنفسِ نفیس موجود رہ کر ہماری رہنمائی اور سرپرستی فرمارہے تھے۔

موت سے کسی کو رستگاری ہے

آج وہ، کل ہماری باری ہے

اللہ عزّ وجلّ جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے اور اس کو جلیل القدر اور عظیم دینی خدمات کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے۔ ''مجھ کو فلاں بندے سے محبت ہے، تم بھی اس سے محبت کرو۔'' اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ پھر وہ آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کو فلاں سے محبت ہے لہٰذا تم سب بھی اس سے محبت کرو۔'' چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر روئے زمین میں بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت اور مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور زمین پر رہنے والوں کے دل خود بخود اس کی طرف مائل ہوتے ہیں، انہیں مقرّبین اور محبوبین میں ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر

محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی ذات گرامی تھی جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابتداء ہی سے دین ومسلک کی خدمت کے لئے منتخب کرلیا تھا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گھر والوں کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے صاحبزادے محبی عزیزی محمد مسرور میاں زید مجدہٗ کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق اور آپ کے تمام مریدین ومتعلقین کو صبر کے ساتھ آپ کے پیغام پر چلنے کی سعادت اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔۱۲

مولانا حافظ محمد ریاض الدین اشرفی

(بزم فاروقیہ رضویہ، لاہور)

سینے کو چیر دینے والی خبر ۲۹ راپریل بروز منگل کو حافظ نثار احمد صاحب (صاحبزادہ شرف ملت علیہ الرحمۃ) سے سنی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی شرفِ ملّت اسلامیہ حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ سے جدائی کا زخم مندمل نہ ہوا تھا کہ مسعود دین وملّت کی جدائی کا نیزہ اسی زخم سے آلگا۔ یا الٰہی سُنیت پر کرم فرما (آمین) یوں تو زندگی بھر یہ دونوں علوم ومعارف کی کانیں آپس میں ایک دوسرے کے لئے اخوت کی اعلیٰ مثال تھے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ایک کی رخصتی کے بعد اجل نے دوسرے کو ان تک پہنچانے میں تاخیر نہ کی۔

میرے محترم مسرور بھائی یہ بات حقیقت ہے کہ قبلہ مسعود ملک وملّت علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال فقط آپ کے گھر کو غم زدہ نہیں کرتا بلکہ پوری سُنیت کو غمگین کیے ہوئے ہے۔ لیکن کیا ہے، اجل اجل ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ایک عربی شعر کا مفہوم ہے کہ اگر اجل کو ٹالنا ممکن ہوتا تو پوری کائنات فدا ہو جاتی امام الانبیاء کو ظاہری وجود میں باقی رکھنے پر۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ آپ تمام گھر والوں کو اور تمام اہل سُنت و جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو اللہ تعالیٰ سرور دین وملت بنائے ۔ خوب حوصلہ وہمت کے ساتھ فروغِ سُنیت میں کوشاں رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ روح القدس کی تائید حاصل ہو، امام المرسلین کی نگاہ کرم شامل حال رہے، خود ربّ کائنات آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین یا ربّ العلمین۔[۱۱۳]

حضرت علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر الازہری

(ابن حضرت مفتی شاہ محمود الوری علیہ الرحمہ، دارالعلوم رکن الاسلام، حیدرآباد سندھ)

حضرت مسعود ملّت رحمۃ اللہ علیہ صرف ہمارے خاندان ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام اہلِ اسلام کے لئے لائقِ فخر تھے، وہ حضور ﷺ کی اُمت کے ایک ایسے چمکتے ہوئے ستارے تھے، جن پر اُمتِ مصطفیٰ کو ناز تھا، انہوں نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شمع فروزاں کی اس نے ہزاروں بندگان خدا کے قلوب کو روشن ومنور کردیا۔

حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ آپ کے اوصاف کی علامت، شمائل و فضائل میں آپ کے والد کے مظہر اتم ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت مسعود ملّت اور ان کے آباؤ اجداد کا فیض ان شاء اللہ ان کے ذریعہ جاری و ساری رہے گا۔ اللہ ان کی عمر دراز نصیب فرمائے اور ان کو اپنے آباؤ اجداد کا وارثوں کا صحیح امین بنائے۔(آمین!)

آج حضرت مسعود ملّت کے فراق وجدائی میں خاندان والے ہی نہیں بلکہ اہل طریقت، اہل حقیقت، اہل معرفت اور اہل محبت ساری دنیا میں اشک بہا رہے ہیں، وہ اللہ کے ولیوں میں سے تھے، ان کا ملنا، ملانا اللہ کے لیے تھا، وہ ساری عمر عشق

۱۱۳۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۹، مئی ۲۰۰۸ء

رسول کو عام کرتے رہے اور شاید یہی وجہ امام احمد رضا بریلوی پر کام کرنے کا سبب بنی کہ وہ ایک سچے عاشق رسول تھے، انہوں نے امام ربانی مجدد الف ثانی پر بے مثال کام کیا وہ بھی بے مثال عاشق رسول تھے، آج دنیا میں ان کی کتب اور ہزاروں مقالات عشق رسول کو عام کر رہے ہیں۔[۱۱۲]

حضرت علامہ محمد سبحان رضا خاں قادری سبحانی میاں

(سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ، بریلی شریف، بھارت)

مر کے ٹوٹا ہے کہیں سلسلہ قید و حیات
فرق اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

موت العالم موت العالم

موت اس کی ہے جس کا کرے زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لیے

غمزدہ ذہن و فکر کے ساتھ یہ چند سطریں لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ عاشق رسول، فدائے اعلیٰ حضرت، محبّ خانوادۂ رضویہ، مجمع البرکات، ماہر رضویات، حضرت علامہ الحاج الشاہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کیا اور وصال حق سے سرشار ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وصال کی خبر آتے ہی مرکز اہلسنت دارالعلوم منظر اسلام میں قرآن خوانی و ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور دنیائے اہلسنت کے اس عظیم رہنما، فدائے اعلیٰ حضرت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مسعود ملت کی روح پُرفتوح کو ایصال ثواب کر کے ان کی خدمات دینیہ کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا گیا۔ بارگاہ مجدد

دین وملت امام اہلسنت، سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ میں حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمۃ کو یاد کر کے ان کی پاکیزہ روح کو طمانیت پہنچائی گئی۔ مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت فرمائے۔ آمین!

فقیر اور فقیر کے خانوادے نے ہمیشہ حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمۃ کی علمی کاوشوں کو سراہا اور آپ سے بے پناہ محبت کی۔ اعراس مبارکہ اور دعا کے ہر موقع پر آپ کے لیے مخصوص دعائیں کی گئیں۔ آج وہ ہم میں نہیں مگر قلمی و ذہنی طور پر ہم سے قریب ہیں۔ ان کی یادیں ہمارے دلوں میں تازہ ہیں ان کے کارہائے نمایاں ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ رضویات پر ان کے ماہر قلم اور ان کے ذہن وفکر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ رب العزت ہمارے حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمہ کو کروٹ کروٹ رحمتِ الٰہی نصیب ہو۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل عیش ابد میسر آئے، جملہ سلاسل شریعت وطریقت کے مشائخ علیہم الرضوان کی بابرکات بالخصوص مجدد دین اسلام حضرت سیدنا شیخ احمد سرہندی، حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام رضا قدس سرہما کے فیضان سے عالمِ برزخ میں مستفید و مستفیض رہیں۔ نیز حضرت کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے خاندان میں حضرت کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات والتسلیم

خانوادۂ رضویہ حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمۃ کے اعزا ز و معتقدین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ۱۱۵

صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی

(امیر جماعت اہل سنت، ملتان، پنجاب)

مسعودِ ملّت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ کی وفاتِ

۱۱۵۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

حسرت آیات عالم اسلام کے لئے بالعموم اور اہلسنت کے لئے بالعموم عظیم سانحہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ آپ کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ آپ بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ والرضوان پر آپ نے جو تحقیقی کام کیا اور اعلیٰ حضرت کی علمی، دینی خدمات کو اعلیٰ حضرت کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو جس انداز میں عوام اور اہل علم کے سامنے پیش کیا وہ آپ کا حصہ ہے۔ آپ کی شخصیت بڑی پُرکشش اور لہجہ میں بڑی مٹھاس تھی۔ زہد و ورع اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ لیکن طبیعت میں تواضع اور انکسار حد درجہ تھا۔ اب آپ کی خوبیوں کی حامل کوئی شخصیت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے، آپ کے صاحبزادہ محمد مسرور احمد پر والد گرامی علیہ الرحمہ کا رنگ خوب چڑھا ہوا ہے۔ اور وہ صحیح معنی میں اپنے عظیم المرتبت والد کے جانشین ثابت ہونگے، ان شاء اللہ تعالیٰ! اللہ تعالیٰ صاحبزادہ والا شان کو صحت و تندرستی اور عزت و عظمت کے ساتھ قائم دائم رکھے اور اپنے والد گرامی کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

(ناظم ادارہ مظہر اسلام، مجاہد آباد، لاہور)

حضرت علیہ الرحمہ کا غم بھلائے نہیں بھولتا اور یہ غم کبھی بھی نہیں بھولے گا۔ آپ کی شفقتیں محبتیں رہ رہ کر یاد آتی ہیں۔ آپ کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ آپ کے وجود سے عالم اسلام کو بہت زیادہ تقویت ملی، بے شک یہ ایک مجدد کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ مجدد مأۃ حاضرہ ہیں۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کریم حضرت کے درجات عالیہ کو اور آپ کے فیوض و برکات کو دوام عطا فرمائے۔ آمین!۔[۱۱۶]

۱۱۶۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ جولائی / اگست ۲۰۰۸ء

علامہ محمد سعید احمد اسعد

(جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)

محسن اہلِ سُنت، مسعودِ ملّت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال پورے حلقہ اہلِ سُنت میں رنج اور صدمہ کا سبب بنا ہے۔ جس خلوص اور محبت سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خدمت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی تمام محنتوں، نیکیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، سئیات سے درگزر فرمائے اور اپنے محبوب کریم رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں اور اُنہیں شفاعت نصیب فرمائے۔ تمام متعلقین کو صبرِ جمیل نصیب فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

علامہ قاری محمد سلیمان اعوان سروبہ مجددی

(المجدد قرآن اکیڈمی، سرفراز کالونی، حیدرآباد، سندھ)

آپ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو شاندار انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کے اخلاق جلیلہ اور علمی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور دعا فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے درجات کو بامِ عروج پر پہنچائے اور اہل اسلام کو بالعموم اور متوسلین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بالخصوص آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا ابوالحسن محمد سلطان احمد چشتی فریدی

(ادارہ فیضان درود شریف حافظ آباد، پنجاب)

جناب پروفیسر رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف قوم کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور قوم ایک بہت ہی مذہبی روحانی پیشوا، عاشق رسول اور ایک بے شمار علمی اور

روحانی واخلاقی اوصاف سے متصف قابل قدر شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔

جناب پروفیسر ہمارے دلوں میں رنج وغم افسردگی اور صدمات سے داغ فرقت پیدا فرماگئے ہیں۔ جب کہ ان کی تالیفات وتصنیفات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی دینی خدمات اور فیوض وبرکات اور بے شمار اوصاف سے ان کے احسانات، ان کی ہمدردی، ان کی مروت کے سبب، ان سے دلی محبت کے پیش نظر قارئین کرام کی آنکھوں سے بے ساختہ رشک اور آنسو بہہ نکلتے ہیں لیکن پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات وتالیفات وتحریرات کے سبب وصال شریف کے بعد زندہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدین، محبین کو عالم خواب میں، عالم رویا میں اپنی زیارت سے فیضیاب فرماتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی زندہ ہیں اور تمام اولیاء اللہ وصال شریف کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں کیوں کہ انہوں نے دنیا میں اپنے نفس سے جنگ وجدال کی ہوتی ہے۔ ۱۱۷

مولانا محمد سہیل احمد سیالوی

(جامعہ رضویہ احسن القرآن، دینہ ضلع جہلم، پنجاب)

مسعود ملت حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال پُر ملال کی جاں کاہ خبر سنی، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

حضرت کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے اور کس کس وصف کا تذکرہ کیا جائے، وہ صرف گفتار کے غازی نہیں بلکہ بلندیٔ کردار کے نقیب بھی تھے، صرف علم کتابی کے حامل نہیں، نظر کا نور اور دل کی بصیرت رکھنے والے انسان تھے۔

ان کا سینہ ملت کے درد سے معمور تھا، وہ ملت کے تنزل اور ادبار پر گریۂ خون بہانے والے اور اس کے اسباب کو کھوج کر تلافیٔ مافات میں کوشاں رہنے والے

۱۱۷۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

مرِدِ جلیل تھے، ''مٹھی'' جیسے پس ماندہ اور دور اُفتادہ علاقے میں رہ کر ان کی آتشِ شوق ٹھنڈی نہیں ہوئی بلکہ وہاں کتنے ہی سینوں میں اس شمع سے شمعیں جلیں۔

''بزمِ شیخ الاسلام'' کے تمام اراکین اس غم میں آپ کے ساتھ برابر شریک ہیں، رب ذوالجلال حضرت مسعودِ ملّت کی قبرِ انور کو اپنی خاص عنایات کا مہبط بنائے۔ ان کی مساعی جلیلہ، خلعتِ قبول سے آراستہ ہوں۔ ملت کو ان جیسے افراد دستِ قدرت سے ملتے رہیں۔ ان کی سدا بہار خوشبوئیں ان کا پتہ دیتی رہیں گی اور ان کے زرّیں کارنامے ان کی یاد دلاتے رہیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت کے پس ماندگان، متوسلین، متعلقین اور تمام اہل اسلام کو حضرت کی وفات کا صدمہ سہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔۱۱۸

مفتی محمد شریف سعیدی

(امام وخطیب شہری جامع مسجد، مہتمم دارالعلوم جامعہ خیابانِ مصطفٰے، میرپور خاص)

حضرت مسعودِ ملّت چلتے پھرتے سنتِ رسول ﷺ کی تصویر نظر آتے تھے۔ راقم الحروف نے محدثین و مفسرین کے جتنے اقوال ایک مجدد کے لیے پڑھے ہیں ان کو سامنے رکھا اور پھر حضرت ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد کی زندگی کے ایک ایک گوشہ کو دیکھا تو کوئی ایک بھی بیان کردہ مجدد کے بارے میں قول ایسا نہ تھا جو حضرت مسعودِ ملّت علیہ الرحمہ پر صادق نہ آرہا ہو، اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کی اُمت پر کرم فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے فیضان کو مجددِ دوراں حضرت مسعودِ ملّت علیہ الرحمہ کے ذریعے سے ظہور فرمایا اور پھر اس مجددِ دوراں سے محدث بریلی کا جو کام لیا وہ تاقیامت اُمتِ مُسلمہ پر مسعودِ ملّت کا ایک احسانِ عظیم ہے۔

۱۱۸۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

ان کے مجدد ہونے پر کیسے شک کیا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے جن کے قلم سے نکلنے والی سیاہی کو اتنا مقدس رکھا کہ جتنی تصانیف او رتحریرات مجددِ دوراں حضرت مسعودِ ملت نے لکھی ہیں آج تک ان کی حیات و وصال کے بعد بھی ان کا ردّ تو کجا زبان بھی نہ ہلا سکا، جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا یہ عالم، مجددِ دوراں مسعودِ ملت کے فیضان سے منور ہوتا جائے گا اور ہر اہلِ علم اپنی زبان سے تحریر سے اور تقریر سے کہے گا کہ مجددِ دوراں میں مسعودِ ملت۔ اللہ پاک ان کے مزارِ پُر انوار پر نور کی برسات اور تا قیامِ قیامت ان کے فیضان کو جاری وساری رکھے۔ آمین!۔۱۱۹

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج

(مدیر سہ ماہی التفسیر، کراچی)

پاکستان کے معروف مذہبی دانش ور، ملت اسلامیہ کی روحانی پیشوا، عصر کے ولی کامل، سیکڑوں کتابوں، رسالوں، مقالوں اور مضامین کے محرر، بلند پایہ محقق، صاحب طرز ادیب اور انشاپرداز پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر اچانک ہم سے جدا ہوگئے اور اپنے ہزاروں چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ ڈاکٹر صاحب اہلسنت کی نابغۂ روزگار ہستی تھے۔ جس کی نظیر ملنا واقعی مشکل ہے اور یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریر اتنی شائستہ، شستہ اور پُر تاثیر ہے کہ جو بھی اُسے ایک بار پڑھ لے وہ اسے کبھی بھلا نہ سکے گا۔ ہزاروں زندگیاں صرف ان کی تحریرات کے اثر سے سنور گئیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنے علمی اور روحانی آثار کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور جگمگاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علمی اور روحانی فیض کا سلسلہ قائم و دائم رکھے۔ آمین! ۱۲۰

۱۱۹۔ مجلہ یادگار مسعود ملت، میر پور خاص، سندھ

۱۲۰۔ سہ ماہی التفسیر، کراچی۔ اپریل تا جون ۲۰۰۸ء

مولانا محمد شعیب قادری

(ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی و خطیب گلفشاں فیڈرل بی ایریا، کراچی)

حسنِ کامل بے نیاز ازمنت مشاطہ گاں

کاملاں راجبہ و دستار نیست

قرآن کریم فرقان حمید کی سورۂ فرقان میں عباد الرحمٰن کی شناخت وتعارف دیا گیا کہ رحمان کے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ عباد الرحمٰن کی صفت تواضع وعاجزی وانکساری بتائی گئی ہے۔ دورِ حاضر میں ڈاکٹر مسعود احمد میں یہ صفت خوب پائی جاتی تھی۔[۱۲۱]

حافظ مشتاق شائق (عارف والا)

۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر دنیائے اسلام کے نامور محقق، ادیب، ماہر تعلیم، دانشور، مفکر، اسکالر علمی وروحانی شخصیت جناب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کا کراچی میں وصال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کسی تعریف کے محتاج نہیں تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے جس انداز سے علمی اور تحقیقی کام کئے وہ اپنی نوعیت میں اعلیٰ اور منفرد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب جیسے انسان کا سفر آخرت کو چلے جانا معمولی بات نہیں کیوں کہ ان جیسے لوگوں کی وجہ سے ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے جو صدیوں بعد بھی پورا نہیں ہوتا، ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ بار بار پیدا نہیں ہوتے۔

؎ مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں

تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

ڈاکٹر صاحب کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا خوب علمی مظاہرہ کیا۔ مرحوم قلم کے میدان کے مردِ مجاہد تھے۔ ان کے

۱۲۱۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

قلم سے بے شمار موضوعات پر کتابیں، مضامین، ہزاروں مکاتب مقالات لکھے گئے جو ہمارے لئے ایک اعزاز کی بات بھی ہے اور ہمارا قومی ورثہ بھی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ ہمیشہ اپنے کام کی بنا پر زندہ رہتے ہیں جیسے سیدوارث شاہ نے فرمایا۔ ؎

وارث شاہ او سدا ہی جیوندے نیں
جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نیں [۱۲۲]

علامہ ابوداؤد محمد صادق رضوی

(سرپرست اعلیٰ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ)

آپ کے والد گرامی مسعودِ ملت، ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی نوراللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات کا انتہائی قلبی دکھ ہوا۔ اس گئے گزرے دور میں ان کی ذات مشعلِ راہ تھی اور روحانی اقدار کی ترویج و اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ تھی ۔مسلک امام ربانی مجدد الف ثانی و مسلک امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ کی چاندنی ان کی ذات سے مزین تھی۔

مولا کریم اپنے پیارے حبیب کریم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے وسیلۂ جلیلہ سے انہیں اپنے دامنِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔مزار کو جنت گلزار بنائے، آخرت میں فردوسِ بریں نصیب فرمائے اور آپ سب پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔آمین! بجاہ سیدالمرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

ایں دعا از من و عز جملہ جہاں آمین باد! [۱۲۳]

۱۲۲۔ ماہنامہ جہان رضا لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

۱۲۳۔ مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

میاں محمد صادق قصوری

(بانی و ناظمِ اعلیٰ: مرکزی مجلس امیر ملت، قصور پنجاب)

مورخہ ۲۴ مئی کو ایک دوست نے حضرت قبلہ و کعبہ مسعود ملت مولانا پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی خبر غم اثر سنائی تو سنتے ہی ہوش و خرد کھو بیٹھا۔ دیر تک غم و اندوہ اور رنج و الم کی وادی میں گم رہا۔ کچھ طبیعت بحال ہوئی تو بے ساختہ زبان سے نکلا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ استاذی حکیم ملت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدی و مرشدی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی قدس سرہٗ العزیز کے وصال پُر ملال کے بعد حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ذاتِ گرامی ہے جن کی رحلت پر خون کے آنسو رویا ہوں۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی عقیدت و محبت تھی جو چالیس سالوں پر محیط ہے۔ ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا کہ یہ عقیدت کم ہوئی ہو یا حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کی شفقت و محبت میں کمی آئی ہو۔ حضرت ایسے شفیق، مہربان اور محسن بزرگ تھے کہ اس دور بے مہر میں مثال نہیں ملتی۔ وہ ولیٔ کامل، نابغۂ روزگار اور عبقریٔ عصر تھے۔ اس دور میں خداوند قدوس جل شانہ، نے وہ سانچہ ہی توڑ رکھا تھا جس میں حضرت ''مسعود ملت'' جیسے لوگ ڈھلا کرتے ہیں۔

حضرت اقدس اس دور میں اسلاف کی نشانی اور دور اول کے مسلمانوں کی بچھڑی ہوئی جماعت میں سے تھے۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، کھانا پینا اور سونا سب کا سب سُنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار تھا۔ ان کی زندگی مردِ مومن کی زندگی تھی۔ وہ اس دور میں امامِ ربانی قندیل نورانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ العزیز

۱۲۲۔ ماہنامہ جہان رضا لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

۱۲۳۔ مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

کے جانشین تھے۔ ان کی تعلیمات کے مبلغ اور ناشر تھے۔ وہ سرتاپا شریعتِ مطہرہ کا نمونہ تھے۔ ان کا اخلاق بلند، ان کی گفتگو شیریں، ان کی باتیں خوشبودار اور ان کا ظاہر اُجلا اور باطن اُجلے سے بھی اُجلا تھا۔ ان کی صورت و سیرت، علم و عمل اور قول و فعل سے سلسلۂ نقشبندیہ کے شیخ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ جھلکتا تھا، ان کے ذکر و فکر میں شہنشاہ نقشبند خواجۂ مشکل کشا سیدنا بہاء الدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نقش تھا، ان کے طریقِ کار، تحریر و تقریر اور جوشِ علم میں حضرت امام ربانی شیخ سرہند قدس سرہٗ العزیز کی روح کارفرما تھی، وہ شریعت و طریقت میں اپنے والدگرامی حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی نور اللہ مرقدہ کے مظہرِ اُتم تھے۔ آہ! کیا عرض کروں کہ وہ کیا تھے اور کیا نہیں تھے۔ ابھی کچھ دیر ہو لینے دو، زمانے کو پتہ چلے گا کہ وہ کون تھے۔

؎ دیر میں تجھ کو چلے گا یہ پتہ
تو نے کیسے آدمی کو کھو دیا

انہوں نے تقریر و تحریر، شریعت و طریقت اور علم و ادب کے محاذ پر جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اُن کا احاطہ کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ انہوں نے مسلکِ رضا اور مشرب امام ربانی مجدد الف ثانی کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ''جہانِ امام ربانی'' ان کا وہ کارنامہ ہے جس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی اور ان کی یہ خدمت تا ابد چمکتی و مہکتی رہے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

؎ ہر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تُو بُود
سالہا سجدۂ صاحبِ نظراں خواہد بود

وہ حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تصویر تھے۔

؎ چہ باید مرد را طبع بلندے ، مشرب نابے
دل گرمے، نگاہ پاک بینے، جان بیتا بے

یعنی ایک انسان کو (مکمل انسان بننے کے لیئے) ضرورت ہے اعلیٰ ظرف اور خالص عقیدے کی (اس کے سینے میں سوزشِ عشق سے) تپتا ہوا دل ہو، اس کی نظر پاک اور روح مضطرب اور بے چین ہو۔

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سیہ کار پر بے حد شفیق و مہربان تھے۔ اُن کی نوازشیں یاد آ آ کر مجھے آٹھ آٹھ آنسو رلا رہی ہیں۔ وہ ہر کسی سے محبت اور پیار کرتے تھے، یہی ''ولی اللہ'' کی نشانی ہے۔ اب طبیعت نڈھال ہوگئی ہے۔ ہاتھ تھک گیا ہے۔ دل سوگوار اور جان ملول ہے، مزید لکھوں تو کیا لکھوں۔ بس میری دعا ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کی قبر انور پر ہمیشہ نور کی بارش برساتا رہے اور آپ کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ۱۲۴

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی

(شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ، دربار داتا گنج بخش، لاہور)

علمی، دینی، روحانی اور ادبی دنیا کا ماہ تاباں، تقویٰ، اخلاص اور اعمال صالحہ کا مہر درخشاں مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ اپنی روشن اور تابناک زندگی کے اٹھتر (۷۸) سال مکمل کر کے ۲۷ر اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعوٗن۔

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ کی زندگی کا ہر پہلو درخشاں اور قابل تقلید ہے۔ تصوف کی دنیا میں قدم رکھنے والا، قدیم و جدید علوم سے دامن سے وابستگی کا متمنی،

۱۲۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

قرطاس وقلم سے اپنا رشتہ استوار کرنے کا خواہاں، تحقیق وجستجو کے بحرِ بے کراں میں غوطہ زن ہونے والا کوئی بھی شخص اس مردِ قلندر کی راہنمائی سے سرمو انحراف نہیں کرسکتا۔۱۲۵

مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ کاروانِ قمر، کراچی)

علم وادب، تحقیق وتدقیق، تصنیف وتالیف اور ارادت وطریقت کی دنیا میں یہ خبر گہرے دُکھ اور رنج کے ساتھ سنی گئی کہ ملک کے ممتاز دانشور، عظیم محقق ومصنف، ماہرِ رضویات، مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء کو کراچی میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

باری تعالیٰ جل وعلا اپنے حبیب دلربا علیہ التحیۃ والثناء کے تصدق سے ڈاکٹر صاحب کی جملہ خدمات کو قبول کرکے بلندیٔ درجات کا باعث بنائے، ان کی قبر پر رحمتوں کا مینہ برسائے اور ان کے چاہنے والوں کو آپ کا مشن تابندہ رکھنے کی ہمت وتوفیق اورزانی فرمائے۔ آمین۔۱۲۶

مولانا محمد طفیل قادری

(نیشنل بنک آف پاکستان، سِوک سینٹر، اسلام آباد)

منگل کی صبح جیوٹی وی پر ادارہ مسعودیہ کے سربراہ پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، عالمِ اسلام کے عظیم رہنما، مفکرِ اسلام ابوالعلماء والفضلاء، شیخ الاسلام، مجددِ عصر، نائب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ، رئیس المحققین، فخرِ اہلِ سنت، مرکزِ فیضانِ مجددیت، ترجمانِ افکار ونظریات امام احمد رضا، ماہرِ رضویات، مسعودِ ملت، علامہ

۱۲۵۔ ماہنامہ مجلّہ نویدِ سحر، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

۱۲۶۔ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری دامت برکاتہم العالیہ کے انتقال کی خبر پڑھی۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

خبر پر یقین کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔کیونکہ رضائے الٰہی پر شاکر رہنا ہی ضروری ہے۔کیونکہ کل نفس ذائقة الموت اور خود حضرت ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات حسنہ بھی یہی ہیں۔آپ نے ہر مشکل اور ناگہانی گھڑی میں صبر و حوصلہ سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔مجھے اور میرے دیگر ساتھیوں کو یہ احساس ہے کہ ادارۂ مسعودیہ کے لئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل رجسٹرڈ کراچی کے لئے مظہری اور مسعودی مریدین کے لئے، اور خاص طور پر آپ اور اہل خانہ کے لئے اور ہم سب کے لئے یہ ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔

آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ وہاں ادارہ میں احباب میں بیٹھ کر مسعود ملّت کے لئے اللہ رب العزت کے حضور دعا فرمائیں۔کہ وہ پیدا کرنے اور پالنے والا رب اپنے پیارے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اپنا کرم کرتے ہوئے حضرت ڈاکٹر صاحب پر ہر کرم فرماتے ہوئے آپ کے درجات کو بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین ثم آمین!

لواحقین اور پسماندگان کے ساتھ ہر پُرنم آنکھ اور بے قرار دل کو یہ صدمہ صبر و حوصلہ سے برداشت کرنے پر اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین ثم آمین!

آسمان اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی علمی اور تحقیقی کاوشوں خاص طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ فاضل بریلوی پر ڈاکٹر صاحب کی تحقیقی و تصنیفی خدمات کو کبھی بھلایا نہ جا سکے گا۔

دنیا نے دیکھ لیا کہ پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الحمدللہ اعلیحضرت کے مشن کو رضائے الٰہی اور عشق رسول ﷺ کی روشنی میں نہایت جرأت، نہایت ایمانداری اور بہت ہی محبت سے آگے بڑھایا۔ اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ امام ربانی پر بھی ڈاکٹر صاحب نے خوب کام کیا۔ اس عظیم ہستی پر بھی تقریباً ۱۵ جلدیں مکمل کر ڈالیں۔ حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی محترم سیدی مرشدی مفتی مظہر اللہ نے قرآن پاک کی تفسیر لکھی تو حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی نگرانی میں اس تفسیر (تفسیر مظہر القرآن) کو شائع کرایا۔ اس کے علاوہ حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بے حساب مقالے تحریر فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیقی اور علمی کاوشوں کی وجہ سے بھارت میں بھی علمائے اہل سنت کے دل میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا ادب واحترام دیکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے کئی پہلو ہیں۔ ذاتی تعلق، علم دوستی، اپنے مریدین کی رہبری بلکہ ان کی حیات مبارکہ کا ایک ایک پہلو حلیم، نفیس تھا۔ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل ڈاکٹر صاحب کی عشق رسول ﷺ پر مبنی جدوجہد کو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنی رحیمی اور کریمی کی عنایات فرماتے ہوئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت اور آپ ﷺ کا قرب عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو بھی ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسی اجر وانعام سے نواز دے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)۔[۱۲۷]

۱۲۷۔ (الف) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

(ب) ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد ظہور احمد جلالی

(جامعہ محمدیہ اہلسنت وجماعت، مانگا منڈی، لاہور)

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ ان نفوس میں سے تھے جن کی ذات میں ایک جہاں پوشیدہ ہوتا ہے، جن کی برکات رہتی دنیا تک اپنی بہاریں دکھاتی رہتی ہیں۔ جن کی مساعی جمیلہ سے جہاں بھر کے دیدہ ور استفادہ واستفاضہ کرتے ہیں۔ جن کی نورانی کاوش اور روحانی توجہات تزکیۂ قلوب و تصفیہ نفوس اور انجلاء ارواح کے لئے صیقل کا سا اثر رکھتی ہے۔ جن کی تربیت کے اثرات نسل درنسل فیض رساں رہتے ہیں۔ جن کے تربیت یافتہ افراد محض افراد ہی نہیں بلکہ ایک ایک فرد، ایک ایک ادارہ کا حکم رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمہ کو ان کے اسلاف کے ہمراہ جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی جلائی ہوئی شمعیں ہمیشہ کے لئے فروزاں رکھے اور ہم تمام کو ان کا عظیم مشن جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۱۲۸

پیر طریقت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی

(خلیفۂ مسعود ملّت، سجادہ نشین آستانہ عالیہ مرشد آباد، پشاور)

مسعود ملّت حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے سانحۂ ارتحال کی اندوہناک خبر سن کر دل کو سخت تکلیف ہوئی اور شدید صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

شیخ طریقت، مسعود ملّت، مفکر اسلام، محسن اہل سنت حضرت پروفیسر ڈاکٹر

۱۲۸۔ تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

محمد مسعود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شخصیت اہلِ سُنت کے لیے ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتی تھی۔ مرحوم ساری زندگی مسلکِ حقہ اہل سُنت کی خدمت اور جہاد بالقلم میں مصروف عمل رہے اور آخر وقت تک قلم وقرطاس سے وابستہ رہے۔ صاحبِ تصانیف کثیرہ تھے۔ مرحوم نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ''جہانِ امام ربانی'' کے نام سے ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا، ۱۵ رضخیم جلدوں میں ترتیب دے کر ایک بڑا تاریخی وتحقیقی کارنامہ سرانجام دیا۔ دیگر تصانیف کے ساتھ ساتھ مرحوم کی یہ ایک تاریخی یادگار ہے جس سے ان کا نام زندہ جاوید رہے گا۔

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مرحوم ومغفور کے انتقال سے عالم اسلام خصوصاً اہل سُنت کو ناقابلِ تلافی نقصان ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے جوار رحمت میں خاص مقام سے نوازے۔ آپ کو اور دیگر پسماندگان، وابستگان اور تمام اہل سُنت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ۱۲۹؎

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف

(نبیرۂ شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمتہ، بہاولپور)

گزشتہ ماہ اپریل کی ستائیسویں تاریخ کو پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی کے ایک مختصر مکان میں ایک ایسی عظیم ہستی ہم سے جدا ہوگئی، دنیا جنہیں بجا طور پر ان کے علمی کارناموں اور سیرت وکردار کی مسیحائی کے اعتبار سے ''مسعود ملت'' ''ماہر رضویات'' اور ''مجدد ماۃ حاضرہ'' کے القاب سے یاد کر رہی ہے...... پورے برصغیر بلکہ عالم اسلام کے علمی اور مذہبی حلقوں میں ان کے چلے جانے کا ماتم کیا جا رہا ہے۔

۱۲۹۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ جون ۲۰۰۸ء

حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمہ بھی انہی ہستیوں میں سے ہیں جن کا مرکز وجود موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد اب اس کی دسترس سے باہر ہے ......وہ اپنی تحریروں میں زندہ ہیں۔ اپنے اعلیٰ وارفع افکار میں زندہ ہیں، وہ اس لئے زندہ رہیں گے کہ انہوں نے زندگی بھر ان حضرات القدس سے آپ کو وابستہ رکھا، جو خود زندہ ہیں ......اور...... وہ اس لئے زندہ ہیں کہ اس سلسلہ حیات کا رشتہ اس پاک ہستی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے جس کے لئے حیات و کائنات تخلیق کی گئی۔[۱۳۰]

محمد عاشقین مسعودی (راولپنڈی)

گزارش ہے حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے انتقال پُر ملال کا سن کر دلی رنج افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو اپنی جوار رحمت عطا فرمادیں۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادیں، آمین! ہم سب اہل خانہ آپ کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ آپ کو اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ (آمین!)

مفتی محمد عارف حسین نورانی

(ضلع بھمبر، آزاد کشمیر)

جملہ صاحبزادگان واہل خانہ مسعود ملّت، ماہر رضویات، پیر طریقت، رہبر شریعت، عالمِ باعمل حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی حنفی نور اللہ مرقدہ!

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے انتقال پُر ملال پر آپ کے برابر شریکِ غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب نبی پاک کے وسیلۂ جلیلہ سے قبلہ ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے! آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ۔

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی حنفی علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا

۱۳۰۔ ماہنامہ الہام بہاولپور: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

شمار اُن نفوسِ قدسیہ میں ہوتا ہے جن کی زندگیاں حُسنِ صورت و سیرت، خدماتِ دینیہ اُمتِ مسلمہ کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب نبی پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے! ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا و ادارۂ مسعودیہ، کراچی کو حسبِ سابق آپ کا پیغام اُمتِ مسلمہ تک پہنچانے میں سرخرو فرمائے!

اللہ تعالیٰ تمام اہلِ سُنت کے علماء و مشائخ کو ڈاکٹر صاحب کی طرح حقیقی معنوں میں خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے جس سے اُمتِ مُسلمہ کو اہلِ سُنت و جماعت کا فروغ و تحفظ ہو سکے۔ [۱۳۱]

محمد عابد رضا مصباحی

(بھارت)

چمن میں بہار آتی ہے، پھول کھلتے ہیں اور کھل کر مرجھا جاتے ہیں، مگر ان میں کچھ پھول ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی مہک عالمِ اسلام کو اپنی خوشبو سے معطر کردیتی ہے۔ وہ خود تو کھل کر مرجھا جاتے ہیں مگر اپنی ختم نہ ہونے والی مہک ہمیشہ کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔

ہائے افسوس غم والم کے بادل اس وقت گھر آئے جب میں ۲۸ راپریل کی رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بستر پر نیند کی آغوش میں لیٹا ہی تھا کہ موبائل کی گھنٹی بجی فون ریسیو کیا تو دوسری طرف سے آواز آئی۔ ''میں ظفر الدین برکاتی بول رہا ہوں، عالم اسلام کے لیے بڑی رنج والم بھری خبر ہے کہ آج بعد نماز مغرب حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا کراچی میں انتقال ہوگیا۔'' اتنا سننا تھا کہ دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! پڑھتے ہوئے بستر سے اُٹھ بیٹھا، دلی

۱۳۱۔ ماہنامہ معارف رضا، کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور پھر رات میں ہی چند احباب کو فون پر اس روح فرسا خبر کی اطلاع دی، کسے پتا تھا کہ علم وفضل کا یہ آفتاب جو پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے، بہت جلد غروب ہو جائے گا، کیا پتہ تھا کہ میری وہ ملاقات پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوگی۔ آج وہ ہم سے دور بہت دور چلے گئے مگر اپنی زندگی کے تابندہ نقوش ہمارے درمیان چھوڑ گئے، وہ ایک سرمایہ چھوڑ گئے جس سے ہم قیامت تک استفادہ کرتے رہیں گے۔

یہ آفتابِ علم وفضل ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/ ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر بعد مغرب اس دار فانی سے یہ کہتے ہوئے کوچ کر گیا!

ے ضبط کن تاریخ را پائندہ شو
از نفس ہائے میدہ زندہ شو ۱۳۲

مولانا مظہر علی قادری

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ اولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین!

پیکرمہر ومروت، مظہر عشق ومحبت مسعود ملت حضرت پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمہ اللہ تعالیٰ ونور اللہ مرقدہٗ کی ہمہ جہت ضیابار شخصیت کے بارے میں مختصر تحریر میں کچھ بیان کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ان کو ربّ کریم نے جن انعامات واکرامات سے نوازا تھا ان میں سب سے نمایاں یہ کہ ربّ کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت اور اتباع کے اس انعام عظیم سے سرفراز فرمایا جو بندہ کو رب کا محبوب بنادیتی ہے۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو جو ''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ'' اور!

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

کا آئینہ دار ہے۔ یہ مجھ عاجز کے نزدیک ان کی ضیاء بار شخصیت کا سب سے تابناک پہلو ہے۔ وہ عمر بھر محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی اپنی تحریر و تقریر اور سیرت و کردار سے پھیلاتے رہے۔ عشق مصطفوی کا مظہر ہو جاتے اور وہ رافت و شفقت کا پیکر بن کر ہر ایک کو محبتوں، شفقتوں اور عنایتوں سے نوازتے رہے۔ مجھ عاجز پر بھی ان کی بے پناہ شفقتیں ہیں۔ رب کریم ان کے اخروی درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جزیل عطا فرمائے۔ بالخصوص ان کے خلف ارشد صاحبزادہ محمد مسرور احمد حفظہ اللہ الاحد کو اپنے عظیم والد کی عظیم دینی، ملی، علمی روحانی، فلاحی خدمات جاری رکھنے اور ان میں مزید وسعت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فیضان سے خلق کثیر کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین وصلی وسلم وبارک علی حبیبک سید محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری صدیقی

(خلیفۂ مسعود ملت و امام وخطیب شاہی مسجد، ٹھٹھہ، سندھ)

حضرت فیض درجت، حامی سُنت، ماحی بدعت، رہبر شریعت و طریقت قبلہ گاہ پشت جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب صدیقی مجددی کے وصال پُر ملال کی خبر صدمہ اثر ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء فون پر ملی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت کے صاحبزادے محمد مسرور احمد کو اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل نصیب فرمائے اور تمام مریدین، مخلصین، معتقدین اور متعلقین سب کو حضرت کے نقوش قدم پر چلنے کی

سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین حضرت نے فقیر کو خلافت بھی عطا فرمائی

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمیں باد

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

(مؤرخ مسعودیات وخلیفۂ مسعود ملت، لاہور)

۲۷؍اپریل ۲۰۰۸ء؍۲۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ منگل کا دن خیر خیریت سے گزرا——— آفتاب جانے کب سے اُفق کے پار جا چکا تھا——— مغرب کا وقت بھی حسبِ معمول گزرا——— عشاء کی نماز بھی ہو چکی تھی——— سارے دن کے تھکے ماندے نیند کی آغوش میں جانے کی تیاری میں تھے——— ایک عجیب بیقراری تھی——— دل کو کسی طور قرار نہ تھا——— کبھی اِس پہلو کبھی اُس پہلو——— مگر نیند آنکھوں سے گویا کوسوں دور تھی——— ماحول میں اِک بے نام سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی——— ہائے شام الم ڈھلی تو چلی درد کی ہوا——— راتوں کا پچھلا پہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

آپ کے وصال کی خبر سارے پاکستان میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی——— جس نے سنا دم بخود رہ گیا کہ الٰہی، ایسی بھی گھڑی ہم پہ آنی تھی——— یہ صدمہ بھی ہمیں اُٹھانا تھا——— ارے صاحبو! دلوں کو سنبھالو، یہ گھڑی یہ وقت تو سب پہ آنا ہے! کل نفس ذائقة الموت [۱۳۳]

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی

(دارالعلوم سلطانیہ کالا دیو، جہلم)

حضرت مسعود ملت رحمتہ اللہ علیہ کا وصال پُر ملال ایک حادثہ جانکاہ ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! موت العالم موت العالم! اس حادثہ کے نتیجہ میں

۱۳۳۔ ماہنامہ جہان رضا، لاہور: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

سب سے زیادہ متاثر آپ ہیں ۔وہ آپ کے والد، اُستاد، مربی ،مرشد غرضیکہ سب کچھ تھے۔آپ کا غم فطری اور قدرتی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ ہر کسی نے یہاں سے وقت مقررہ پر کوچ کرنا ہے۔

غم کے اس موقع پر شکر کا مقام بھی ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھوں سے ان کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے مراحل میں شرکت فرمائی ہوگی ۔اپنے کندھوں پر ان کو اٹھایا ہوگا خدا نخواستہ اگر معاملہ الٹا ہو جاتا تو پھر ان کا کیا حال ہوتا ۔کئی لوگوں کو دیکھا کہ ان کی اولادیں ان کے سامنے مریں اور خود بے سہارا رہ گئے ۔دوسرا یہ کہ اگر حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ بظاہر اٹھ گیا لیکن اس مردِ باقدر کی شفقتیں سالہا سال تک آپ کے شامل حال رہیں ۔ ان کی حسین یادیں، ان کی تصانیف اور ان کی محفلوں میں فیض اٹھانے والے خوش بخت آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کی زندگی بھر کے لئے یہ سارا سامان آپ کے پاس چھوڑ کر رخصت ہوئے۔ پھر بزرگوں کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں ۔ان کی شفقتیں آج بھی آپ کے سر پر سایہ فگن ہیں ۔دعا ہے کہ وہ ارحم الرحمین آپ کو حضرت مسعود ملت قدس سرہ کی آرزوں سے بڑھ کر اپنی رحمتوں سے نوازے، ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایں دعا از من واز جملہ دو جہاں آمین!۱۳۴

مولانا سید محمد عبداللہ قادری

(واہ کینٹ، پنجاب)

آپ کے والد گرامی قدر حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کے سانحۂ ارتحال کی خبر سے شدید صدمہ ہوا اور ایسا دھچکا لگا کہ قلب ہل گیا۔ انا للہ

۱۳۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد بحررہ ۲۴ رمئی ۲۰۰۸ء

وانا الیہ راجعون ۔ڈاکٹر صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو مر کر زندہ ہوتے ہیں۔ ان کا کیا ہوا کام انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

اس قحط الرجال کے دور میں ڈاکٹر صاحب کا وجود غنیمت تھا۔آپ اسلاف و اخلاف کا یادگار نمونہ تھے۔آپ بہت اچھے ادیب، محقق، استاد اور دانشور تھے۔آپ سے ہزارہا نفوس نے علم کی پیاس بجھائی۔عمر بھر پڑھنے، پڑھانے میں لگے رہے۔ بقول پروفیسر انور مسعود۔

استراحت چاہتی تھی پُر مشقت زندگی

تھک گئے پڑھتے پڑھاتے، اور تھک کر سو گئے

آپ دنیائے ادب کا بہت بڑا نام تھے۔آپ کے قلم نے خوب ادب کی خدمت کی۔ اچانک ۱۹۷۰ء میں آپ کے قلم کا رُخ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ رحمۃ (جون ۱۹۲۷ء۔نومبر ۱۹۹۹ء) اور علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمۃ نے حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کی طرف موڑ دیا۔ جب قلم کا رُخ اعلیٰ حضرت کی طرف ہوا تو پھر ان کے قلم نے عوام و خواص کو بہت کچھ پڑھنے کو دیا۔ تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کو کئی زاویوں سے روشناس کروایا۔ زندگی کے آخری سالوں میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات پر شاندار کام کیا جو "جہان امام ربانی" کی شکل میں سامنے آیا جو کئی ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔تقریباً ۱۴ جلدیں ہیں۔اس کام نے اہل مسلم سے دادِ تحسین وصول کی۔حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود علیہ الرحمۃ کی زندگی پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جائے گا۔اللہ تعالیٰ عزّ وجل شانہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ عزّ وجل شانہ آپ کو ان کے ادھورے کام کو مکمل کرنے کی توفیق بخشے اور ان کے چھوڑے ہوئے نقوش پر چلنے کی توفیق فرمائے آمین ثم آمین! راقم کی

جانب سے والدہ صاحبہ، بہنوں اور متعلقین، متوسلین سے تعزیت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ میری والدہ صاحبہ کی طرف سے بھی سب گھر والوں سے تعزیت فرمائیں۔

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی رحلت سے دنیائے علم وادب، اہل سنت وجماعت ایک عظیم نقصان سے دوچار ہوئے ہیں، انہوں نے عمر بھر خدمتِ ادب، تعلیماتِ امام احمد رضا، تعلیماتِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما کو اُجاگر کرنے میں صرف کردی۔

آپ اور آپ کا ادارہ معارفِ رضا، ان کی سرپرستی سے محروم ہوگیا ہے۔ اب آپ کے ادارہ کے بانی حضرت سید ریاست علی قادری، اول نائب صدر الحاج شفیع محمد قادری، سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہم سبھی اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت اچھے ادیب، محقق، سوانح نگار، مبصر اور استاذ تھے، عمر بھر ان کا قلم رواں دواں رہا ہے۔ آپ نے جس موضوع پر کام کیا، قلم نے بھرپور ساتھ دیا۔ بہت یادگار کام کیا جسے قوم وملت مدتوں یاد رکھے گی، پروفیسر صاحب جیسے لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ ادارہ ایک بالغ نظر شخصیت سے محروم ہوگیا ہے۔ میری طرف سے پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب اور ادارہ کے سب معاونین سے تعزیت فرمائیں، اللہ تعالیٰ صدقہ نبی روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروفیسر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ہمیں صبر کی استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین!) ۱۳۵

۱۳۵۔ (الف) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۸ رمئی ۲۰۰۸ء

(ب) ماہنامہ معارف رضا، کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

(المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور اعظم گڑھ، بھارت)

سعادتِ لوح وقلم، محقق رضویات، صاحبِ تصانیف کثیرہ عالی جناب پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی صاحبزادہ مفتی اعظم دہلی حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ مجددی سابق امام جامع مسجد فتحپوری دہلی، کا سانحۂ ارتحال پوری جماعت اہلسنت کے لیے ایک بڑا المیہ اور جہانِ علم وادب کا زبردست نقصان ہے۔ اچانک آپ کی خبر وفات نے پورے عالم اہل سُنت کو مغموم کردیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت پروفیسر صاحب کی شخصیت جتنی عظیم تھی آپ کے اندر اس درجہ کا انکسار بھی تھا، اہل علم سے ٹوٹ کر ملتے، ان کی قدر کرتے، کسرِ نفسی آپ کی خوتھی، آپ ایک زاہد مرتاض، صوفی باصفا اور مرشد برحق بھی تھے۔ حلقۂ بگوشوں کی تربیت پر خاص توجہ فرماتے اور نفس کشی کا درس دیتے، فی الجملہ آپ کی ذات ایک انجمن تھی، آپ کے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا احساس ہر ایک کو صدیوں ستاتا رہے گا۔

غرض کہ حضرت پروفیسر صاحب مرحوم علم و ادب کی دنیا میں ایک انقلاب آفریں ذات کی حیثیت سے مسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، جزائے خیر دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم ۱۳۲

مفتی محمد عبید الحق نعیمی قادری

(شیخ الحدیث جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ، چٹا گانگ بنگلہ دیش)

ماہر رضویات ترجمان اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ کا شاندار ماضی قلم وقرطاس کے احاطے میں لانا تو مشکل ہے تاہم آپ نے اپنی پوری زندگی میں عرصہ دراز سے ملی مذہبی جو کارنامے رشحاتِ قلم رسائل وتصانیف اور مضامین کی صورت میں ارقام فرما کر جماعت اہل سنت کی جو خدمات سرانجام دی وہ صبح قیامت تک کیلئے ان کی شاندار حیات کی تابناک دلیل ہو کے رہے گی۔ نیز اعلیٰ حضرت کے بارے میں ان کے کئی تحقیقی مقالہ جات جو معارف رضا میں اور دیگر رسائل اور کتب کی صورت میں شائع ہوا ان کے ذریعے سے بھی امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعارف میں دنیائے اہل سنت بلکہ علمی دنیا کو بڑی معلومات حاصل ہوئیں۔

ماہر رضویات ترجمان اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر حضرت محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ گزشتہ ۲۸؍ اپریل ۲۰۰۸ء کو سیکڑوں معتقدین اور شمع اعلیٰ حضرت کے پروانوں کو سوگوار چھوڑ کر عالم حجاب میں محجوب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر مقدسہ پر صبح قیامت تک بارش رحمت برسائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۱۲۷

صاحبزادہ محمد عرفان تونگیروی

(متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

جو بہار ملتی تو پوچھتا کہ کہاں وہ کیف نظر گیا
وہ صبا کی شوخیاں کیا ہوئیں، وہ چمن کا حُسن کدھر گیا

کل نفس ذائقة الموت کے ارشادِ ربانی کے تحت ہر ذی انسان نے موت کے پُل کو عبور کرنا ہے۔ حیاتِ مستعار کے لمحات گزار کر عالمِ فنا سے عالمِ بقا کو روانہ ہونا ہے۔ جب پہلا انسان بزمِ گیتی کی زینت بنا تو اسی وقت سے جانے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ رختِ سفر باندھ کر خالقِ حقیقی سے جا ملتے ہیں، لیکن ان میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے رخصت ہوتے ہی بزمِ ہستی کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ چمنِ انسانیت پر خزاں کے بادل منڈلاتے نظر آتے ہیں۔ فضا سوگوار ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ اس کاروانِ ذوق وشوق کے ہم سفر ہوتے ہیں۔ اسی کاروانِ عشق و مستی کے ایک ہم سفر، آفتابِ علم وحکمت، ماہرِ رضویات، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مسعودِ ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ بھی تھے جو آسمانِ علم وحکمت پر مہرِ تاباں بن کر چمکے۔ اپنی ضیا پاشیوں اور نور افشانیوں سے ہزاروں دلوں کو منور کرنے کے بعد ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء کی شب ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

یوں تو سبھی رہتے ہیں موت کے منتظر
اچانک تیری موت نے سب کو رُلا دیا
ہوئے نادر و بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
نہ گورِ سکندر، نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جانشینِ مسعودِ ملّت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مسرور احمد زید مجدہ کو اپنے والدِ گرامی کے مشن پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! ۱۳۸

مولانا محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی (لاہور)

حضرت مسعودِ ملّت کے سانحۂ ارتحال پر دلی افسوس ہوا۔ مولائے کریم انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ہم نے یہاں جامع مسجد گلزارِ حبیب E بلاک سبزہ زار سکیم لاہور میں ان کی روحِ پُرفتوح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا تھا۔ تعزیتی تقاریب جاری ہیں۔ ابھی ۲۵ مئی کو چونگی امر سدھو میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوگی جس میں راقم الحروف شریک ہوگا۔

درحقیقت حضرت مسعودِ ملّت کا سانحۂ ارتحال صرف چند افراد کا غم نہیں بلکہ پوری قوم کا اجتماعی صدمہ ہے۔ وہ اُمتِ مُسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مضطرب رہتے تھے۔ پوری زندگی اسی مشن پر کام کرتے رہے۔ بہترین مصنف، محقق، مدرس، اور شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ مشفق اور مربی بزرگ تھے۔ احقر کے خاص کرم فرما تھے۔ نوجوانوں اور میدانِ تصنیف میں نئے نئے داخل ہونے والوں پر ان کا ابرِ کرم بالخصوص برستا تھا۔ دعا گو ہوں مولائے کریم انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل اور اس پر اجرِ جزیل سے نوازے۔ ۱۳۹

پروفیسر حافظ سید مقصود علی

(سابق پرنسپل پاکستان گورنمنٹ ڈگری کالج، خیر پور، سندھ)

عالم باعمل، قدیم وجدید کا حسین امتزاج، رہبر شریعت، پیر طریقت، فخر ملت آپ نے انسان کو انسان بنایا اور اس کا تعلق خداوند کریم سے پختہ کیا۔ عشق مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ روشنی ہمارے قلوب میں پیدا کی جو دنیا کے سفر میں ہماری رہنمائی کرتی رہے گی، آپ تقویٰ پاکیزگی، کردار کی بلندی میں اس عظیم مقام پر فائز

۱۳۹۔ مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جون رجولائی ۲۰۰۸ء

تھے جس پر چل کر ہم اپنی دنیا اور آخرت کو بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر مبارک کو منور فرمائے رحمتوں اور عنایتوں کی بارش سے نوازے، ہم تمام لوگوں کو اور غلاموں کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زندگی فانی اور موت یقینی ہے۔ یہاں جو بھی آتا ہے وہ جانے کے لئے آتا ہے لیکن کچھ اولوالعزم ہستیاں ایسی ہیں جو اس عارضی زندگی سے رخصت ہونے کے بعد بھی ہماری روحوں میں بستی ہیں، ہمارے افکار و خیالات کی زینت بنتی ہیں اور جن کے انداز فکر اور طرز عمل سے ہمارے نظریات اور تصورات میں ایک عظیم انقلاب آ جاتا ہے۔ ان ہی بابرکات اور مایہ ناز ہستیوں میں ایک عظیم اور گراں قدر شخصیت قبلہ محترم پروفیسر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

قبلہ محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کو ہم سے رخصت ہوئے ایک سال گزر گیا (۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/ ۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء) آپ کا چلنا آپ کا پھرنا، آپ کی رفتار، آپ کی گفتار، آپ کا کردار سب کچھ ہمارے سامنے ہے آپ اس دنیا سے کیا گئے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا ملت کا سرمایہ لٹ گیا۔ عالم اسلام کے طول و ارض میں صف ماتم بچھ گئی آنکھیں اشک بار ہیں، دل سوگوار اور بحر الم و غم میں ڈوبا ہوا ہے۔ غم کے مارے جائیں تو کہاں جائیں اور کریں تو کیا کریں۔ وہ ہستی ہم کو داغ مفارقت دے گئی جو خود ہی عظیم نہیں تھی بلکہ جس نے اپنے نظریات اور عمل سے دوسروں کو بھی عظیم بنا دیا۔ جس نے بے گانوں کو یگانہ اور غیروں کو اپنا بنایا جس نے ٹوٹے دلوں کو ملایا اور ان کی زندگی کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سے منور اور تاباں کر دیا۔ آپ کا جانا ایک عظیم سانحہ اور اندوہ ناک واقعہ ہے ویسے تو ہر کوئی جانے کے لئے ہی آیا ہے مگر عام آدمی کے جانے میں اور ان کے رخصت ہو جانے میں زمین و آسمان کا فرق

ہے۔ان کا جانا جہان علم کا اٹھ جانا ہے۔

ہماری سب کی بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ وہ اپنے اس محبوب اور مقبول بندے کے فیوض و برکات تا ابد قائم رکھے، آپ کے مزار مبارک کو اپنی رحمتوں، عنایتوں کا مرکز بنائے اور آپ کا فیض پھیلتا رہے۔نیز جانشین مسعود ملت حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد دام برکاتہم کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی اس نشانی کا حق ادا کرسکیں۔ اس تصور سے دل کو چوٹ لگتی ہے کہ آپ ہم سے اچانک جدا ہوگئے۔ دل کو چین نہیں آتا، روح بے قرار ہے آنکھیں متلاشی ہیں۔آپ کی بابرکت مجلس، نورانی شکل اور آپ کی صحبت کی تاثیر رہ رہ کر یاد آتی ہے۔آپ کا سایہ اللہ کی عظیم نعمت تھا، اس نعمت سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے آپ کا نعم البدل کہاں سے لائیں اور کیسے لائیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا [۱۴۰]

مولانا محمد فروغ القادری

(ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ)

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی

مجدّدیات و رضویات کے ماہر، علوم جدید و قدیمہ کے متبحر عالم، برصغیر پاک و ہند کے معروف مذہبی محقق حضرت پروفیسر مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی مظہری

۱۴۰۔ مجلہ المظہر، کراچی، شمارہ اپریل ۲۰۰۹ء

کراچی پاکستان کے اچانک سانحۂ ارتحال کی خبر وحشت سن کر بے حد افسوس اور قلبی صدمہ گزرا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مفکر اسلام سیدی علامہ قمر الزمان اعظمی، حضرت علامہ شاہد رضا نعیمی، حضرت علامہ ممتاز احمد اعظمی، حضرت علامہ قاری محمد اسماعیل مصباحی اعظمی، علاوہ ازیں ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ کے دیگر قائدین اور علمائے اہل سنت نے حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی کے وصال پر اپنے تعزیتی پیغام میں یہ کہا ہے کہ!

''ان کا وصال اہل سنت کے علمی اُفق پر ایک عظیم خلا چھوڑ گیا ہے جو مستقبل قریب میں پُر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اللہ رب العزت ان کے امائل پیدا فرمائے آمین!''

وہ صدق اور اخلاص کا مجسمہ تھے، وہ ہماری نگاہوں سے روپوش ہو گئے۔ لیکن ان کی یہ صفات ہمیشہ باقی رہیں گی۔ میرے پاس اگر وقت ہوتا میں ان کی پاکیزہ زندگی کے مختلف گوشوں پر مزید کچھ لکھتا، کل علی الصباح فرانس میں منعقد ہونے والی ایک عظیم الشان اسلامی کانفرنس کے لئے آمادہ سفر ہوں۔ میں آخر میں حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے جملہ پس ماندگان خصوصا ان کے اہل خانہ، ان کے طلباء اور متوسلین کو اپنی بھیگی پلکوں کے ساتھ تعزیت پیش کرتا ہوں۔ رب قدیر انہیں باغ فردوس کی بہاریں عطا فرمائے اور اس شہید عشق ومحبت کے مرقد انور پہ رحمتوں کے پھول برسائے۔ آمین!

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمئ محفل کی یاد
جل گیا حاصل، مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد [۱۴۱]

علامہ محمد فضل حسینی نقشبندی

(خطیب جامع مسجد جنگ شاہی ٹھٹھہ، سندھ)

حضرت پیر طریقت رہنمائے شریعت مسعود ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ ولسعہ کی خدمتِ اقدس میں تقریباً ۱۹۸۶ء سے حاضری کی سعادت حاصل رہی جب حضرت پروفیسر صاحب ٹھٹھہ کالج میں پرنسپل کے عہدے پر فائز تھے، اللہ تعالیٰ نے دنیاوی، دینی و روحانی لحاظ سے بڑا مرتبہ عطا فرمایا تھا مگر عاجزی و انکساری و اخلاص کے پیکر تھے۔

ایسی عظیم شخصیت کا اچانک ہم غریبوں کو چھوڑ کر جانا عظیم سانحہ ہے۔ موت العالِم موت العالَم برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے اُن کے فیضان کو تا قیامت جاری فرمائے۔ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کی زندگی اور خدمتِ دین میں برکت اور ان کی روحانیت سے مدد نصیب فرمائے۔ آمین!

علامہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی

(ایڈیٹر ماہنامہ ''فیض عالم'' وناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور)

فقیر ناچیز کو حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال باکمال کی المناک خبر کراچی کے جلیل احمد قادری اور مفتی محمد رفیق درّانی نے فون پر دی، فقیر عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت کے وصال پُرملال کی خبر سنتے ہی یک عدم گُم سم ہو گیا کہ آہ! ہم اہلِ اسلام اہلسنّت کا نقصان ہوا۔ ہم ایک عالِم باعمل، شیخ طریقت کے علمی فیضان سے محروم ہوئے۔ موصوف بیشمار اسلامی، دینی، اصلاحی، کتب کے مصنف تھے۔ ان کا اسلوب تحریر ایسا دلنواز تھا کہ پڑھنے والا

اُکتاہٹ محسوس نہیں کرتا، ان کے قلم میں ایسی خداداد طاقت تھی کہ جب وہ کسی موضوع پر لکھتے الفاظ سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتے، اور انداز تحریر ایسا جامع اور مدلل ومحقق ہوتا کہ کسی کو انکار کی مجال ہی کہاں۔

سچی بات ہے وہ اسلاف کی زندہ تصویر تھے (اِذَارُاُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ جن کا چہرہ تکنے سے خدا یاد آتا ہے) کے مظہر تھے۔ ان کی محفل میں بیٹھنے والا ایک روحانی سکون محسوس کرتا تھا۔

بہاولپور میں اہلسنت کی مرکزی جامع جمعتہ المبارک میں ہزاروں کے اجتماع میں فقیر نے حضرت پروفیسر قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کے بعد ان کے رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا کرائی۔ حضور مفسر اعظم پاکستان فیض علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ نے ان کے وصال پُر ملال پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ ''ان کے انتقال سے جو خلا ہوا وہ صدیوں پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔''[۱۴۲]

مولانا محمد قمر الدین مسعودی نقشبندی

(خلیفۂ حضرت مسعودِ ملت، سنام گنج، بنگلہ دیش)

بعد حضرت مرشد قبلہ کے وصال عین سُنی دنیا غمگین ہیں۔ جو پیکر اخلاص نے ساری دنیا میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کا ڈنکا بجایا اور اپنے گھر سے عرب عجم یہاں تک یورپین ممالک میں لواءِ رضویات نہایت مضبوطی سے پھیلایا ہے۔ بلا شبہ ان کا وصال سُنی دُنیا کے لئے ایک ناقابلِ برداشت حادثہ ہے۔ ہر ممالک میں جن کے مریدین وخلفاء موجود ہیں، لہٰذا چٹا گانگ جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ کا مشہور رفقیہ مفتی علامہ وقاضی عبد الواجد صاحب ودیگر اساتذ ائے جامعہ ھذا نے خوب خوب اظہار غم کیا اور حضرت قبلہ کے درجات بلندی کے لئے دعا کی گئی تھی۔

۱۴۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد محررہ ۱۲ رمئی ۲۰۰۸ء

اے اللہ حضرت قبلہ کی تمام خدمتوں کا بے مثال بدلہ عطا فرما کر ہم کو، سُنّی دنیا کو مطمئن بنا۔ (آمین) ۱۴۳

محمد کاشف اسلام قادری رضوی (عارف والا)

وہ علم کا آفتاب جو ۱۴؍اکتوبر ۱۹۳۰ء کو دہلی سرزمین سے طلوع ہوا تھا ۲۷؍اپریل ۲۰۰۸ء کو علم و نور کی روشنی پھیلا ہوا کراچی میں غروب ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملّت کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے آپ کے وصال سے ملّت اِسلامیہ میں وہ خلا پیدا ہو گیا ہے جو کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا آپ کے خلفاء میں ڈاکٹر محمد سعید احمد سجادہ نشین خانقاہ عالیہ باقی اللہ دہلی، مولانا مفتی محمد مکرم احمد خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی، جناب جاوید اقبال مظہری ہیں۔ آپ کی اولاد میں تین صاحبزادیاں اور ایک صاحب زادے محمد مسرور احمد ہیں۔ ۱۴۴

پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر

(شعبۂ عربی زبان و ادب پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

میں عمرہ کیلئے سعودی عرب گیا ہوا تھا۔ وہاں میرے آفس سکریٹری نے فون پر مجھے اس عظیم سانحہ کے بارے میں بتایا جو آپ کو اور آپکے اہل محبت کو آپ کے عظیم والد گرامی نامور محقق اور برگزیدہ شیخ طریقت حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی کی وفات سے پیش آیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس خبر کے سنتے ہی میں کچھ دیر کے لیے سکتے میں آ گیا اور مجھے وہ دو ملاقاتیں یاد آنے لگیں جو اُن سے لاہور میں ہوئی تھیں۔ وہ میرے پاس

۱۴۳۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹؍اپریل ۲۰۰۸ء

۱۴۴۔ ماہنامہ جہانِ رضا لاہور، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

میرے دفتر ذکریا فاؤنڈیشن ٹرسٹ میں تشریف لائے تھے اور بعض علمی اور بعض محبت کی باتیں کی تھیں۔ میرے فرزند محمد توقیر احمد اظہر نقشبندی پر ہمیں جادو ہونے کا پتا چلا تو انہوں نے مجھے تعویذات بھی بھیجے تھے اور ایک دعا بھی بھیجی تھی۔ اس دعا سے مجھے اپنے فرزند کی تکلیف میں کمی محسوس ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں انہوں نے مجھ سے ''جہان امام ربانی'' کیلئے مضامین طلب کیے تو میں نے اپنی بساط کے مطابق چند مضامین انہیں فراہم کیے۔ انہوں نے بڑی محبت سے ان کو طبع کیا اور اس انداز سے تعریف کی کہ مجھے ان کے الفاظ نہیں بھولتے۔ ٹیلی فون پر بھی ان سے چند مرتبہ بات ہوئی۔ ان کا انداز کلام، ان کی محبت، انکی بزرگی، ان کا تحقیقی نقطہ نگاہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نہایت قابل تعریف ہیں۔ حقیقت یہ ہے ایسی پیاری اور عظیم شخصیت کا اُٹھ جانا اگرچہ خدا کی تقدیر سے وابستہ ہے، تاہم یہ ایک ایسا خلا ہے جسے آسانی سے پُر نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا ذکر خیر ان شاء اللہ روشنی کا سامان رہے گا۔

یہ چند کلمات تعزیت ہیں جو اس عظیم شخصیت کے بارے میں فوری طور پر میرے ذہن میں مجتمع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کی قبر کو منور فرمائے اور آپکو اور انکے دیگر پسماندگان کو جہاں صبر جمیل عطا فرمائے وہاں انہیں آپ کی صورت میں ایک مرکز بھی دے۔ اہلِ خانہ اور اہلِ سلسلہ آپ کے گرد مجتمع رہیں اور آپ اُنکے لئے علم اور ہدایت کا سرمایہ بن جائیں۔ [۱۴۵]

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد مظہری

(زیب سجادہ خانقاہ عالیہ مظہریہ، خلیفہ مسعود ملت، شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری، دہلی)

ماہر رضویات، ناشر مجدد یات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ ۲۷ راپریل ۲۰۰۸ء کو اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے وصال

۱۴۵۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعونؕ آپ کے وصال کا صدمہ عالم اسلام کو ہے۔ موت العالم موت العالَم کے وہ مصداق تھے۔ وہ ایک بہت مؤقر اور محترم دہلی کے خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اُن کے جد اعلیٰ شاہ رحیم بخش دہلوی عرف شاہ محمد مسعود فقیہ الہند محدث دہلوی تھے جن کے بارے میں اُس وقت کے مؤرخین نے اپنی عقیدت کا بھرپور اظہار کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے، اُن کے جانشین صاحب زادہ عالی مرتبت ابوالسرور علامہ محمد مسرور احمد صاحب مدظلہ اور سب ہی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، نیز ہم سب کو توفیق دے کہ ہم پروفیسر صاحب کے مشن کو جاری رکھیں اور جو کام وہ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں انہیں ان کی ہدایتوں کے مطابق پورا کریں۔ پروفیسر صاحب مارچ ۲۰۰۸ء میں تیسری امام ربانی عالمی کانفرس میں دہلی تشریف لائے تھے، اچانک انتقال کی خبر نے حد درجہ غمگین کردیا، وصال کی خبر ملتے ہی احقر بمبئی کا دورہ مختصر کر کے ۳۰؍ اپریل کو کراچی پہنچا تو یکم مئی کو سوئم کی محفل میں اکابر اہلسنت اور مشائخ عظام کے جم غفیر سے ملاقات ہوئی، عقیدت مندان اور مریدین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا اژدحام تھا جو ان کی عوامی مقبولیت پر شاید تھا یقیناً وہ سب کے دلوں کی دھڑکن تھے۔ اہل سنت کا وقار اور ڈھارس تھے۔ ان کے وصال سے جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے جس پر جتنا بھی غم کیا جائے کم ہے۔

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُرملال مورخہ ۲۷؍ اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر ہوا جس سے جماعت اہل سنت میں شدید غم وصدمہ ہے۔ مرحوم بیشمار اوصاف حمیدہ سے متصف تھے اور ان کی زندگی ایک ولی کامل کی زندگی تھی۔ انہوں نے ہمیشہ ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر ایک سے مخلصانہ برتاؤ کیا اور اپنے روحانی حالات کو کبھی ظاہر نہیں فرمایا، ان کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جو بعد والوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

احقر کے عم محترم حضرت پیر طریقت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۷ اپریل ۲۰۰۸ء کو وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل وکرم تھا اور اس کے حبیب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار رحمتیں تھیں۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی تقویٰ، طہارت اور اتباعِ سنت میں گزاری۔ اعمالِ صالحہ کی پابندی کی، ہزاروں کتابیں اور مقالات شائع کرا کے دینِ مبین کی خدمت فرمائی جو آج ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ ان کے جانشین صاحبزادہ علامہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب مدظلہ نہایت خلیق، عابد وزاہد وفاضل ہیں۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کی رحلت، جماعت اہلسنت کا عظیم نقصان ہے۔ وہ اہل سنت کے لیے ڈھارس تھے، وہ سرمایۂ اہلِ سنت تھے، وہ نادرو انمول شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی وفات سے ہونے والے نقصان کی تلافی بہت مشکل ہے

؎ اے اہل زمانہ قدر کرو ملنے کے نہیں، نایاب ہیں ہم
ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں، نایاب نہیں کم یاب ہیں ہم

اللہ تبارک وتعالیٰ پروفیسر صاحب کی مفارقت پر ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

آہ! قیصر، بجھ گیا کیسا چراغ انجمن!
گلشن علم و عمل کا پاسباں جاتا رہا[۱۴۶]

۱۴۶۔ (الف) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء
(ب) ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء
(ج) معارف رضا کراچی: شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

حضرت مفتی محمد میاں ثمر دہلوی

(نبیرہ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ، دہلی)

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

قلم، دل کا بارِ غم اٹھانے سے عاجز ہے، الفاظ، رنج والم کی ترجمانی سے گریزاں ہے۔ اس جانکاہ حادثہ پر زندگی اب زندگی سے نالاں ہے۔ دنیا اپنی وسعت کے باوجود تنگ وتاریک ہے۔ ؎

جب سے جُدا ہوا کوئی، موت ہے زندگی نہیں

جس وجود گرامی سے یادرفتگاں قائم تھی اور جس کے دم سے اپنے دم میں دم تھا آج نگاہیں اس کی ایک ایک جھلک کو ترس رہی ہیں۔ اُف رے تلخیٔ فراق! دنیا ہی بدل کر رکھدی۔ ؎

آہ مری شبِ فراق، واہ مری شب فراق
گویا کہ آج شام سے تاروں میں روشنی نہیں

پرسوں شام کو برادرم اکرم میاں کے فون سے اس اندوہناک المیہ کی خبر وحشت اثر ملی۔ اسی وقت حلقۂ احباب میں اطلاع کرائی کہ بعد عشاء حضرت عمِ محترم کی رحلت پر جلسۂ تعزیت و ایصال ثواب منعقد ہوگا اور بعد عشاء راقم مسجد شیخان میں حاضر ہوا۔ حضرت عمِ گرامی کے احوال ومحامد بیان کئے۔ ایصالِ ثواب اور تبرک تقسیم ہوا۔ تقریباً نصف شب میں صلاۃ وسلام اور دعائے مغفرت پر جلسہ ختم ہوا۔

اللہ تمہیں اور ہمیں طوفانِ کرب والم میں صبر واستقامت کے ساتھ مقابلہ کی قوت وتوانائی عطا فرمائے اور حضرت مرحوم کو رحمت کی اوجگاہوں میں مقام رفیع سے

ہمکنار فرمائے۔ آمین۔ میری طرف سے محترم چچی جان صاحبہ اور سب احباب سے بعد سلام تعزیت کر دیں۔ ۱۴۷

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری

(زیب سجادہ خانقاہ، عالیہ نوریہ، مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'نور الحبیب' بصیر پور شریف، پنجاب)

اس خاک دانِ ہستی میں جو آیا، جانے کے لئے آیا!

"لِدُوا لِلمَوت وَابنُوا لِلخَرَاب"

خلاقِ عالم نے ہر متنفس کے لئے وقت مقررہ پر دنیا سے جانا مقدر فرما دیا ہے ـــــ کل شیء ھالک الا وجھہ ـــــ کے فرمان ذی شان کے آگے طوعاً و کرہاً سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں ـــــ بعض لوگوں کی رحلت پر ایک کنبہ، قبیلہ، بستی یا شہر کے لوگ غمگیں ہوتے ہیں، مگر کچھ ایسے باکمال افراد بھی ہیں کہ جن کے داغ مفارقت دے جانے سے روحیں تڑپ اٹھتی ہیں اور ملت کی پوری عمارت متزلزل دکھائی دیتی ہے ـــــ ایسی ہی نابغہ روزگار افراد میں مسعود ملت حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد کا وجود مسعود بھی تھا!

ماکان قیس ھلکہ ھلک واحد
ولکنہ بنیان قوم تھدما

اللہ تعالیٰ عزّ وجل ان کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، آپ کے اکلوتے صاحبزادے محترم ابوالسرور محمد مسرور احمد زید مجدہ کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور اہل خانہ، مریدین، متوسلین اور جملہ معتقدین و محبین کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔

۱۴۷ـ مکتوب بنام صاحبزادہ مسرور احمد محررہ ۳۰ر اپریل ۲۰۰۸ء

بقیۃ السلف حضرت مسعود ملت کے سانحہ ارتحال کی خبر وحشت اثر سن کر قلبی ملال ہوا ــــــ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ موصوف کا وجود مسعود سراپا خیر و برکت تھا، بلاشبہ وہ اسم بامسمّیٰ اور اپنی ذات میں کائنات تھے ــــــ ان کی دینی، ملی، روحانی، علمی، ادبی خدمات ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔

احقر حضرت کی ملاقات سے کئی مرتبہ مشرف ہوا، مدینہ طیبہ میں بھی ان سے ملاقات رہی ــــــ یہ ملاقاتیں اب یادوں کا قیمتی سرمایہ ہیں:

نازم بچشم خود کہ جمال او دیدہ ام

چند ماہ قبل انہوں نے جہانِ امام ربانی کی (جلد ۷ تا ۱۱) پانچ جلدیں بھجوائیں اور بقیہ جلدیں اور اشاریہ بھجوانے کا وعدہ فرمایا ــــــ حضرت سراپا کریم تھے، گاہے گاہے، مکاتیب سے نوازتے رہتے تھے ــــــ آخری مکتوب گرامی وصال سے چند روز پیشتر ۲ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ کو تحریر فرمایا ــــــ قحط الرجال کے اس مہیب دور میں حضرت کا وجود باجود بسا غنیمت سے تھا ــــــ ان کی رحلت سے علم و معرفت کی بزم سونی ہو کر رہ گئی ہے۔

ما کان قیس ھلکہ ھلک واحد

ولکنہ بنیان قوم تھدما

اللہ تعالیٰ جل وعلا حضرت کی حسنات و خدمات کو شرف قبولیت بخشے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے، اہل خانہ اور جملہ مریدین، معتقدین اور محبین کو صبر جمیل ارزانی فرمائے اور آپ کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور ان کا مشن جاری رکھنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے ــــــ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحبہ اجمعین۔[۱۴۸]

۱۴۸۔ (الف) مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۵ رمئی ۲۰۰۸ء

(ب) ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور پنجاب، شمارہ جون ۲۰۰۸ء

صاحبزادہ سید محمد مکی راشد اشرف الجیلانی اشرفی

(نبیرۂ محدث اعظم ہند، کچھوچھہ شریف، بھارت)

یوں تو اس جہان میں لاتعداد بندگانِ خدا آئے اور وقت پورا ہونے پر چلے گئے، یہ ایک سلسلہ ہے جو چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ لیکن بعض مردانِ خدا ایسے ہوتے ہیں جو اپنے جانے کے باوجود اپنے حُسن اخلاق، اعلیٰ کردار، خشیت الٰہی، اطاعتِ خداوندی، اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تقویٰ و طہارت، گفتار و کردار اور عمل میں یکسانیت اور اخلاص کی وجہ سے مخلوقِ خدا کے دلوں میں اور ذہنوں میں اپنے نقوش چھوڑتے ہیں کہ آدمی یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ یہ شخصیت ہمیں چھوڑ کر دارِ فنا سے دارِ بقا چل بسی، بلکہ انہیں ہمیشہ اپنی مجلس میں موجود اور حاضر تصور کرتا ہے۔ ان ہی نفوسِ قدسیہ میں ایک مفکر اسلام، پیر طریقت، عاشق رسول، شریں گفتار، مردِ حق، خوبصورت اور خوب سیرت، فخر مجدّدیت، ماہر رضویات، عالم باعمل، نمونہ اسلاف حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمۃ والرضوان تھے کہ جن کی وفات کا یقین نہیں ہوتا۔

جب حضرت مسعودِ ملّت کے وصال کی خبر سید ریاض علی اشرفی زیدہ مجدہٗ نے مجھے فون پر دی تو ایک لمحے کے لیے ایسا لگا کہ جسم کا کوئی حصّہ کٹ کر گر گیا ہے اور دوسرے ہی لمحے مالکِ لم یزل کا حکم نظروں کے سامنے آگیا کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن واپس اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، والد ماجد صاحب مفکرِ ملّت کو بھی بے انتہا رنج ہوا۔ گو کہ آپ کے خاندان سے ہمارے مراسم آباؤ اجداد سے چلے آرہے ہیں بالخصوص میرے دادا جان مخدوم ملّت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی آنکھوں کی ٹھنڈک، آفتابِ اشرفیت حضور محدّث اعظم ہند حضرت سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور آپ کے دادا مفتی اعظم ہند حضرت

مفتی شاہ مظہر اللہ نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کے دیرینہ اور برادرانہ تعلقات تھے جس کی جھلک آج سے تقریباً دو سال پہلے پاکستان آنا ہوا تو میری ایک ملاقات سید ریاض علی اشرفی کے ساتھ حضرت مسعود ملّت سے آپ کے گھر پر ہوئی اور وہ ملاقات میرے لیے امر ہو گئی، ڈاکٹر صاحب کی شفقتوں اور محبتوں کے لمس کو میں آج تک محسوس کرتا ہوں جو کہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے۔

بہر حال یہ ایک عظیم سانحہ ہے جس کا افسوس اور غم فقط آپ کو ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو بالعموم اہل سنت و جماعت کو خانوادۂ اشرفیہ کے تمام افراد کو اور بالخصوص اس احقر اشرفی کو بھی ہے۔ ہم آپ کے اس صدمے اور غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ عزّ وجل کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کو اپنے والد ماجد مسعود ملّت علیہ الرحمۃ کا سچا جانشین بنائے، اور جس طرح انہوں نے استقامت کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کی اور بالخصوص تیوم زمانی امام ربانی مجدّد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شخصیات کو عملی اعتبار سے پورے عالم اسلام میں روشناس کرایا ہے آپ کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اس کام کو آگے بڑھانے کی ہمت و توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین! یہ شعر حضرت کی نذر کرتا ہوں

؎ زندگی اُن کی ہے جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا [۱۴۹]

مولانا محمد مسعود احمد سہروردی اشرفی

(گلوبل اسلامک مشن، نیویارک، امریکہ)

عظیم سانحوں پر صبر کا دامن تھامے رکھنا، یہ بزرگوں ہی کے گھرانوں سے

۱۴۹۔ مجلہ المظہر کراچی، شمارہ: جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

معمول چلا آ رہا ہے۔ زمانہ ایسے ہی بزرگوں سے صبر اور ثابت قدمی کا سبق سیکھتا ہے۔ جن کی گود میں آپ نے آنکھ کھولی اور عرصۂ دراز ان کی تعلیم و تربیت کے سایہ میں رہے، یہ وہی بزرگ ہیں جو صبر و استقامت کا پیکر بنے رہے اور اپنے مریدین، متعلقین و معتقدین میں سے جو اہل تھے ان کو صبر و استقامت اور عجز و انکساری کا پیکر بنا گئے۔ جو خود تحریر کے لئے قلم کو جنبش دینا حضرت سے سیکھے ہوں، جنہوں نے دین کی خدمت کے شوق میں اپنے ہر قدم کو حضرت کے قدموں کے نشانات کا تابع بنایا ہو، اور جنہوں نے خود صبر و استقامت، عجز و انکساری، اخلاص و تواضع کا سارا سبق حضرت سے سیکھا ہو، آج اسی عظیم ہستی کے لیے تعزیتی پیغام کس طرح ضبطِ تحریر میں لاسکتے ہیں۔ والد بزرگوار کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھا، مگر یتیم ہم ہوگئے۔ ایک شفیق باپ، محترم اُستاد، ایک مینارۂ نور و محبت ظاہری طور پر آپ سے دور چلے گئے، مگر دراصل اُمت مسلمہ ایک عظیم رہنما، عالم اسلام ایک عظیم عالم دین، مریدین ایک عظیم پیر کامل، معتقدین ایک عظیم سایۂ رحمت اور محبین ایک عظیم اخلاص و حکمت کے پیکر سے محروم ہوگئے۔ سادگی و انکساری، اخلاص، حکمت، دُور اندیشی استقامت کے درس کا ایک باب بند ہوگیا۔

حضرت اس دنیا سے تو کوچ فرماگئے۔ مگر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ ہمارے تصور، ہمارے دلوں میں اور ہماری محفلوں میں ہمیشہ موجود رہیں گے۔ آپ کا ذکر ہمارے دلوں کو گرماتا رہے گا۔ آپ کی زندگی کی مثالیں ہی ہمارے لیے مینارۂ نور بنی رہیں گی اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان شاء اللہ ہم بھی تادم آخر دین اسلام اور مسلکِ حقہ کی خدمت میں مصروف رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، آپ کو اپنے والد بزرگوار کے نقش۔ قدم پر ثابت قدم فرماتے ہوئے ہر فتنے سے آپ کی نگہبانی فرمائے۔ آمین!

حضور شیخ الاسلام، حضرت علامہ سید محمد مدنی جیلانی مدظلہ العالی کو جب یہ خبر دی گئی تو حضرت کو کافی صدمہ ہوا، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ!

اچانک ایسی خبریں دلوں پر بڑا بوجھ ڈالتی ہیں، ڈاکٹر صاحب ایک خلا چھوڑ گئے جو اہل سنت میں کبھی پورا نہ ہوگا۔

مقامی علماء کرام اور شیخ الاسلام کی طرف سے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپ سے تعزیت کرلوں، سب ہی کی دعا ہے کہ رب العزت ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کا فیض تادیر جاری وساری فرمائے۔ آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۱۵۰

مفتی محمد مظفر اقبال قادری رضوی مصطفوی

(خطیب اونچی مسجد، بھاٹی گیٹ، لاہور)

مسعود ملت، محسن اہلسنت، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی رحمۃ اللہ علیہ ''چمنستان رضا کا مہکتا گل۔

گزشتہ نو ماہ کے قلیل عرصہ میں دنیائے اہلسنت کو عظیم صدمات سے دوچار ہونا پڑا، آسمانِ علم و دانش کے کئی روشن ستارے یکے بعد دیگرے ٹوٹے اور زمین کی پنہائیوں میں روپوش ہوگئے۔

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء کو رات پونے گیارہ بجے ٹیلی فون کی گھنٹی نے زبردست ارتعاش پیدا کیا، ریسور اٹھایا تو اس خبر نے دل ودماغ ہلا کر رکھ دیئے کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کراچی میں آج انتقال فرما گئے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر سنتے ہی سکتہ سا طاری ہوگیا، کافی دیر تک ساکت وصامت اور گم سم رہا، جب تصدیق ہوگئی تو یوں محسوس ہوا کہ غم والم کا کوہ گراں سر پر آگرا۔

۱۵۰۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: یکم جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

آہ! آج وہ رجلِ رشید بھی رخصت ہوا جو امام ربانی مجدّد الف ثانی اور مجدد دین و ملّت امام احمد رضا کے افکار و نظریات کا پرچارک و ترجمان تھا، جس کا قلم کلکِ رضا کا مظہر تھا، جس کے قلم نے میدانِ تحقیق و تدبیر میں وہ وہ جولانیاں دکھائیں کہ ہر خاص و عام کی زبان پر ''ماہرِ رضویات'' کا کلمہ رقص کرنے لگا، یہ کلمہ آپ کا خاصہ اور پہچان بن گیا بلکہ ڈاکٹر مسعود احمد اور ماہرِ رضویات دونوں ایک ہی ذات کے نام قرار پاگئے۔ اب ماہرِ رضویات سے متبادر فی الذہن آپ ہی کی ذات کا تصور اُبھرتا ہے۔ وہ ترجمانِ افکارِ مجدد دین کے حوالہ سے یقیناً مسعودِ ملّت اور محسنِ اہلسنت ہیں۔ ہر دو مجددوں کے روحانی تصرّفات آپ کے شاملِ حال اور ان کی نظرِ عنایات آپ پر سایہ فگن تھیں۔ اُن کے چلے جانے سے دُنیائے اہلسنت سوگوار، اُن کی آنکھیں اشکبار اور دل فگار رہیں۔

اللہ اکبر ___ حضرت مسعودِ ملّت اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے لیکن اپنی زندگی مستعار میں بہت سا توشۂ آخرت بنا گئے۔ اجر و ثواب و صدقہ جاریہ کا نہ ٹوٹنے والا ایک ایسا سلسلہ قائم کر گئے جو ان شاء اللہ رہتی دنیا تک جاری و ساری رہیگا۔ انسان کی کامیاب زندگی اسی کا نام ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ السلام کے طفیل ان کی ان مساعی جمیلہ کو اپنے بے پایاں کرم و فضل سے نوازے۔ قبر ٹھنڈی ہو۔ اور اس پر انوار کی موسلا دھار بارش برستی رہے۔ حُور و غلماں استقبال کریں اعلیٰ علیین میں سکون کی دولت نصیب ہو۔ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو اور جنت الفردوس کی پُر نور فضا میں بسیرا ہو۔

اور آپ کو ان کا سچا جانشین بنئے اور ان کے مشن کو مزید آگے بڑھانے کی توفیق رفیق ہو۔ آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ و آلہ واصحابہ اجمعین۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد ۱۵۱

۱۵۱۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۳ مئی ۲۰۰۸ء

علامہ محمد منشاء تابش قصوری

(رئیس شعبہ فارسی و مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

۲۱ رربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء پیر کا سورج غروب ہوا ہی تھا کہ حضرت مولانا صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری مدظلہ نے فون پر انتہائی افسوسناک خبر سنائی، کہ نازشِ لوح وقلم، آبروئے علم وعمل، حضرت الحاج صاحبزادہ پیر ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی مجددی اس دار فانی سے کوچ فرماگئے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون!

آج ہی آپ کے مقدس قلم سے لکھا ہوا آپ کا میرے نام آخری مکتوب دلنواز ناصرہ افروز ہوا۔ جواب ارسال کرنے کے لئے سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت شاہ صاحب مدظلہ کے فون نے میرے ارمانوں کا خون کرڈالا۔ موصوف بھی اپنی بھرّائی ہوئی آواز اور لرزتے ہوئے ہونٹوں سے دلی غم کا اظہار فرمارہے تھے۔ عرصہ تیس سال سے آپ کی نوازشات، نگارشات، مکتوبات اور لاتعداد علمی تحائف و روحانی برکات سے احقر بہرہ مند ہوا۔ اور آخری دن بھی جاتے جاتے اپنے مکتوب گرامی سے نصف ملاقات کا شرف بخشا۔ نہ جانے میرے طرح کتنے ہزار آپ کے احسانات گرانمایہ سے مستفیض ہوئے اور ان شاء اللّٰہ العزیز ہوتے رہیں گے۔ آپ کی ذات والا برکات ہر قسم کی خوشامد، تصنع اور بناوٹ سے بلندتر تھی۔ آپ نے اللّٰہ تعالیٰ جلّ علیٰ اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی رضا وخوشنودی میں زندگی گزاری۔ اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا لکھوں، دعا ہے اللّٰہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ متعلقین ومتوسلین، روحانی وجسمانی پسماندگان کو صبر جمیل اجرِ جزیل مرحمت فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین! ثم آمین! [۱۵۲]

۱۵۲۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۲۹ اپریل ۲۰۰۸ء

علامہ محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

(صدر انجمن غلامانِ مصطفےٰ، لاہور)

تاریخ اور تحقیق کے طالب علم جب بھی اوراق کتب میں جھانکیں گے انہیں شاہسوارِ تصوف، پیکرِ اخلاق وشفقت، فخر العلماء و محققین، شیخ الاسلام مسعودِ ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کا نام نامی اسم گرامی نمایاں اور روشن نظر آئے گا۔

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگانِ دین کے سچے نقیب تھے اور ان کے مشن کو چلانے میں مثالی حیثیت کے حامل تھے۔ آپ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں میں سے اہم بات یہ تھی کہ آپ دعوؤں کی بجائے محبت وعقیدہ کے ساتھ عمل پر یقین رکھتے تھے۔ خود کام کر کے دوسروں کو بھی دین اسلام کی خدمت پر معمور رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ تکبر اور تصنع سے پاک یہ عظیم روحانی وعلمی شخصیت اپنی مثال آپ تھی۔ آپ کے علمی کارناموں کا احاطہ تو اہلِ علم ودانش کو زیبا ہے۔ دنیائے اسلام کے اس عظیم مبلغ کی رحلت سے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے یقیناً آپ ایسی باکمال اور بے مثال ہستیوں کا گزر اس دارِ فانی سے صدیوں بعد ہوتا ہے۔ میں اور میرے تمام پیر بھائیوں کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے عظیم مشن کی تکمیل میں موثر کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور قبلہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کو عمرِ خضر مع صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور آپ کے سایہ کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

آپ نے ہمیشہ اپنے رفقاء اور متوسلین کو بلا تعصب ایسی ہی بے مثال شخصیات سے متعارف کروایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے زیرِ سایہ قبلہ ڈاکٹر صاحب مرحوم ومغفور کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین۔[۱۵۴]

۱۵۴۔ تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

محمد ندیم اختر القادری رضوی

یہ حقیقت ہے اور امر مسلم ہے کہ جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی نیک بندے نے اپنے بڑوں کے بتائے ہوئے پیغامِ قرآن وسُنت کو انہی کے طریقہ ہائے مبارک کے مطابق آگے سے آگے اپنی موجودہ اور آنے والی نسلوں کی بقا کے لئے پھیلایا ہے تو اس بندہ مومن کے کام میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب، فخر کون ومکان، راحتِ انس وجاں ﷺ کے صدقہ میں اتنی برکت ووسعت عطا فرمائی ہے کہ عام بندۂ مومن اس کا ادراک وفہم نہیں رکھ سکتا۔

حضرت الشاہ امام ربانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی المعروف مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہما کی ذواتِ مقدسہ سے خصوصی اور والہانہ وابستگی ہی کی برکت ہے کہ آج جب بھی ہمارے سامنے یا ہمارے اذہان میں یہ مجموعہ ہر دو الفاظ ''مسعود ملت'' اور ''ماہر رضویات'' آتے ہیں تو ہماری نظروں کے سامنے ایک ایسا حسین وجمیل و نورانی پیکر اُبھرتا ہے، ایک ایسا شفیق وجود سامنے آتا ہے جسے دنیائے اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی کے نام سے جانتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب دانائے غیوب مخبر صادق ﷺ کے صدقہ جلیلہ خاص سے اور سرکار امام ربانی مجدد الف ثانی اور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہما کے طفیل حضرت مسعود ملت رحمہ اللہ علیہ کی قبر پر ہمیشگی کی حاملِ رحمت ورضوان کی برسات فرمائے۔ (آمین!) ۱۵۴

علامہ محمد نظام الدین

(ریسرچ اسکالر شعبہ اردو، یوپی، انڈیا)

تاجدار اقلیمِ سخن، ماہر علم و فن مفتی اعظم محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ کے گہوارۂ علم و فن کا پروردہ و نظر کردہ اور مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کی ایک عظیم یادگار پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی عبقری شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ فکر و فن کی دنیا میں ان کی ایک الگ انفرادی شان ہے۔ برصغیر ہند و پاک میں ان کی علمی کاوشوں نے ہر اہلِ علم و فن کو متاثر کیا ہے۔ ان کی مقناطیسی شخصیت نے ہزاروں لاکھوں تشنگانِ علم کو سیراب کیا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے موصوف نے تصنیفی و تالیفی عمل کا آغاز کیا اور لگاتار تصنیفی و تالیفی خدمات انجام دیں۔ پروفیسر مسعود احمد نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پر جو تحقیقی کارنامہ انجام دیا ہے وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ ان کی تحریر ہر اہلِ قلم کے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے تحقیقی کارناموں کی بنیاد پر وہ ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ موصوف کو رب قدیر غریق رحمت کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

علامہ محمد نعیم احمد برکاتی (بھارت)

ماہر رضویات، مسعود ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی و دینی خانوادہ کے چشم و چراغ اور حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ سابق شاہی امام جامع مسجد فتح پوری (انڈیا) کے فرزند ارجمند تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی شخصیت پر ایک وقیع اور پر مغز مقالہ قلم بند کیا جو لیڈ (ہالینڈ) کی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام اور پنجاب یونیورسٹی کی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں شائع ہوا۔ مقالات کے علاوہ ان کی تصانیف و تراجم چالیس سے متجاوز ہیں۔ ان تصانیف و علمی خدمات کے اندر پروفیسر

صاحب ایک عظیم محقق، مفکر، دیانت دار قلم کار، مخلص فنکار اور ایک ہمدرد انسان کی حیثیت سے صاف طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

عمر عزیز کا آخری دور نسبت نقشبندیہ مجددیہ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا اور بڑی محنت اور کدو کاوش کر کے محبوب سبحانی قندیل نورانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی حیات و تعلیمات پر رقم شدہ مواد جمع فرمایا اور نہایت عرق ریزی سے ترتیب و تدوین کے مراحل سے گزار کر "جہان امام ربانی" کی ۱۵ مبسوط جلدیں اس طرح مرتب فرمائیں کہ فکر مجددیہ کے امین اور نقیب ہونے کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے اس مشن میں جنون سے خوب کام لیا اور اسی دھن میں مورخہ ۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء بروز سوموار اس دار فناء سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

آپ کے وصال سے علمی فکری دنیا میں ایک بہت بڑا خلا واقع ہو گیا ہے جس کا پورا ہونا مدتوں نظر نہیں آتا۔

خدا رحمت کند ایں عاشق پاک طینت را ۱۵۵

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

(صدر نشین شعبہ علوم اسلامیہ و عربیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور)

مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد بھی وصال فرما گئے، کتنی عجب بات ہے جن کو یہاں رہنا چاہئے تھا، جو حُسنِ کائنات، مسندِ علم و دانش کی زینت اور انسانیت کا بھرم ہوتے ہیں، وہ چلے جاتے ہیں، ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کو زمانے سے ہم آہنگ تقاضوں کے مطابق لکھنا اور جینا سکھایا۔ کون سوچ سکتا تھا کہ اردو ادب کا ایک لکھاری "جہان امام ربانی" کے ورق ورق میں بھی نظر آئے گا۔ علمائے

۱۵۵۔ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

اہل سنت کی تحریریں، کتابی شکل میں کم تھیں اور جو تھیں وہ مناظرانہ اسلوب لئے ہوئے ، اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضور ضیاء الامت حضرت محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مسعود ملّت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ پر جنہوں نے علم کی دنیا میں اپنا مؤقف بیان کرنا ہم کو سکھایا۔

حضرت مسعود ملت کتابوں کا ایک وقیع ذخیرہ چھوڑ گئے، مگر یہ چھپے ہوئے حرفوں میں لکھاریوں کی رہنمائی کے لئے انمول حقائق چھپے ہوئے ہیں۔ آپ کی تحریریں پڑھیں تو انسان پڑھتا ہی جاتا ہے۔ اوراق پلٹتے جاتے ہیں، کتاب ختم ہو جاتی ہے مگر تھکان، بیزاری اور نفرت کے جذبات کے ساتھ نہیں ایک جذبہ عمل کے ساتھ، کچھ کرنے کے احساس کے ساتھ۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہما پر کام کرنے والے لوگ کبھی بھی ڈاکٹر صاحب کے کئے ہوئے کام سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ محققین آپ کے فیوضات سے ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ (ان شاء اللہ) ۱۵۶

محمد یاسر مجددی

(ایم۔ ایس۔ سی مائیکرو بیالوجی)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ رحمہ ایک ایسے محقق تھے جن کو تحقیق کا کمال ذاتِ باری تعالیٰ نے ودیعت کیا تھا۔ یہ معاملہ کسب سے زیادہ وھب کا تھا۔ بے شک ایک ایسا علم جو لفظوں میں نور بکھیرتا تھا، وہ راز آشکار کرتا رہا، جس کی ملتِ اسلامیہ کو آج بھی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی دنیا میں بھیجا ہے بے شک اسے واپس جانا ہے اور اس

۱۵۶۔ تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

کی جگہ وہ دوسرے کو ان کی جگہ دے دیتا ہے۔ حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمتہ کے بارے میں بیان اب میں کیسے کروں جنہوں نے ہمیشہ مجھے محبت، شفقت، ہمدردی، عنایات اور انعامات سے نوازا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمتہ سنتوں سے معمور اور منور تھے یہ حضرت ہی کی شخصیت تھی جن کی عملی، روحانی اور نورانی شخصیت سے میں جتنا متاثر ہوا کسی دوسری شخصیت سے نہیں۔ حضرت صاحب علیہ الرحمتہ ہمارے بزرگوں کی نشانی اور روحانی اُستاد تھے جن کے جانے کے بعد دل بہت اداس ہے اور آنکھوں سے آنسو نہیں رکتے۔

کس قیامت کی کشش اس جذبہ کا میں ہے
تیر ان کے ہاتھ میں ہے پیکاں ہمارے دل میں ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور طفیل حضرت مجدد ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں ہمارے لیے قبول فرمائے، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے اور ہمیں ان کی تعلیمات کی روشنی میں باعمل بنادے۔ (آمین!) ۱۵۷

محمد یوسف حضوری

(حافظ آباد، پنجاب)

حضرت مسعود ملت، ماہر رضویات جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صدیقی مظہری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال اور وصال پُرملال (۲۸، اپریل ۲۰۰۸ء) کی خبر تیسرے روز روزنامہ ''اوصاف'' لاہور کے معمول کے کالم اور صاف ریڈر سروس

۱۵۷۔ (الف) مجلہ یادگار مسعود ملت: میر پور خاص، سندھ: شمارہ ۲۰۰۹ء
(ب) مجلہ المظہر کراچی: شمارہ جنوری ۲۰۰۹ء

میں پڑھی تو دل پر سکتہ سا طاری ہوگیا اور وہی کچھ ہوا جسکا کافی عرصہ سے کھٹکا لگا رہتا تھا۔ حضرت مسعودِ ملّت علیہ الرحمہ بلا شبہ ملّتِ اسلامیہ کے عظیم دانشور، محقق رضا، ماہر رضویات اور عظیم علمی روحانی شخصیت تھے۔ آپ کی علمی و تحقیقی خدمات کا اندازہ اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ اپنے مسلک اہلسنت کو تحریر و تقریر اور تحقیق و تدوین کا حقیقی شعور بخشا ہے۔ لاہور میں حکیم اہلسنت محمد موسیٰ چشتی امرتسری (م ۱۹۹۹ء) نے یہ فریضہ سرانجام دیا تو کراچی سے حضرت مسعود ملّت ایسی ہستی تھے کہ جنہوں نے اہلسنت اور ملّتِ اسلامیہ کی درست سمت فکری رہنمائی فرمائی۔ آپ نے جہاں دیگر زاویوں پر تحقیقی کام سرانجام دیا وہاں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور مجدد ملّت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی (م ۱۹۲۱ء) پر تحقیق کا حق ادا کردیا ہے۔ اگر مسعود ملّت اس اہم تاریخی تحقیقی کام کی داغ بیل نہ ڈالتے تو نہ جانے ابھی ان اسلاف کرام کی حیاتِ طیبہ کس قدر غبار آلود رہتی۔

برادرم! حضرت مسعود ملّت کے انتقال کی خبر جانکاہ نے یکدم سارے عالم کو یکبارگی سوگوار کردیا ہے یہ اہل علم حضرات کا ان سے روحانی، جذباتی، ایمانی تعلق کی بنا پر ہونا ایک فطری امر ہے۔ مگر آپ اور آپکے اہل خانہ کا اس سانحہ عظیمہ سے دوچار ہونا، اسے برداشت کرلینا اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے راضی برضا رہنا، اس مذکورہ تعلقات کے علاوہ خصوصی نسبی تعلق بھی ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں۔

ہماری خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولا کریم آپ کے درجات عالیہ اپنی بارگاہ عالیہ میں بلند فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں قُرب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم عطا فرمائے۔ آپکی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے۔ آپکی تحقیقی دینی علمی کاوشوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور ملّت کے نوجوانوں کو آپ کے افکار عالیہ کے سمجھنے اور ان سے حقیقی طور پر بہرہ ور ہونے کی توفیق ارزاں فرمائے۔

آپ اور آپ کے دیگر اہل خانہ، ہمشیرگان، برادران گرامی اور دیگر لواحقین کو یہ صدمہ عظیمہ برداشت کرنے کا حوصلہ وہمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الامین۔

والسلام مع الاکرام !ایم سعید آصف، عبد الغنی ثائب سیالوی، علامہ احسان احمد نوری، محمد مہدی اشرف جوراہی، سید محمد انوار الحق نقوی، حافظ محمد حسین فاروقی[۱۵۸]

مفتی محمد یعقوب معینی

(جامعہ علویہ غوثیہ ہجرت کالونی، کراچی)

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ایک ایسی عدیم النظیر گراں قدر شخصیت کا نام ہے جو مرصع بصفاتِ جمیلہ تھے۔ جہاں وہ ڈاکٹر اور پروفیسر تھے وہاں وہ باوقار عالم اور فاضل بھی۔ اگر ایک طرف علومِ اسلامیہ اور ادب پر ید طولیٰ رکھتے تھے تو دوسری طرف علومِ جدیدہ کے لیے طرۂ امتیاز بھی۔ تحقیق وتنقید کے میدان میں منفرد و بے مثال کردار وعمل میں اسلافِ کرام کا نمونہ۔ آپ کی شخصیت ایک ایسی واضح اور کھلی کتاب تھی جس سے علم وادب کے سربستہ راز حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ بعض ہستیاں محتاجِ تعارف نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ذکر کرنے والا خود قابلِ تعریف بن جاتا ہے۔ ان کی مقدس زندگیاں روح پرور تعلیمات اور ایمان افروز خیالات کا آئینہ اور نشانِ عظمت شان ہوتی ہیں۔ مرجع العلماء و الفضلاء، سند المحققین، مظہر جمال مظہر اللہ، مسعودِ ثانی حضرت پیر طریقت رہبر شریعت، مفکر اسلام، مسعود ملت ان ہی بابرکت ہستیوں میں ایک گوہر نایاب اور بیش قیمت ملی اور قومی ورثہ تھے۔ آپ کی نادر اور انوکھی شخصیت جدید وقدیم علوم کا بے مثل حسن امتزاج ہے۔

وہ عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے۔ پہلے وہ عالمِ دین، پھر وہ دانشور واسکالر، پہلے وہ فاضلِ علومِ اسلامیہ پھر وہ ڈاکٹر، پروفیسر اور پرنسپل اور وزارتِ تعلیم کے رکن، انوکھی

---

[۱۵۸]۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد

تحقیق، نرالی فکر کے صاحبِ اسلوب ادیب و مصنف، بے نظیر محقق و مفکر، اہلِ دل، پیرِ کامل، مرشدِ طریقت اور استادِ روحانیاں، غرض ہر پہلو روشن ہر جہت سے عالی منصب تھے۔ وہ کسی کوٹھی یا بنگلے میں نہ رہتے تھے بلکہ سادہ گھر میں کہ زندگی کٹ سکے۔ پورا خانہ زندگی، سنجیدگی اور سنتِ نبوی کا نمونہ نیچے اُن کا اہلِ خانہ اوپر کتب خانہ یہ تھی آپ کی زندگی مبارک۔ دنیا ان کو صدیوں تک یاد کرے گی۔ بے شک اہلِ سنت و جماعت کو آپ کے جانے سے عظیم نقصان پہنچا ہے لیکن امید ہے کہ آپ کی تالیفات سے دنیا استفادہ کرتی رہے گی۔ ۱۵۹

قاری محمد یوسف سیالوی (لاہور)

حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمہ جیسے افراد کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکرِ خیر کرنے کا ایک مقصد آپ کے دلوں میں طلبِ علم اور حصولِ فہمِ دین کے جذبے کو تازگی بخشنا اور آپ کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کرنا ہے کہ ہم بھی ان جیسا بننے کی کوشش کریں اور ان جیسے اسلاف کرام کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لیں۔

اللّٰھم صلی وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین

(جامعہ یونیورسٹی، کراچی)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت اُن اولیاء اللہ میں سے تھے جو تکبر وریا کاری سے بچنے کے لیے عاجزی واخفا فرماتے تھے بقول پروفیسر سید کمال الدین: ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایک زندہ ولی ہیں''

بروز پیر ۲۸ر اپریل ۲۰۰۸ء کو سب سے پہلے عزیزی حضرت مولانا سید زاہد سراج القادری سلمہٗ نے رات ۹:۵۰ پر اطلاع دی کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا ہے تو یقین نہ آیا مگر بالآخر صبح حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری صاحب مدظلہ کے ٹیلیفون سے اس روح فرسا خبر پر یقین کرنا پڑا۔

حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمہ کا شمار عالمِ اسلام کی اُن عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جن کی دینی، علمی، ادبی اور ملی خدمات پر ان کی زندگی ہی میں بھارت میں بہار یونیورسٹی سے ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی صاحب نے پروفیسر فاروق احمد صدیقی صاحب کی زیرنگرانی پی ایچ ڈی کیا۔ ۶رمئی ۲۰۰۸ء کو بوقت فجر احقر نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ایک پُرنور محل نما عمارت کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ جس پر Economics House لکھا ہوا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کے مریدین، محبین اور اولاد احفاد کو آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور آپ کے خدمتِ دین کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را [۱۶۰]

حضرت پیر آغا نثار احمد جان سرہندی

(خانوادہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ، میرپور خاص، سندھ)

استاذی حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال عالم اسلام کا نقصان عظیم

۱۶۰۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ ۵ مئی ۲۰۰۸ء

ہے۔ان کی ذات ستودہ صفات کی مثال برگد کے درخت کے مشابہ ہے کہ جس کی ٹھنڈی چھاؤں میں ہر کروہ سے آرام کرسکتا ہے۔ان کے وصال پر ہم حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ سے تعزیت کرتے ہیں، اور اسی طرح ہم خواجگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعزیت کرتے ہیں۔انہوں نے اپنے زبردست علمی کام سے ان بزرگان سلسلہ کو شاد آباد کیا ...... ان جیسے فاضل، صاحبِ تحقیق وتدقیق کی عالم اسلام میں مثال نہیں ملتی۔اس کا سب سے بڑا اعتراف یہ ہے کہ ان کے کسی جملے کو غلط قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ کے کسی ایک جملہ کی تردید لکھ سکے۔اس معاملہ میں آپ بلاشبہ منفرد ہیں۔آپ ہمارے دلوں میں بستے تھے اور آج بھی وہیں متمکن ہیں۔ بلکہ ان کی محبت فزوں تر ہوگئی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو مزید بلند تر فرمائے۔بلبل باغ جناں ان کے مرقد مخور پر زمزمہ سرائی کرے اور مولیٰ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔اور ان کے فرزند دلبند حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کو عمر خضری عطا فرمائے اور انہیں حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کے علوم و فیوض سے بہرہ مند کرے آمین ثم آمین!

وہ تاجدار علم و ادب، آہ! اس دنیا سے اٹھ گیا! مسندِ علم وعرفان ویران ہوئی۔وہ شمعِ علم بجھ گئی جس نے اپنے آپ کو گھلا کر عالم اسلام کو منور رکھا۔موت العالِم موت العالَم کا منظر ہے۔

وہ شخصی و دینی غیرت، اِستغناء، حیا و تدبر کا پیکر تھے۔تہذیب ونفاست وحُسنِ صورت و سیرت کا ایک حسین مرقع تھے۔ان کی شخصیت مقناطیسی تھی۔وہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔ذرا سا کسی سے تعلق ہو جائے تو وہ اس ادنیٰ رشتہ کو تادمِ زیست قائم رکھتے تھے۔ان کی ذات ستودہ صفات ایک ایسی چھتر چھایا تھی، جہاں غموں کی دھوپ

میں جھلسی ہوئی انسانیت سکون کا سانس لیتی تھی۔

آپ کی رحلت سے عالم اسلام کا کتنا بڑا نقصان ہوا؟ اس کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔مگر جوں کہ موتی، مونگا اور پتھر میں فرق کی تمیز نہ رہی لہذا کوئی ارتعاش نہیں پیدا ہوا۔ہر ایک اپنے انا کے بت کو سجائے خود اپنی پوجا میں مصروف اور منہمک ہے۔اور جن کے چہرے سے انہوں نے خوبصورتی کا ملمع اتارا اور وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا مکروہ چہرہ چھپائے ہوئے تھے، وہ خوش ہوئے ہوں گے۔ابلیس کی تلبیس بھی کیا عجیب ہے۔؟ آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے مگر ہمہ دانی کا دعویٰ ہے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

قحط الرجال کے اس دور میں مئے معرفت پلانے والے پرانے بادہ خوار اُٹھے چلے جاتے ہیں۔بس آپ کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کا انعام تھا۔مگر افسوس!وہ بھی ہمیں داغ مفارقت دے کر چلے گئے مگر ان کی یاد خوشبو بن کر ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ان کے ہر تحقیقی مقالے اور کتاب سے رہتی دنیا تک ان کی دل آویز مہک آتی رہے گی اور ساتھ ساتھ علم کے ساتھ عالم اسلام کے اس بے مثال محقق کی امانت اور دیانت کی یاد آئے گی۔

کیا واقعی وہ ہم سے جُدا ہو گئے ہیں، یقین نہیں آتا۔دل میں جھانک کر دیکھا، وہ اسی طرح دل میں بصد ناز جلوہ فرما ہیں۔پھر ہم کیسے مانیں کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔موجود کو غیر موجود کہنا علم و آگہی کی توہین ہے۔بھلا یادوں پر کس کا زور چلا ہے۔؟

یادوں کا ایک ناختم ہونے والا کارواں ہے جو اپنی جلو میں طرح طرح کی حسین یادیں لے کر ذہن کے پردے پر گزر رہا ہے۔ ایک ایک یاد اتنی دلکش، اتنی حسین کہ قافلۂ دل ٹھہر ٹھہر جاتا ہے۔ مگر قافلہ بہر کیف جارہا ہے۔ اور سارا خزانہ یادوں کا، علم وعرفان، محبت والفت کا اپنے ساتھ لے جارہا ہے۔

انیسؔ دم کی کسر ہے ، ذرا ٹھہر جاؤ
چراغ لے کر کہاں سامنے ہوا کے چلے

کارواں جارہا ہے اور ہم جھلملاتی نظروں سے کارواں کو تک رہے ہیں، آنکھوں کے آگے آنسوؤں کی چادر تن جاتی ہے۔ ان آنسوؤں کو بہنے دو کہ یہ بیچارے دل کی داستان بیان کررہے ہیں۔

جوئے خون آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہوگئیں

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مسعود ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ وہ عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا قربِ خاص انہیں نصیب فرمائے، اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے راسخین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوں اور حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اُمتِ مُسلمہ کے لئے مشعلِ راہ بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین۔[۱۶۱]

مولانا سید نعیم اشرف

(سجادہ نشین درگاہ اشرفیہ جائس، بریلی، بھارت)

حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود صاحب کا سانحہ ارتحال اہل سُنت و جماعت کے لئے کسی بڑے حادثے سے کم نہیں، حضرت علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

[۱۶۱]۔ معارف رضا کراچی: شمارہ جولائی/اگست ۲۰۰۸ء

رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ اور تبلیغ کے بڑے شارح اور مبلغ تھے۔ ہندو پاکستان کے جملہ علمائے سنت آپ کے قدرداں اور مداح تھے۔مولیٰ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادے کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و سہولت فرمائے۔آمین سید المرسلین! ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

ڈاکٹر نبیلہ اسحاق

(مدرس جامعہ شمس العین، قاہرہ، مصر)

یہ جہان فانی ہے، اس جہانِ فانی میں جو آیا ہے اسے اپنے وقت مقررہ پر اس جہان سے رخصت ہونا ہے۔بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے لئے ایسے اچھے کام چھوڑ جاتے ہیں جو صدقہ جاریہ بن کر قیامت تک انہیں ثواب پہنچاتے رہتے ہیں۔

شاہ تاج تھا وہ، آج جو ہم سے بچھڑ گیا
پُرنم ہے ہر آنکھ کہ سراج ہم سے بچھڑ گیا
کیسے ہوں بیاں اس جیسے دیدہ ور کا
روشن کیں راہیں جس نے، وہ چراغ ہم سے بچھڑ گیا

جب سے یہ کائنات آباد ہوئی ہے اس دنیا میں نیک لوگ آتے رہے اور اس دنیا کو اپنی نیکیوں سے چار چاند لگاتے رہے ہیں۔ ایسے ہی نیک لوگوں میں ڈاکٹر محمد مسعود کا نام زباں پر آتا ہے جو آگے چل کر مسعود ملّت کہلائے۔

آپ نے سچے جذبے کے اظہار کے لئے وہ پیرائے اور سانچے تلاش کیے ہیں جن کی مثال کم ملتی ہے۔آپ نے رضویات، سیرت رسول ﷺ اور دیگر دینی موضوعات پر جو تحقیقی، علمی اور روحانی مشن شروع کیا ہے آنے والی نسلیں ان کاوشوں کی قدر و منزلت کی معترف رہیں گی۔آپ کی اس علمی کاوش جس سے ملت کی روحانی

رہبری ہو رہی ہے، کی تکمیل ان شاء اللہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے جانشین، رفقاء اور احباب کی زیرِ قیادت جاری و ساری رہے گی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید النبی الکریم ﷺ ۔۱۶۲؎

پروفیسر نوید سروش

(اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، گورنمنٹ شاہ عبداللطیف سائنس کالج، میر پور خاص)

اسلامی دنیا ایک عاشق رسول ﷺ سے محروم ہوگئی۔ ایسا اسلامی مفکر جس کا لفظ لفظ مستند تحقیق کا آئینہ دار، جس کا ہر عمل حکم ربی کے مطابق اور جس نے اپنی زندگی سنت نبوی ﷺ میں بسر کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمہ کی پوری زندگی اور ان کے خیالات و افکار ہمارے سامنے ہیں، ان پر عمل کر کے ہم بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔۱۶۳؎

راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی

(ڈائریکٹر ارکیالوجیکل ہسٹاریکل اینڈ کلچرل اکیڈمی بھوئی گاڑ، اٹک)

آپ کے والدِ گرامی القدر حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت کی خبر بعض احباب کی زبانی سنی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

۱۶۲۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

۱۶۳۔ مجلہ یادگار مسعود ملت، میر پور خاص سندھ: شمارہ ۲۰۰۹ء

یاس و حسرت کی فضا چھائی ہوئی ہے چار سو
برق غم سے مضطرب احساس کا خرمن ہے آج
نالہ اندوہ ہے ہر بانگ مرغانِ سحر
نوحۂ فریاد ہر آہنگِ جان و تن ہے آج

ڈاکٹر صاحب کی وفات سے بے حد صدمہ اور دلی افسوس ہوا اور پھر ملال اس بات پر ہے کہ اگر بروقت خبر ہو جاتی تو میں آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کرتا اور آخری دیدار کی بھی سعادت حاصل ہو جاتی جس کا مجھے عمر بھر ملال اور ارمان رہے گا۔ میری دلی دعا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بھی بلند فرمائے۔ آپ کو اور آپ کے دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت ڈاکٹر صاحب عالم فاضل، شیخ وقت، محقق اور مدقق تھے، آپ کی وفات سے ملّت اسلامیہ کو ایک نا قابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے ہزاروں لوگ آپ کی علمی روحانی فیوض برکات کے ساتھ ساتھ آپ کی علمی ادبی اور تحقیقی خدمات سے محروم ہو گئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں آپ کے زیر نگرانی شائع ہونے والے عظیم تحقیقی کام ''جہان امام ربانی'' (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے انسائیکلو پیڈیا) جو پندرہ ضخیم جلدوں میں ہے۔ قیامت تک آپ کی یادگار رہیں۔[۱۶۴]

سید وجاہت رسول قادری

(صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی)

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ہمارے سرپرستِ اعلیٰ، ماہرِ رضویات،

۱۶۴۔ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد: محررہ ۲۰ رمئی ۲۰۰۸ء

مسعودملّت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۲۸راپریل ۲۰۰۸ء کو انتقال فرماگئے ۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون ۔اللہ تعالٰی ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہمارے محسن تھے، سرمایۂ اہلِ سُنت تھے ۔وہ عظیم محقق تھے اور اہلِ علم وفضل میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ۔ساتھ ساتھ ہی وہ ایک شفیق بزرگ اور خلیق انسان بھی تھے ۔ان کی زندگی کا بڑا حصہ تصنیف وتالیف اور تحقیق میں گزرا ہے ۔

مولانا ولی محمد رضوی

(سُنی تبلیغی جماعت باسنی، بمبئی، بھارت)

سعادت لوح وقلم، مسعودملّت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب جماعت اہلسنّت کا بڑا سرمایہ وقار تھے، آپ نے زندگی کے اوقات کی بڑی قدر کی، قلمی طور پر فکر سنجیدہ کی تحریک چلائی، آپ کی قلمی تحریروں میں شیریں بیانی طرز ادا میں تازگی اور دلائل وبراہین میں پختگی تھی، ملّت کے لئے آپ نے مسلسل کام کیا اور اس کا وقار بلند کیا ۔

باسنی میں سُنی تبلیغی جماعت کے دفتر میں اراکین کی ایک خاص مجلس میں موصوف کے کارناموں کا تعارف کرا کے ایصالِ ثواب کر کے دعا کی گئی ۔مولٰی تعالٰی موصوف کے بال بال کی مغفرت فرمائے، کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کا فیض ہمیشہ ہمیشہ جاری فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی روشن فکر پر دین وسُنیت کی اشاعت کے لئے افراد اہلسنّت کو مخلصانہ جہد مسلسل کی توفیقات سے نوازے تا کہ ان کی روح کے لئے سکون وراحت کا سبب ہو ۔[۱۶۵]

۱۶۵۔ ماہنامہ کنزالایمان دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

مولانا یٰسین اختر مصباحی

(شعبۂ تصنیف وتالیف دارالقلم، نئی دھلی، بھارت)

سعادت لوح قلم، نقیب افکارِ مجدد الف ثانی ومجدد قدرہ رابع عشر حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی مظہری علیہ الرحمہ الرضوان، (وصال بروز دوشبنہ بتاریخ ۲۱ رربیع الآخر ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۸ راپریل ۲۰۰۸ء بمقام کراچی) کے سانحۂ ارتحال نے برصغیر پاک وہند کے دینی وعلمی حلقوں بالخصوص خواجہ کاشان سلسلہ مجددیہ و رضویہ کو غم زدہ اور نڈھال کردیا۔ ان کی روحِ پاکیزہ کے ایصالِ ثواب کی مجالس اورتعزیتی جلسوں کا سینکڑوں مقامات پر انعقاد ہوا جس میں ان کے تحریری کارناموں کوخراجِ تحسین پیش کیا گیا اوران کی دل آویز شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ سلسلہ ذکروفکر جاری ہے اورمدتوں بعد بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ ؎

جان کر مجملۂ خاصانِ مے خانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

آپ کی خدمات کے بہت سارے پہلو ہیں جن پر ان شاء اللہ مستقبل میں تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا۔ لکھنے والے لکھتے رہیں گے اورآپ کی شخصیت کے جلوے نکھرتے رہیں گے۔ رب کائنات اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں پروفیسر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کے درجات بلند فرمائے اوران کی خدمات کوشرف قبول عطا فرماتے ہوئے انہیں اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ آمین!۱۲۲

۱۲۲۔ ماہنامہ کنزالایمان دہلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

باب نمبر ۳

دنیائے صحافت

نذرِ عقیدت

زندگی کی جستجو تو ڈاکٹر مسعود ہیں
میرے دل کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

خواب ہو یا ہو تصور یا خیالِ انجمن
ہم سے محوِ گفتگو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

یہ زمانہ گر مخالف ہو تو کچھ پَروا نہیں
غم نہیں ہے رُوبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

حاملِ فہم و فراست، ماہر جود و سخا
علم و فن کی آرزو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

ہر طرف پھیلی ہے خوشبو آپ کے کردار کی
ہرچمن کے رنگ و بو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

منزلیں طے ہو ہی جاتی ہیں عقیدت کے سبب
پیر کامل خوبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

ہم نے دیکھا ہم نے پرکھا ان کے احساسات کو
ایک ولی کی جیسی خو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

ترک کرتے ہی نہیں بیشک کسی بھی رکن کو
معرفت کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

میں وفا جو کچھ بھی کہتا ہوں یقیں کر لیجئے
سنیت کی آبرو تو ڈاکٹر مسعود ہیں

کامل وفا نعیمی مظہری، بھارت

تعزیتی اجلاس

تعزیتی اجلاس محمد افضل راز کی صدارت میں روزن آفس میں ہوا۔ اجلاس میں مرحوم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم نیک نہایت ہی صالح ولی اللہ تھے۔(محمد افضل راز) مرحوم کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پُر نہ ہو سکے، (میاں فضل جیبی) تعزیتی اجلاس میں عبدالرزاق، ایم۔بی خان، ارشد گل، قمر شہزاد، محمد انور، شہزاد احمد، عثمان احمد، محمد بلال اور دیگر نے شرکت کی۔

گجرات (عبدالرزاق سے) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی کی وفات پر روزن آفس میں زیر صدارت چیف ایڈیٹر روزنامہ ''روزن'' محمد افضل راز اور میاں فضل احمد جیبی تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں انہوں نے مرحوم کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم بین الاقوامی محقق عالم اسلام کی عظیم شخصیت مفتی اعظم ہند مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کے صاحبزادے تھے۔ مرحوم نیک نہایت ہی صالح اور ولی اللہ تھے۔ مرحوم سلسلۂ عالیہ مجددیہ کا مینارہ نور ہونے کے ساتھ ساتھ امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کے علاوہ تقریباً پانچ سو کتب کے مصنف اور ماہر رضویات تھے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید مدتوں پر نہ ہو سکے۔ مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک ہمدرد اور ولی کامل سے محروم ہو گیا۔ آخر میں میاں فضل احمد جیبی نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

تعزیتی اجلاس میں عبدالرزاق، ای۔بی خان، ارشد گل، قمر شہزاد، محمد انور بانٹھ، شہزاد احمد، محمد بلال اور دیگر نے شرکت کی۔

دارالعلوم نوری، اندور میں پروفیسر مسعود احمد کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ

محترم المقام پیر طریقت الحاج صوفی عبدالعزیز صاحب صدیقی کے ذریعہ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب قبلہ مجددی نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان کے انتقال پُر ملال کی خبر ملتے ہی دنیائے سُنیت میں صف ماتم بچھ گئی۔ مرکز اہل سُنت دارالعلوم نوری کا پورا ماحول سوگوار ہو گیا۔ مرکز اہل سُنت کے دونوں مرکزی اداروں میں قرآن خوانی کا اہتمام اور تعزیتی نشست منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر دارالعلوم نوری کے صدر و مہتمم مفتی حضرت علامہ مفتی محمد حبیب یار خان صاحب قبلہ قادری نے ان کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا:

''حضرت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ کی ذات ہم اہل سُنت کے لئے ایک عظیم نعمت تھی۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کو کالج یونیورسٹی اور دانشور طبقہ تک پہنچانے کے لئے انہوں نے جو تحریک شروع کی تھی اس میں موصوف کامیاب رہے۔ آج ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ حضرت پر ریسرچ کام ہو رہا ہے۔ مرکز اہل سُنت دارالعلوم نوری سے انہیں محبت تھی۔ جب بھی بھارت آتے اور اپنی ہمشیرہ صاحبہ سے ملنے اندور آتے تو کرم فرما کر دارالعلوم تشریف لاتے۔ ادارہ کی حُسن کارکردگی پر مسرور رہتے۔ اساتذہ اور طلبہ کو نصیحت فرماتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر جہاں جہاں کام ہو رہا ہے اس پر تفصیل سے بیان فرماتے اور میدان عمل میں آنے کی دعوت دیتے۔ دارالعلوم نوری کے بارے میں آپ کا یہ تاثر تھا ''سرزمین مالوہ میں ایک شمع ہے جس کی روشنی پھیلتی جا رہی ہے۔

تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مفتی مولانا محمد نور الحق صاحب نوری شیخ الحدیث دارالعلوم نوری نے کہا:

’’ڈاکٹر مسعود احمد صاحب قبلہ مفتی اعظم دہلی حضرت مفتی مظہر اللہ صاحب مجددی نقشبندی کے خانوادہ کے روشن چراغ تھے۔ان کے وجود مسعود سے سُنّیت میں بہار تھی۔فروغ سُنّیت کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ ناقابل فراموش ہیں۔امام اہل سُنّت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تحقیقات کا کام جس انداز پر انہوں نے کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔خود بھی اس کام میں تا زندگی لگے رہے اور دوسروں کو بھی دعوت دیتے رہے۔اور صرف دعوت ہی نہیں بلکہ جو بھی اس راہ میں دلچسپی لیتے ان کی بھر پور مدد فرماتے تھے۔ان کے زرّیں کارناموں کو ہمیشہ قدر و تحسین کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا،انہوں نے علم و حکمت اور حُسنِ عمل کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی دینی و ملی خدمات کو اجاگر کیا جائے اور شایانِ شان انداز میں ان کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جائے تا کہ نئی نسل کو ان سے راہ ملے۔تعزیتی اجلاس میں دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ نے خصوصیت کے ساتھ شرکت کی۔۱۶۷؎

تعزیتی اجلاس منعقدہ ایگزیکٹو کلب پنجاب یونیورسٹی لاہور

’’بزم سیرت‘‘، لاہور کا ایک اجلاس پروفیسر ڈاکٹر محمود اختر کی زیر صدرات ایگزیکٹو کلب پنجاب یونیورسٹی لاہور منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی ممتاز نقاد و ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر تھے۔اس تعزیتی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی گئی اور ان کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر نے ڈاکٹر صاحب کے عملی و فکری ارتقاء کے حوالہ سے ان کی ابتدائی تحریروں سے لے کر ’’جہان امام ربانی‘‘ تک گفتگو کی۔ڈاکٹر حافظ محمد سجاد احمد نے ڈاکٹر صاحب کے ’’معارف اعظم گڑھ‘‘ میں شائع ہونے والے مضامین پر

۱۶۷؎ ماہنامہ جام کنزالایمان،دہلی:شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

تبصرہ کیا۔اس موقع پر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے نقشبندی مجددی سلسلہ کے حوالہ سے آپ کی خدمات کا جائزہ پیش کیا۔۱۲۸؎

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ کی یاد میں عظیم الشان تعزیتی اجلاس

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے مرکزی سیکرٹریٹ درگاہ حضرت ابوالبیان مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں مورخہ ۱۸مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء ایک نہایت باوقار تعزیتی پروگرام منعقد کیا گیا جسکی صدارت جانشین حضرت ابوالبیان شیخ طریقت علامہ صاحبزادہ پیر محمد رفیق احمد مجددی مدظلہٗ امیر اعلیٰ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام نے فرمائی۔اس اجلاس میں عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے مرکزی عہدیداروں کے علاوہ متعدد حلقوں کے امیر، ناظم اور اراکین کے علاوہ کثیر التعداد عوام الناس نے شرکت کی۔مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی بعد ازیں علماء کرام نے اظہار خیال فرمایا۔اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت علامہ مفتی محمد نصرت اللہ مجددی شیخ الحدیث دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالہ نے حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کی علمی فکری اور ملی خدمات کو خوب سراہا۔آپ نے فرمایا کہ مسعود ملت جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی وہ باکمال شخصیت ہیں جنہوں نے برصغیر پاک وہند میں فکر رضا اور فکر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو عام کیا اور علماء محققین کے لئے علم وتحقیق کے نئے ابواب واکئے۔انہی کاوشوں کی بدولت آپ علماء محققین سے ماہر رضویات کے لقب سے سرفراز ہوئے۔گویا فکر رضا کو عام کرنے کا سہرا ایک نقشبندی مجددی بزرگ کے حصے آیا۔ والحمدللہ علی ذالک

۱۲۸۔ صوفی غلام سرور نقشبندی: تعزیتی پیغامات، مطبوعہ شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور

استاذ العلماء حضرت علامہ رب نواز خاں اجمیری مدظلہٗ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا!

جناب مسعود ملت علیہ الرحمتہ نے اپنی زندگی میں یوں تو صدقہ جاریہ کے لئے کئی اسباب مہیا کئے مگر فکر امام احمد رضا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہما کو عام کرنا آپ کی خاص پہچان بن گیا۔ عمر عزیز کے آخری دور میں تعلیمات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کو عام کرنے کی غرض سے جہان امام ربانی کی متعدد اور مبسوط جلدوں کی ترتیب واشاعت ایک ایسا علمی فکری کارنامہ ہے جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ پروفیسر ابرار حسین ساقی فرمانے لگے کہ! یہ دور قحط الرجالی کا دور ہے۔ پرانے علماء یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہورہے ہیں مگر افسوس! جو دنیا سے چلا جاتا ہے اسکی کمی کو پورا کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ علماء حق کا اس دار فانی سے اتنی جلدی رخصت ہونا یہ قرب قیامت کی علامت ہے ۔حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی نے ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی یہی وجہ ہے کہ علم ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا۔علم دین کی محبت آپ پر اس قدر غالب رہی کہ ساری زندگی اک طالبعلم بن کر سیکھتے سکھاتے رہے۔ آپ بیسیوں ڈگریاں تمغے اور اعزازات حاصل کئے اور قلمی جہاد کرتے ہوئے اور بیسیوں کتب تحریر کر کے رہتی دنیا تک اپنا نام روشن کر گئے۔

آخر میں جانشین ابوالبیان حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد رفیق احمد مجددی مدظلہٗ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ! سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی بزرگ فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کا ہم سے رخصت ہوجانا دنیائے علم وروحانیت کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ قحط الرجالی کے اس دور

میں اس خلاء کا پورا ہونا بہت مشکل ہے ۔حضرت ابوالبیان علیہ الرحمۃ اور جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی آپس میں نہایت قلبی وابستگی تھی اور ایک دوسرے کے ساتھ قلمی، علمی اور فکری روابط جاری رہتے ۔آپ بلاشبہ سرمایۂ اہلسنت تھے جس سے ہم سب محروم ہوگئے ہیں ۔دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم ومغفور کی مساعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ۔آمین۔

آخر میں آپ نے متعدد علماء مشائخ ،صوفیاء اور سینکڑوں خدام درگاہ حضرت ابوالبیان کی موجودگی میں مرحوم کی روح پرفتوح کو ایصال کیا اور موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی ۔۱۲۹

جامعہ اشرفیہ میں ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد کی رحلت پر تعزیتی اجلاس

ماہر رضویات مسعود ملت حضرت پروفیسر مسعود احمد مجددی کی ۲۸ راپریل پیر بعد مغرب رحلت سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں بروز رنج والم کا ماحول پیدا ہوگیا۔ طلبہ واساتذہ میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی ۔جامعہ کی فضا پر سکوت طاری ہوگیا اور ہر طرف سناٹا چھا گیا ۔ان کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ۲۹ راپریل کو عزیز المساجد میں نماز عشاء کے بعد قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی ۔تقریباً آدھے گھنٹے تک سب لوگ تلاوت قرآن خوانی میں مصروف رہے پھر مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبدالمبین نعمانی مصباحی کی صدارت میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا ۔مفتی زاہد علی مصباحی سلامی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا قاری محمد رضا قادری مصباحی نے قرات کی اور نعت پاک کے چند اشعار پڑھے ۔حضرت مفتی عبدالحق مصباحی اور مولانا محمد عبدالمبین نعمانی نے پروفیسر

۱۲۹۔ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام ،گوجرانولہ، شمارہ جون ۲۰۰۸ء

صاحب کی حیات وخدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی ۔ اخیر میں قل شریف کے بعد حضرت نعمانی صاحب نے دعا فرمائی اور حضرت پروفیسر صاحب کی روح کو ایصال ثواب کیا۔ اس موقع پر مولانا الوری قادری، مولانا نفیس احمد مصباحی، مولانا اختر کمال قادری اور دیگر اساتذہ اشرفیہ موجود تھے۔ مفتی زاہد علی سلامی مصباحی کی تحریک پر طلبہ کی دعوتی و اصلاحی تنظیم "تنظیم فروغ ادب جہاں نما" آئینہ خوش رنگ، پیغام اسلام اور انجمن ضیائے اسلام کی جانب سے بھی ارکان و ذمہ داران کی مختلف نشستیں ہوئیں اور اخبارات میں رپورٹیں ارسال کی گئیں۔ ۱۷۰؎

سنی دعوت اسلامی ممبئی کے مرکزی ادارہ "الجامعۃ الغوثیہ" میں تعزیتی اجلاس

ماہر رضویات محقق عصر پروفیسر مسعود احمد نقشبندی کا ۲۸؍ اپریل ۲۰۰۸ء بعد نماز مغرب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ اہل سنت و جماعت کے لئے یہ جاں کاہ خبر انتہائی افسوس ناک ہے، آپ نہ صرف ایک محقق، دانش ور اور جہاں دیدہ ور دور رس تھے بلکہ شریعت و طریقت کے حسین سنگم اور مرشد طریقت بھی تھے، رضویات پر آپ کے کارنامے ایک گنج گراں مایہ ہیں۔ آپ کی ذات بلاشبہ ایک مشفق و کرم فرما ذات تھی، رضویات پر کام کرنے والوں کے لئے ایک مستند و معتمد رہ نما، کرم فرما اور استاد جیسی تھی، ان کے وصال سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا اور دنیا ایک عظیم رضوی محقق، مصنف، ماہر و حاذق ادیب اور لائق استاد سے محروم ہو گئی۔

رضا اکیڈمی سے اطلاع ملنے کے بعد سنی دعوت اسلامی ممبئی کے مرکزی ادارہ "الجامعۃ الغوثیہ" میں آپ کی روح پاک کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اساتذہ و طلبہ اور امیر سنی دعوت اسلامی مولانا محمد شاکر علی نوری رضوی

۱۷۰؎ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، جون ۲۰۰۸ء

نے مل کر اس عظیم المرتبت ذات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کی خدمات کو سراہا اور پھر حضرت کی دعا پر یہ تعزیتی تقریب اختتام پذیر ہوئی، تحریک سنی دعوت اسلامی کے اراکین و مبلغین، ادراہ اساتذہ، طلبہ سب مل کر ان کے پسماندگاہ، معتقدین، متوسلین کی تعزیت کرتے ہیں، اللہ عزوجل ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین![۱۷۱]

دفتر ماھنامہ کنز الایمان میں منعقدہ تعزیتی اجلاس

دفتر ماہنامہ کنز الایمان میں منعقدہ تعزیتی نشست میں علمائے کرام کا اعتراف، عصر حاضر کے بلند پایہ محقق، ماہر رضویات و مجددیات پروفیسر مسعود احمد نقشبندی کا انتقال عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے، ان کی وفات سے جہان علم و تحقیق ایک عظیم شخصیت سے محروم ہوگیا۔ آپ تقریبا دوسو سے زائد دینی، علمی، سماجی اور تحقیق کتابوں کے معروف و مقبول مصنف تھے، تحقیقی مقالات و مضامین انگریزی، فارسی، ہندی، گجراتی، سندھی، ڈچ، پشتو اور فرنچ زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ عالم اسلام کے ہندوستانی نژاد پاکستانی عالم دین تھے۔ مذکورہ احساسات کا اظہار ۲۹ر اپریل ۲۰۰۸ء کو اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد، دھلی کے سنی کتب خانوں کی مشترکہ تعزیتی نشست میں مولانا انوار احمد امجدی ڈائرکٹر کتب خانہ امجدیہ نے کیا۔

ماھنامہ ’’کنز الایمان‘‘ دھلی کے ایڈیٹر محمد قمر الدین رضوی صاحب نے کہا کہ پروفیسر صاحب کی تحریر و تحقیق کا اہم میدان عالم سلام کی دو دینی و علمی شخصیات حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور معمار سُنیت امام احمد رضا قادری بریلوی کی حیات وخدمات تھا۔ چنانچہ آپ نے ان شخصیات پر مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ تن تنہا جتنا کام کیا اور کرلیا ہے اور جس طرح سے برصغیر ہند و پاک کے باہر عرب و مغربی ممالک میں ان کا تعارف کرلیا ہے، اس کی ہمارے پاس مثال نہیں ان کی تحقیقی زندگی کی عظیم

۱۷۱۔ ماہنامہ جام نور، دھلی: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

یادگار ''جہانِ امام ربانی'' اور آئینہ رضویات'' ہیں۔

واضح رہے کہ پروفیسر مرحوم صاحب جب بھی دھلی آتے تو ماھنامہ ''کنز الایمان'' کے دفتر میں ضرور تشریف لاتے۔ ابھی ایک ماہ پہلے ہی تشریف لائے تھے، یہ مرحوم کی ماھنامہ کنز الایمان اور رضوی کتاب گھر سے قلبی لگاؤ کی روشن دلیل ہے، ابھی پرسوں ایک صاحب نے ''باقیات جہانِ امام ربانی'' کی تین جلدیں رضوی کتاب گھر میں لاکر دیں اور کہا کہ پروفیسر صاحب نے اسے آپ کے لئے بھیجا ہے اور اسی دن شام میں بعد نماز عشاء یہ افسوس ناک خبر ملی کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ ادارہ کنز الایمان پروفیسر مسعود احمد صاحب کے اس اچانک رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ تعزیتی پروگرام ماہ نامہ ''کنز الایمان'' دھلی کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر فضل الرحمان شرر مصباحی، مولانا محمد ظفر الدین برکاتی، مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی، مولانا محمد آصف رضا مصباحی، ساجد ہاشمی، حاجی معین الدین اشرفی مکتبہ فاروقیہ جناب غلام ربانی صاحب، مکتبہ جام نور حامد رضا اسلامک پبلشرز اور دیگر اداروں کے مالکان حضرات نے شرکت کی۔ فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کے بعد مولانا انوار احمد امجدی کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔ ۱۷۲؎

مسجد النور ہوسٹن، امریکہ میں ڈاکٹر مسعود احمد علیہ الرحمۃ کا تعزیتی جلسہ

۲۸/ اپریل بروز پیر حادثۂ جانکاہ کہ محققِ عصر، ماہرِ رضویات، یادگارِ سلف حضرت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کراچی میں انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ جانکاہ خبر کوئی معمولی نہ تھی بلکہ دلوں پر بجلی بن کر گری اور ذہن ودماغ کو ماؤف کرتی چلی گئی۔

۱۷۲؎ ماہنامہ کنز الایمان دھلی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

نارتھ امریکہ کی مرکزی مذہبی تنظیم النور سوسائٹی آف گریٹ ہیوسٹن کے ذمہ داران اور علماء نے دکھ و درد کا اظہار کیا اور پھر ۲۹ ر اپریل منگل کو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے بہت قریبی حاضر باش اور تربیت یافتہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری جو ان دنوں امریکہ کے دورہ پر شہر ہوسٹن میں قیام پذیر تھے، ان کو اطلاع دی گئی اور قرآن خوانی و جلسہ تعزیت منعقد ہوا۔ عصر سے مغرب تک قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پھر بعد نمازِ مغرب تعزیتی جلسے کا اہتمام تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد پروگرام شروع ہوا اور تلاوت، حمد و نعت کے بعد علمائے کرام نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد قمر الحسن قادری صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی ذات کے حوالے سے تازہ ترین تین رباعیاں پیش کیں جو حسب ذیل ہیں:

نشاط علم سے سرشار تھا وہ
مئے الفت کا بادہ خوار تھا وہ
جلو آفاقیت سے تھا درخشاں
بڑا ہی صاحبِ کردار تھا وہ

قلم کا آتشیں جوہر لئے تھا
نبی کے عشق کا گوہر لئے تھا
بڑا شیریں سخن لہجہ تھا اس کا
مگر تحریر کا نشتر لئے تھا

محقق تھا بڑا صاحب نظر تھا
رضا کی فکر کا وہ دیدہ ور تھا
وہ جامع تھا علومِ دینیہ کا
شکستہ قلب تھا یکتا گہر تھا

حضرت مفتی صاحب کے بعد ناظم اسٹیج حضرت مولانا عبد الرب صاحب نے معزز مہمان گرامی قدر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کو اظہارِ خیال کے لئے دعوت دی۔ ڈاکٹر مجید اللہ صاحب نے اپنا پی۔ ایچ ۔ ڈی کا مقالہ ''کنز الایمان اورمعروف تراجمِ قرآن'' مرحوم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی زیرِ نگرانی مکمل کیا اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مزاجِ رضا کے حوالے سے ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی نگاہ کتنی دوررس اور معتبر ہے۔ انہوں نے اس ترجمہ کنز الایمان کے تقابلی مطالعہ میں تنقید کا کوئی پہلو باقی نہ چھوڑا ہوگا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر مجید اللہ صاحب نے کئی بار اس کا اظہار کیا کہ ان کی زندگی میں دینی ترجیحات کے جتنے عناصر نظر آ رہے ہیں یہ چشمِ فیض ہے چند اکابرِ اہلِ دل کا جن میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مرحوم ایک ہیں اور ان کی چشم کشا نے میرے اندر بہت سارے تغیرات پیدا کئے۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری بہت پژمردہ، متاثر اور غمزدہ تھے کہ میں اپنے استاذ اور مربی کے آخری دیدار اور آخری رسومات میں شریک نہ ہوسکا۔ تاہم انہوں نے کوئی پچاس منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مرحوم کی زندگی کے کتنے گوشے ایسے واضح کئے جو ان کی دیانت، تقویٰ اور زاہدانہ زندگی کے مخفیات سے تعبیر ہیں۔

خلاصۂ کلام ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب نے بڑی معلومات افزا گفتگو کی مگر دورانِ خطاب وہ بار بار اس تاسف کا اظہار کرتے رہے کہ یہ میری حرماں نصیبی ہے کہ اپنے شفیق ترین مخدوم کی آخری رسومات میں شریک نہ ہوسکا۔

یہ تعزیتی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ زیبِ اسٹیج حضرت مولانا مسعود رضا صاحب (فلاح مسجد)، حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ صاحب (کے ٹی طیبہ مسجد) بھی تھے۔ اخیر میں فاتحہ خوانی، سلام ودعا ہوئی، پھر نمازِ عشاء کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا اور یہ پروگرام ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی قبر کو منور فرمائے اور ان کے

اعمالِ حسنہ کی اچھی جزاء دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ۔ ۲۔۷

غوثیہ قادریہ مسجد گوجرنوالہ اور لاہور میں تعزیتی اجلاس

مولانا محمد اجمل رضا قادری کے اہتمام سے غوثیہ قادریہ مسجد گوجرنوالہ میں اور برادرم ڈاکٹر شیر محمد مسعودی کی قیام گاہ لاہور میں تعزیتی جلسہ ہوا، کراچی سے حضرت صاحبزادہ صاحب، علامہ رضوان احمد نقشبندی، مولانا جاوید اقبال مظہری اور دیگر احباب کے علاوہ میر پور خاص (سندھ) سے حضرت پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی، پروفیسر عبد الرحمٰن اور لاہور کے احباب اور مقامی حضرات نے شرکت کی ......

میر پور خاص میں ایک تعزیتی اجلاس

عمدۃ المحققین، قدوۃ الواصلین، زبدۃ العلماء والفضلاء، نشانِ قدرتِ کاملہ، مجدد ماۃ حاضرہ پروفیسر ڈاکٹر حضرت مولینا وشیخنا محمد مسعود احمد نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ حسب امر ربی ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مگر ان کی یاد خوش بو بن کر ہمیں معطر کرتی رہے گی اس سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس بمقام دلکشالان پیر سرہندی بنگلہ رنگ روڈ میر پور خاص منعقد کیا جارہا ہے۔ آپ کی شرکت ہم غم زدگان کے لیئے باعثِ طمانیت ہوگی۔ زیر صدارت حضرت پیر جان آغا مجددی سرہندی، درگاہ عالیہ خلیلیہ، گلزارِ خلیل، سامارو۔

اداریہ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

عظیم علمی وروحانی شخصیت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ ۷۸ سال کی عمر میں ۲۸ راپریل بروز پیر مغرب کے وقت لیاقت میڈیکل ہسپتال کراچی میں انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

۱۷۳۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

جناب ڈاکٹر صاحب ایک انتہائی باوقار، پُرخلوص، عالی ہمت، کشادہ رو، صاحبِ علم وعمل اور تقویٰ دار انسان تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان گنت صلاحیتوں اور بے پناخوبیوں سے نوازا تھا۔ انتہائی محبت نواز، شفیق، دردمند اور مہمان نواز شخصیت، مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا اس دارفانی سے کوچ کرجانا ہم سب کے لئے نہایت دکھ کا باعث ہے۔ آپ کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا شاید ہی صدیوں میں پورا ہو، ادارہ ضیائے حرم کے کارکنان اپنے اس عظیم محسن کی وفات حسرت آیات پر انتہائی مغموم ہیں۔ ہم ان کے صاحبزادے جناب ابوالسرور محمد مسرور صاحب اور جملہ لواحقین سے تعزیت اور اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم سے نوازے آمین ثم آمین۔۱۷۴

اداریہ ماہنامہ اہلِ سُنّت، گجرات

عظیم علمی وروحانی شخصیت ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ ۷۸ سال کی عمر میں ۲۸؍اپریل بروز پیر مغرب کے وقت لیاقت میڈیکل ہسپتال کراچی میں انتقال فرماگئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ کا اس دارفانی سے کوچ کرجانا ہم سب کے لئے نہایت دکھ کا باعث ہے۔ آپ کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا شاید ہی صدیوں میں پورا ہو۔ ادارہ ''ماہنامہ اہلسنت'' انٹرنیشنل گجرات، کے کارکنان اپنے اس عظیم محسن کی وفات حسرت آیات پر انتہائی مغموم ہیں۔ ہم ان کے صاحبزادے جناب ابوالسرور محمد مسرور صاحب اور جملہ لواحقین سے تعزیت اور اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین!۱۷۵

۱۷۴۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور: شمارہ مئی ۲۰۰۸ء

۱۷۵۔ ماہنامہ اہلسنت، گجرات: شمارہ جون ۲۰۰۸ء

اداریہ ماہنامہ کاروانِ قمر، کراچی

علمی اور ادبی دنیا میں یہ خبر گہرے دکھ اور صدمے کے ساتھ سنی گئی کہ ماہر رضویات، ممتاز ماہر تعلیم، عظیم دانشور، مایہ ناز محقق ومصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مختصر علالت کے بعد کراچی میں ۲۸ر اور ۲۹ر اپریل ۲۰۰۸ء کی درمیانی شب وصال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال سے عالم اسلام ایک مخلص ومحبّ عالم فاضل، محقق، مدرس، مصلح، مصنف اور دانشور سے محروم ہوگیا۔ ''قمر الاسلام'' اُن کے سانحۂ ارتحال پر پوری ملت کے اس غم میں شریک ہے۔ پاک پروردگار جل جلالہ اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل ڈاکٹر صاحب کی عظیم خدمات کو قبول فرما کر ان کے لئے کفارۂ سیات بنائے، ان کی حسنات کو ان کے بلندیٔ درجات کا وسیلہ بنائے۔ ان کی قبر پر رحمتوں کا مینہ برسائے۔ ان کے جملہ خاندان کو صبر جمیل دے۔ آمین! ۱۷۶

اداریہ مجلّہ یادگار مسعود ملت، کراچی

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۰۰۸ء/ ۱۳۲۹ھ میں روشن ہوا اور ۲۸ر اپریل ۲۰۰۸ء/۱۴۲۹ھ میں چہار دانگ عالم کو روشن کرکے چھپ گیا۔ مگر اپنی زندگی سے صد ہا چراغ روشن کرگیا۔ آپ جب تک اس جہان فانی میں رہے، چراغ صد انجمن رہے۔ گذشتہ سال آپ اس جہان فانی سے چلے گئے۔ آپ کا چلے جانا ایک عظیم سانحہ ہے۔ آپ کا جانا علم کا اٹھ جانا ہے۔ موت العالم موت العالم، عملی زندگی میں آپ سراپا اخلاص تھے، پابند شریعت تھے، بے مثال شیخ طریقت تھے، بے نظیر محقق، مصنف، مترجم اور اثر انگیز خطیب۔ ۱۷۷

۱۷۶۔ ماہنامہ کاروان قمر، کراچی: شمارہ مئی ۲۰۰۸ء

۱۷۷۔ مجلہ یادگار مسعود ملت، مطبوعہ شرکت اسلامیہ میرپور خاص: ۲۰۰۹ء

اداریہ مجلّہ المنظہر، کراچی

عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا، مجدد عصر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمتہ کے سانحہ ارتحال پر برصغیر پاک وہند کے علاوہ دنیا کے گوشے گوشے سے علمائے کرام، مشائخ عظام، دینی اسکالرز، طلبا اور عوام اہل سنت کے تعزیتی خطوط، ای میل اور تعزیتی فون موصول ہوئے اور ہور ہے ہیں، سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودیہ حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب ان تمام محبین اور مخلصین کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ مالک ومولیٰ ان تمام احباب کے درجات بلند فرمائے اور بہترین جزا عطا فرمائے۔۔(آمین)

بلاشبہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمتہ عالم اسلام کے عظیم رہنما اور محقق دوراں تھے، انھوں نے دین ومسلک کی خدمت کے ساتھ ساتھ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیض کو جاری فرمایا۔ انھوں نے مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ کے پیغام عشق ومحبت کو ساری دنیا میں پھیلایا۔ انھوں نے امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے افکار اور معارف کو "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کی صورت میں ساری دنیا کو آگاہ فرمایا۔ ان کا چلے جانا عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان اور ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی قبر شریف کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن فرمائے اور ان کے پروانوں کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ۸ے۱

جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

عوام اہلسنت کے محسن، مذہبی اسکالر، مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال پر ہم دل کی گہرائیوں سے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ

اللہ رب العزت (جل شانہ) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں مرحوم کی تربت پر بے انتہا رحمتوں ، برکتوں کا نزول فرمائے ، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، ان کے اہل وعیال، محب وعقیدت مندوں کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

منجانب: پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان، الحاج مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی (امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) محسن اہلسنت محترم محمد حفیظ نیازی (مدیر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ) صاحبزادہ مولانا محمد داؤد رضوی قادری، صاحبزادہ محمد رؤف رضوی قادری (گوجرانوالہ) شیخ المیراث مولانا عبدالنبی، مفتی محمد جنید رضوی قادری (صدر جماعت رضائے مصطفےٰ کراچی ڈویژن) خاکپائے پاسبان مسلک رضا، خالد نورانی (عوام اہلسنت ویلفیئر ٹرسٹ پاکستان رجسٹرڈ 416، چیف ایڈیٹر ''نعت روزہ حیران کراچی'') دیگر معتقدین و مریدین اور خلفائے کاملین۔ ۹ےا

۱۷۸۔ ۲۴ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ، جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان'' کراچی ڈویژن''

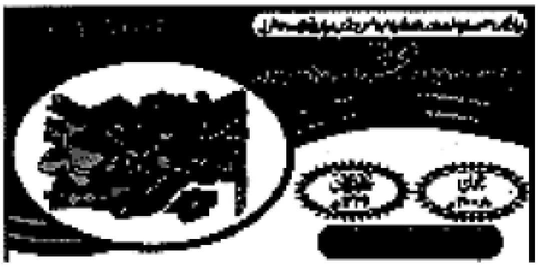

جامعہ اشرفیہ میں ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد کی رحلت پر تعزیتی اجلاس

رضویات مسعود ملت حضرت پروفیسر مسعود احمد مجددی کی ۲۸ اپریل بروز پیر بعد مغرب رحلت سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں رنج والم کا
ہو گیا طلبہ و اساتذہ میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی، جامعہ کی فضا پر سکوت طاری ہو گیا اور ہر طرف ایک سناٹا چھا گیا۔
ن کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ۲۹ اپریل کو عزیز المساجد میں نماز عشا کے بعد قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اساتذہ و طلبہ
تقریباً آدھے گھنٹے تک سب لوگ تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔

آہ! دنیا ایک عظیم رضوی محقق سے محروم ہو گئی

ماہر رضویات محقق عصر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی کا ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء بعد نماز مغرب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا اہل سنت و جماعت کے لیے یہ جاں کاہ خبر انتہائی افسوس ناک ہے آپ نہ صرف ایک محقق، دانش ور اور جہاں دیدہ دور رس تھے بلکہ شریعت و طریقت کے حسین سنگم اور مرشد طریقت بھی تھے، رضویات پر آپ کے کارنامے ایک گنج گراں مایہ ہیں۔ آپ کی ذات بلا شبہ ایک مشفق و کرم فرما ذات تھی، رضویات پر کام کرنے والوں کے لیے ایک مستند و معتمد رہنما، کرم فرما اور استاذ جیسی تھی، ان کے وصال سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا اور دنیا ایک عظیم رضوی محقق، مصنف، ماہر و صاحب طرز ادیب اور لائق و فائق استاذ سے محروم ہو گئی۔

ماہر رضویات، "جہانِ امام ربانی اور مجدد الف ثانی" کے مرتب، دنیائے اسلام کے مشہور عالم دین، اعلیٰ حضرت کے ترجمان، حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کے نقیب حضرت ڈاکٹر مسعود احمد مظہری کراچی میں انتقال فرما گئے

ادارہ ان کے اس دنیا سے چلے جانے کو ایک عظیم نقصان محسوس کرتا ہے۔ "مرکزی مجلس رضا" کے اراکین، "جہانِ رضا" کے قارئین حضرت کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کے متعلقین کے تمام افراد کے لئے صبر جمیل کی التماس کرتے ہیں۔ جہانِ رضا کے قارئین مرحوم کے لئے ختم پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔

آہ! ماہرِ رضویات بھی رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

29 اپریل 2008ء بروز منگل یہ خبر وحشت اثر بن کر شدید صدمہ ہوا کہ معروف محقق، مصنفِ کتب کثیرہ حضرت العلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (کراچی) وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رَحْمَۃً کَامِلَۃً

آپ عظیم اسکالر، بلند پایہ محقق، شیخ طریقت، متبع شریعت اور بہت سی کتب مفیدہ کے مصنف تھے۔ بلکہ مصنفین اور مؤلفین کے مرجع تھے۔ تحقیق الرجال کے اس دور میں آپ کا وجود مسعود غنیمت تھا۔ زندگی بھر شائل امام احمد رضا سے غیر معمولی دلچسپی رہی۔ تحقیق میں معروف رہے۔ آپ کے قلم میں سنجیدگی اور متانت تھی۔ آپ کی تحریر شستہ اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ بے جا تنقید سے مبرا، تحقیق سے مزین اور حق بیانی کا اعلیٰ نمونہ ہوتی۔

روزنامہ نوائے وقت کراچی (12) 4 مئی 2008ء

[illegible]

روزنامہ اوصاف

Price :60P

علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی مغفرت کے لیے دعا

پنڈدادن خان (نامہ نگار) معروف عالم دین، کتب کثیرہ کے مصنف محقق ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی آف کراچی، مولانا حافظ محمد علی شاہ کے والد میاں غلام محی الدین اور مفتی محمد افضل نقشبندی مرحوم کے والد بزرگ عالم مولانا غلام مصطفی سیالکوٹ کے وصال پر جمعیت علمائے اہلسنت برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی، درجات کی بلندی اور مرحومین کے پسماندگان کے لیے صبر و تحمل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، علامہ عبد الغفور انوری، مولانا قاری حیدر علی نواب، علامہ دوست محمد نقشبندی، پیر غلام حسین شرقپوری، علامہ پیر محمد صدیق نقشبندی، علامہ فاروق عبید شرقپوری، علامہ حبیب اللہ فاروقی، علامہ فاروق امتیاز احمد، علامہ قاری محمد انور نوشاہی، علامہ محمد خان نقشبندی، صاحبزادہ محمد طاہر افضل، چوہدری بشیر احمد و دیگر اراکین نے شرکت کی۔

روزنامہ نوائے وقت

علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی یاد میں علماء کا تعزیتی اجتماع

کراچی (اپ ڈیٹ) جامعہ غوثیہ خطیبیہ گلستان مصطفیٰ میں مفکر اسلام علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی یاد میں علماء کرام کا تعزیتی اجتماع زیر صدارت علامہ مفتی محمد رفیق قادری منعقد ہوا جا نثاران رسول ﷺ نے ڈاکٹر مسعود احمد کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اجتماع سے علامہ مفتی محمد فیض قادری، علامہ رفیق محمد ساوا، ڈاکٹر پروفیسر سعید، عبداللہ کامل، محمود احمد نے خطاب کیا۔

خبریں

روزنامہ خبریں 5 مئی 2008ء

[illegible]

جرأت

JURAAT

[illegible]

روزنامہ نیا اخبار [illegible] 2008ء

نیا اخبار

[illegible]

عوام

Daily Awam Karachi

[illegible]

آپ نے مختلف موضوعات پر سینکڑوں مضامین تحریر کرکے جہاں اردو ادب میں باہم اضافہ کیا ۔ تعزیتی اجلاس سے خطاب

کراچی (پ ر) جامع [illegible] میں [illegible] ایک تعزیتی اجلاس [illegible] علامہ مفتی محمد [illegible] قادری [illegible] ڈاکٹر مسعود [illegible]

[illegible]

روزنامہ جنگ کراچی منگل 6/مئی 2008ء

پروفیسر محمد مسعود کے انتقال پر تعزیتی اجتماع

حیدرآباد (بیورو رپورٹ) ممتاز اسکالر و محقق امام اہلسنت امام احمد رضا خان کی علمی شخصیت پر تحقیق کا فریضہ انجام دینے والے ممتاز عالم دین و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے انتقال پر ملال پر مرکز الاسلام جامعہ مجددیہ حیدرآباد میں تعزیتی اجتماع اور قرآن خوانی کا انعقاد کیا گیا اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی۔ [illegible] تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ [illegible] مفتی محمد [illegible] مولانا [illegible] اور دیگر علماء کرام نے ڈاکٹر مسعود احمد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سچے عاشق رسول تھے اور ساری زندگی [illegible] دینی تعلیمات کو فروغ دینے میں مصروف رہے۔

اوصاف

پروفیسر مسعود احمد کی وفات پر تعزیت

جماعت اہلسنت کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی نے ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر مرحوم کے گھر جا کر فرزند [illegible] سے تعزیت کی [illegible] مرحوم کے بلندی درجات کی دعا کی

DAILY NAWA-I-WAQT KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی

پروفیسر مسعود احمد کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں، مفتی نعیمی

آپ نے پوری زندگی درس و تدریس اور تحقیق میں بسر کی، ضیاء قادری

[illegible]

سکھر (نامہ نگار) جامعہ مصطفیٰ کمیٹی سکھر نے ممتاز دینی اسکالر مسرور [illegible] پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال پر ایک تعزیتی ریفرنس [illegible] منعقد کیا جس سے مفتی سید اقبال [illegible] نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی دینی و علمی خدمات [illegible] ہیں۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور تحقیق میں گزاری۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نے [illegible] ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی [illegible] تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے [illegible] ضیاء قادری نے کہا کہ ڈاکٹر مسعود احمد [illegible] کی علمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی تمام عمر تحقیق و تحریر میں صرف کی [illegible] علمی و تدریسی سرگرمیوں میں صرف کی۔ پروفیسر مسعود احمد نے امام احمد رضا کی شخصیت اور علمی خدمات کو اجاگر کرنے میں [illegible]

[illegible] امام احمد رضا کے [illegible] ڈاکٹر مسعود احمد کی [illegible] علمی و دینی شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں [illegible] ناقابل تلافی نقصان ہے۔ تعزیتی ریفرنس سے [illegible] ڈاکٹر سید [illegible] اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

روزنامہ امت کراچی جمعۃ المبارک ۲ مئی ۲۰۰۸ء

ڈاکٹر طاہر القادری کا پروفیسر مسعود کے انتقال پر اظہار تعزیت

کراچی (امت) ممتاز مذہبی اسکالر پروفیسر مسعود شاہ کے انتقال پر سرپرست اعلیٰ تحریک منہاج القرآن، قائد پاکستان عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر مسعود شاہ کے انتقال سے عالم اسلام عظیم اسکالر سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ABC
JURAAT
جرأت

[illegible]

کراچی [illegible]
میں مرکزی جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام [illegible]
[illegible] ڈاکٹر مسعود احمد کی یاد میں ایک
تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے
[illegible]

ایمان

مظہر سعید کاظمی کی پروفیسر مسعود کے صاحبزادے سے تعزیت

[illegible]

صحافت

نئی دہلی، 30/ اپریل، 2008 بدھ

مفتی مکرم کو صدمہ

نئی دہلی۔ 28 اپریل (یو این آئی) مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا اور ماہر رضویات و برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر محمد مسعود احمد کا کل رات دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ پروفیسر مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ فتحپوری میں حاصل کی۔ وہ اپنے بڑے بھائی مولانا منظور احمد کی [illegible] کے سلسلے میں 1948 میں پاکستان چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ متعدد علمی اداروں سے وابستہ رہے۔ 200 سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد نے خاندان مظہریہ پر متعدد کتابیں لکھیں اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر 14 جلدوں پر مشتمل جہان امام ربانی لکھی جسے حضرت مجدد الف ثانی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔

یوکے (یورپ) کی خبریں

پروفیسر مسعود احمد کے وصال سے بڑا خلا پیدا ہو گیا' مشترکہ بیان

موصوف کئی درجن کتب کے مصنف تھے۔ موصوف ایک بہت بڑا علمی فکری سرمایہ تھے: علامہ فراشوی

مانچسٹر (پ ر) مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے مرکزی رہنماؤں سرپرست اعلیٰ پیر سید عبدالقادر گیلانی مرکزی صدر علامہ ظفر محمود مجددی علامہ سید زاہد حسین رضوی مرکزی جنرل سیکرٹری علامہ پیر منور حسین بخاری، پیر سید مزمل حسین بخاری، ڈپٹی سیکرٹری حافظ صادق ضیاء، حافظ نصرت علی چشتی، حافظ فضل احمد قادری، علامہ احمد نثار بیگ قادری، قاری مفتی غلام سرور، پیر سید احمد حسین ترمذی، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی، حافظ محمد شفیع، حافظ کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ نے پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر ملال پر افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے احباب و اقربا سے تعزیت کی علامہ فراشوی نے کہا کہ مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی و فکری سرمایہ تھے اور ان کے اچانک وصال سے اہلسنت ایک بہت بڑے مفکر اور مصنف سے محروم ہو گئے۔ موصوف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خدمات پر کئی کتابیں لکھیں اور کئی مسائل پر ریسرچ کی اور ابھی انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی" کے تجدیدی اور روحانی کارناموں پر جہانِ مجدد کے نام سے چھ جلدوں میں اور باقیات مجدد الف ثانی کے نام سے چار جلدوں میں مضبوط تحقیقی کام کیا۔ نیز موصوف ایک درویش اور خلاق حمیدہ کے منکسر المزاج صوفی منش سکالر تھے ان کا وصال پوری ملت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور نقصان ہے اللہ کریم ان کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے ان کی خدمات تا قیامت یاد رکھی جائیں گی۔

---

2 سہارا

نئی دہلی، 30/اپریل، 2008 بدھ

پروفیسر مسعود احمد کا کراچی میں انتقال

نئی دہلی، 29/اپریل (یو این آئی) مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا اور برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر محمد مسعود احمد کا کل رات دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ پروفیسر مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ فتحپوری میں حاصل کی۔ وہ اپنے بڑے بھائی مولانا منظور احمد کی تیمارداری کے سلسلے میں 1948 میں پاکستان گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ متعدد تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے۔ 200 سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد نے خاندان مظہریہ پر متعدد کتابیں لکھیں اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر 14 جلدوں پر مشتمل 'جہان امام ربانی' لکھی جسے حضرت مجدد الف ثانی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔

نوائے 04 مئی 2008ء ... 27 ربیع الثانی 1429ھ
DAILY SAHAFAT

پروفیسر مسعود کے انتقال پر تعزیتی نشست

امروہہ 3 مئی (ندیم نقوی) حیدر دہلوی پروفیسر مسعود صاحب کے انتقال پر انجمن شاداب کے زیر اہتمام ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں عوام اہلسنت ... برکت علی نے انجمن شاداب کے ممبران سے کہا کہ مرحوم علم و ادب ... [illegible] ... کو یکتا ... کر کے آخرت اختیار کر لیا۔ مرحوم کے لئے انجمن شاداب کے ممبران نے دعائے مغفرت کی ... اہلسنت و جماعت ... اور خانوادہ مرحوم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس تعزیتی نشست میں ... حاجی احسان ... علی ... نے شرکت کی۔

پروفیسر مسعود کے انتقال پر تعزیتی میٹنگ

امروہہ 30 اپریل (پریس ریلیز) روزنامہ صحافت کے توسل سے جب یہ خبر ملی کہ آہ مسلک اہلسنت و جماعت کے عظیم رہنما جناب پروفیسر مسعود کا انتقال ہو گیا تو عوام اہلسنت میں اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ مرحوم اہلسنت و جماعت کے جید عالم دین تھے۔ پروفیسر مسعودؒ کے وصال سے دنیائے ... [illegible] ... اس کی بھرپائی ممکن نہیں۔ ... انجمن ... کے زیر اہتمام مرحوم ... ماسٹر یوسف علی صاحب ... ایک تعزیتی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا کی گئی۔ اللہ عزوجل مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین) مرحوم کی پوری زندگی فروغ اہلسنت و جماعت کیلئے وقف ہو گئی۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے مرحوم کو دلی عقیدت تھی۔ اعلیٰ حضرت اور دیگر اکابرین اہلسنت کی حیات و خدمات پر آپ نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ اس تعزیتی میٹنگ میں جناب عارف صدیقی، مولانا طیب، ندیم قادری، ملک زادہ ...، یوسف علی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

Daily
JURAAT
جرأت
جلد 13 ... شمارہ نمبر 88

سنی تحریک کا پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کو خراج عقیدت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سربراہ سنی تحریک محمد

باقی صفحہ نمبر 9 بقیہ نمبر 33

33

ثروت اعجاز قادری مرکزی رہنماؤں محمد شاہد غوری، محمد شکیل قادری، علامہ ... نے ادارہ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ مفتی اعظم ... حضرت ... شاہ ... دہلوی کے صاحبزادے ... پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI
روزنامہ
نوائے وقت
کراچی
روزنامہ نوائے وقت کراچی (12) 5 مئی 2008ء

پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر حافظ جمیل قادری و دیگر کا اظہار تعزیت

حیدرآباد (نمائندہ نوائے وقت) جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما حافظ جمیل قادری رضوی، مولانا محمد اقبال ... قادری، مفتی سید محمد عظمت علی شاہ نوری، ڈاکٹر صلاح الدین ... حاجی محمد ... نوری، مولانا سید ... احمد نوری اور دیگر نے پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

باب نمبر ۴

تعزیتی پیغامات (انگریزی)

شانِ مسعودِ ملّت

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

عشق و مستی کا گلِ خوشبو فشاں جاتا رہا
حُسن کی دنیا سے جانِ دلبراں جاتا رہا
محشر آسا تھی خبر جس کے وصالِ پاک کی
صحنِ دل میں چھوڑ کر غم کا دھواں جاتا رہا
آبروئے بزمِ حکمت تھا جو مسعودِ زمن
دے کے دُنیا کو مجدد کا جہاں جاتا رہا
وارثِ فیضِ مجدّدِ الف ثانی بالیقیں
لوحِ ہستی سے تفکّر کا نشاں جاتا رہا
گریہ زن ہیں جس کے جانے سے یہ قرطاس و قلم
حرمتِ تحقیقِ حق کا پاسباں جاتا رہا
قافلے کا ہر قدم فرطِ الم سے چُور ہے
اے دریغا! جب امیر کارواں جاتا رہا
حضرتِ مسعودِ ملّت، فخرِ ابرار کرم
دہر کو دل کی سنا کر داستاں جاتا رہا
جس کی تحقیقات سے روحِ رضا شاداں ہوئی
جس کی تدقیقات سے وہم و گماں جاتا رہا
جس نے مکتوباتِ شیخ احمد کو یوں بخشا فروغ
ہر نظر بولی کہ وہ رشکِ زماں جاتا رہا
نقشہ اسلاف تھا جس کا حسیں کردار بھی
لفظ و معنیٰ کو عطا کر کے زباں چلتا رہا
یادِ جاناں میں نہ کیوں ڈوبے غلامِ زار بھی
آہ دنیا سے وہ میرا مہرباں جاتا رہا

Ahmed Mirza

Dear Masroor Bhai. Assalam-o-Alaikum: We are saddened at the sad news of passing away of Dr.Masud Ahmed Sahib. Inna Lilla He Wa inna Alaihe Raje'un. May ALLAH Taala grant him place in Jannat ul Firdoos.Amin. He as a great scholar of this century & was an excellent role model, following the footsteps of our beloved Prophet (saws) with perfection & excellence. I had honor of visiting him last summer & always benefited from his sohbat & spiritual guidance. May ALLAH Taala give us taufiq to follow his footsteps & exemplary character. May ALLAH Taala grant you & the family with Sabar-e-Jamil. Amin. Wassalam.

Dr. Annabelle Boettcher

Institate for Islamic studies
University of Berlin
Altensteinstr 40
GERMANY
My sincer condolences and du'a.
Warm regards;
Annabelle Boettcher

Ayesha Liaqat

Muhammad Masroor Ahmed
Salam,

Yes, definetly it is a great loss of the Ahl-i-Sunnat in large and for all Muslim Ummah. May ALLAH rest his soul in peace. My heartiest condolences are with the family and followers of Dr.Sahib

Ayesha & Sumaire Masudi

Assalam u Aliekum

Respected and honorable Masroor Bhai

It is really sad to heard about the demise of Respected Hazrat Prof. Dr. Muhammad Masud Ahmed. Inna Lilla He We inna Alaihe Raje'un. He is great loss for us and Sunni world and nobody can fill this loss.

It is shocking and unbelievable news for us that he is not with us now. He is role model for all of us. Actually we can't condole with you at phone because we don't have the courage of talking at this time because we have no words.

Its honor for us that last time when he visited to Lahore, he specially spent time with us even he had very busy schedule. He will always remain alive in our memories and in our duas, we can't forget him. We love him so much and we will miss him always. May ALLAH give him space in Jannat ul Firdous & ALLAH. My opinion is tiwrite these lines in urdu font

Faiqa Mujaddidi

D/O Pir-Fazal-ur-Rehman Al-Mujaddidi (Shaheed)

Asalam-o-alaikum,

I can not express the shock and grief I felt by the news of the demise of Hazrat Prof. Dr. Massod Sahib. Your sorrow and grief knows no limits. May ALLAH grant you the courage to overcome this grief and may ALLAH elevate his position and give us will to follow his advice. Ameen."

From being involved in and reading some of his works in English I have been touched by and gained much from his knowledge of Islam. He has helped me to find my own feet in terms of taking Islam out into the non-Muslim world and asserting its validity in this modern god-less environment, by giving me an understanding of the most simple aspects of Islam and Islamic law. By the grace of ALLAH who gave him the ability to write so many books, may we all gain benefit from that legacy of literary works he has left for us.

May we all pray for his deeds to be accepted by ALLAH and also for his safe arrival into the proximity of those whom ALLAH loves dearly.

Khalid Mujadidi

Chantilly VA U.S.A

"I went to give the ritual bath to the body of a saintly person after his death to prepare him for the funeral services. In the presence of his dead body, I felt sad at the passing away of this great man when suddenly I heard a voice proclaiming "surely, the lives of those who know ALLAH never end,even at death"

For this reason, the true scholars possessing vision in their hearts do not always call the living people "alive" and those who have passed away as "dead". There are amongst mankind People who have died spiritually even though they are biologically alive, likewise there are people who are biologically dead but spiritually alive. They are exceptional souls who sacrificed the pleasures of this transient world with the purpose of gaining eternal life. They are the sultans of the spiritual

world. On the zenith of this hierarchy is the station of the Prophet Muhammad (sallallahu alayhi wa sallam). Just as the moon whose light comes from the sun is a testimony to the existence of the sun. So too the saintly souls who get their light from the teachings of Prophet Muhammad are witnesses to his greatness. For this reason "lovers of ALLAH do not die!"

The lives of the friends of ALLAH continue even after their transitory life in this world comes to an end. Since they decorate their inner worlds with divine adornments after gaining the knowledge of the outward, the achievements that they leave behind continue to benefit others. They are the ones who know how to die before they actually die and thus solve the mystery of eternal life. They give spiritual guidance to those who have the ability to absorb the fruits of their companionship, their writings and their priceless memories.

They have gained such a great grace, beauty, kindness and charm, and have reached to such bountiful divine blessings that their mere remembrance is enough to bring relief to the hearts of the suffering. The Prophet of ALLAH (pbuh) has informed us of this matter in the following Hadith: "ALLAH's mercy descends on the places where the saintly people are Remembered."From-Altinoluk.Com Wassalam: Ahmed Mirza Servant Naqshbandiya Foundation (www.nfie.com).

Muhammad Yasir Raja

Lahore.

To:- Muhammad Masroor Ahmed

Ina Lilila H wa Ina Ilihe Rajeaoon

Admit my absolute condolences on this very painful movement as we have here, I can't utter any thing a single word to describe my feelings else then that the pen of knowledge passed away, the pen of faith and wisdom passed way, the pen of love and humanity pass away, The knowledge of East haven't founded many of the type.

Mujeeb Ahmed

Assist. Prof.

Department of History

International Islamic University

Islamabad.

Muhammad Masroor Ahmed

Inallilah wa ? ilahi rajeuwn

This is indeed sad news please forward our to all from myself

Salam

Yes, definitely it is a great loss for the Ahl-i-sunnat in large and for at (Muslim Ummah-May ALlah Rest his socil in peace my hearttiest condalances are with the family and followers of Dr. Sahid.

Syed Jalaluddin Quadri

154 Meredith Lane Streamwood, IL 160107

Sad demise of Moulana Prof. Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed

Asalam Alaykum Wa Rahmahtullahi Wa Barkathu

It is with sorrow to inform you that a learned Alim, Wali, reformer, faqhi, Muhadith, Shaikh-ut-tariqah, Expert on Iqbaliaat, and Razviyyat of Karachi, Pakistan

Hazrath Moulana Prof. Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed, who wrote several books and dedicated his entire life for the service of Propagation of Sunniat, Hadith and Tafsir and Islamic sciences has passed away in Karachi. The whole of ahle Sunnah nation is very sad that he died. The world suffered a tragic loss in his death. He was a man with an open mind. His house was open to everyone.

I extend my heart-felt condolences on missing him to all brothers in Sunni World. Since more than sixty years, he served significantly for the service of Islam and left behind his famous several compilations in Urdu which have been translated in Arabic, English, Urdu, Farsi, Pashthu and other languages which are considered as treasures for Sunni world. Moulana Dr.Muhammad Mas'ud Ahmed was also the khalifah of his father Hazrath Moulana Mazhari R.A. He was a shadow for Sunni Ulema in general and a constant supporter of Sunni world in providing and presenting the required tools to prove the traditional Sunniyat everywhere especially in Pakistan, India, Saudi Arabia, Europe and in the U.S.

The English translation of Prof. Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed treatises have been uploaded in the website of Idara-i-Mas-udiyya (Karachi) www.almazhar.com and www.nfie.com (Naqshbandiyya Foundation of Islamic Education, USA).

His knowledge, generosity, image, softness and remembering ulema by names has inscribed in my heart. Kindly convey our heart-felt feelings to all members of your group for their irrevocable loss. Every

soul shall taste of death. Sahih Muslim Hadith, Narrated by Abu Hurayrah ALLAH's Messenger (peace be upon him) said: When a man dies, his acts come to an end, but three, recurring charity, or knowledge (by which people) benefit, or a pious son, who prays for him(for the deceased). I hope and pray that sheikh Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed's son, Muhammad Masroor ahmed and his students will insha ALLAH continuously convey the swab to Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed R.A soul by continuing to spread his mission worldwide throught their knowledge and piety. The present life is but the joy of delusions. All that dwells upon the earth is at death's door, yet still abide the face of the LORD, majestic and splendid. No matter what we attempt to say word fall short of describing our agony on this great loss. Sheikh Dr. Muhammad Mas'ud Ahmed was an exemplary Alim-e-deen and Shaikh tariqat. He will be Jenormously missed by all in Sunni world.

May the blessing of ALLAH be upon him and his soul rest in Janaathul khuld - A'amin. ALLAH is immortal - WE ARE OWNED BY ALLAH AND UNTO HIM WE SHALL RETURN. May ALLAH grant all of us patience.

Sikander Masudi

Muhammad Masroor Ahmed

Assalam u Aliekum

Dear all

Respected & honorable Prof. Dr. Masud Ahmed has passed away in Karachi on 28th April 2008

May ALLAH kept his soul rest in peace.

Saif Beig

Saif Beig s/o. Late Islam uddin beig.

Muhammad Masroor Ahmed

Dear Masroor Bhai. Assalam-o-Alaikum: We are saddened at the sad news of passing away of Dr.Masud Ahmad Sahib. Inna Lilla He Wa inna Alaihe Raje'un. May ALLAH Taala grant him place in jannat ul Firdoos.Amin. He was a great scholar of this century & was an excellent role model, following the footsteps of our beloved prophet (saws) with perfection & excellence. I had honour of visiting him last summer &always benefited form his sohbat & spiritual guidance May ALLAH Taala give us taufiq to follow his footsteps & exemplary character. May ALLAH Taala grant you & the family with Sabar-e jamil. Amin. Wassalam. Ahmed Mirza.

Zulfiqar Ali

To: Muhammad Masroor Ahmed

Bis Millah Er Rahman Ner Raheem

Assalam U Alekum Wa Rahmat ALLAH Wa Barakthoo

My Dearest Br.Abul Saror Masroor Ahmed,

How can I say or express my personal feeling please accept our Deep Cardly Condolence regarding of Inana Lillahe Wa Inna Ellahe Rajeuoon Hazrat Prof. Dr.Muhammad Masood Ahmed (R.E) let the rest. May ALLAH blessing his departed soil and lighting of shower in the grave and enter high level of Paradise and day of judgement company with pace be upon him Muhammad Sal Lal Lahoo wa Lahi wasalam Ameen.

It was great shack for my family and for the rest of follwers and of course Muslim Uma and I feel that it is my personal lost. As you know I am far away but my heart and soul always there.

Hazrat Sabab usually asked my when to come us and meet I always replied to him Once in life I want to be meet but may be it was not possible to meet by the grace of Almighty ALLAH.

I don't have words to explain how I feel right now. May ALLAH keep patience you and your family make possible can accept truth what happened and also keep me in your humble supplication Ameen!

بہت یاد آتے ہیں مسعودِ ملت

نذرانۂ عقیدت حضور مجددِ عصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری علیہ الرحمۃ

ندیم احمد ندیم قادری نورانی

(آفس سکریٹری، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی)

☆☆

خیالوں پہ چھاتے ہیں مسعودِ ملّت
بہت یاد آتے ہیں مسعودِ ملّت

خدا اور نبی کی محبت کی شمعیں
دلوں میں جلاتے ہیں مسعودِ ملّت

ابوبکر صدیق کے آپ بیٹے
سدا سچ سکھاتے ہیں مسعودِ ملت

گُلِ سَرِ سَبَدِ مظہری گلِ جناں کے
شرف خوب پاتے ہیں مسعودِ ملّت

مؤلف، مصنف، محقق، مدقق
ہیں خود اور بناتے ہیں مسعودِ ملّت

تحاریر میں بھی تقاریر میں بھی
سمندر بہاتے ہیں مسعودِ ملّت

مہکتے ہیں اُسلوبِ تحریر میں گُل
گلستاں کھلاتے ہیں مسعودِ ملّت

مقامِ ولایت بھی حاصل ہے اُن کو
خدا سے ملاتے ہیں مسعودِ ملّت

شریعت پہ چلنے کی لوگوں کو رغبت
ہمیشہ دلاتے ہیں مسعودِ ملّت

منازل، طریقت کی آساں نہیں ہیں
مگر طے کراتے ہیں مسعودِ ملّت

بظاہر ہیں سادہ مگر در حقیقت
سجے ہیں، سجاتے ہیں مسعودِ ملّت

ہے کیا انکسار اور کیا ہے تواضع
عمل سے سکھاتے ہیں مسعودِ ملّت

ندیؔم ان کی مدحت میں کیا کیا لکھوں میں
بڑی شان پاتے ہیں مسعودِ ملّت

☆......☆......☆

ماہرِ رضویات پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی کی رحلت پر

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

ہوگیا ہے حضرت مسعود احمد کا وصال — ملتِ اسلامیہ غم سے ہوئی ان کے نڈھال
دفعتا مجھ کو ملی جب ان کی رحلت کی خبر — اشک آنکھوں سے بہے دل کو ہوا صدہا ملال
عقل کو تشویش ہے کہ حادثہ کیوں کر ہوا — دل ہے لیکن مطمئن کہ حکم رب ہے لایزال
موت ہے ہر اک نفس کو اس میں کوئی شک نہیں — بس وہی باقی رہے گا اور ہے سب کو زوال
بس گئے جا کر جوارِ رحمت باری میں وہ — ہم ابھی تک پیکر رنج والم شوریدہ حال
دہلی میں اُس خانوادے کے تھے وہ چشم وچراغ — اہل ہند وپاک میں جس کا رہا علمی جلال
فقہ و تفسیر و حدیث و نحو صرف و فلسفہ — سیرت وعرفان سب میں ان کو حاصل تھا کمال
اعلیٰ حضرت کون تھے دنیا کو بتلا گئے — ملک رضویات کے تھے حکمراں ہے یہ خیال
وہ حقیقت میں محقق ان کی ہر شے پرنظر — ان کی ہر تحقیق عمدہ ان کی باتیں بے مثال
نقشبندی سلسلہ کا فیض حاصل تھا انھیں — بزرگان دین سے ان کی اک محبت
عاشق صادق وہ حضرت شیخ سرہندی کے تھے — گیارہ جلدوں میں سوانح جس کی ہے واضح مثال
وہ محبِ مصطفیٰ تھے خلدآں کا مستقر — شک نہیں اس میں ذرا بھی، ہے اگ دل سے نکال
تابع فرمان نبوی ﷺ اہل سنت کے نقیب — حامی اہل محبت ماحیٔ کفر و ضلال
عامل قرآن و سنت، عابد شب زندہ دار — مرکز رشدو ہدایت، خوش عقیدہ، خوش خصال
وہ تھے پابند شریعت اپنے قول وفعل میں — دیکھتے وہ غور سے کیا ہے حرام و کیا حلال
سادگی سادہ مزاجی، انکساری تھی بہت — نہ تھی ان میں تمکنت نہ ان میں تھا جاہ وجلال
ظاہر و باطن تھا یکساں سب کو تھی اس کی خبر — سیرت وصورت میں دونوں پیکر حسن و جمال
وہ وحید عصر تھے ان کا کوئی ثانی کہاں — اس سے کہہ دو یہ جوابا گر کرے کوئی سوال

شمع علم و فن کے بجھتے ہی اندھیرا چھا گیا — پھر جہاں میں کس طرح علمی فضا ہو گی بحال
ان کے جاتے ہی جہاں سے علم جیسے اٹھ گیا — صاحبانِ علم ان جیسے جہاں میں خال خال
ان کے اوصاف و محامد یہ قلم کیا کیا لکھے — وہ سمندر تھے یہ قطرہ ہے لکھا جو خدوخال
ان پہ فضل خاص فرما اے خدائے ذوالمنن — نور سے تو قبر بھر دے، خیر کر ان کا کمال
شافع محشر کی تو ان کو شفاعت کر نصیب — مالکِ روزِ قیامت تو ہی ہے اے ذوالجلال
قبر جنت کی بنا کیاری خدا یا فضل سے — مغفرت اور عفو سے ہو قبر ان کی مالا مال
جنت الفردوس میں صحبت ملے سرکار کی — یہ دعا تجھ سے ہے میری اے خدائے ذوالجلال
اپنے فضل خاص سے تو جس کو چاہے بخش دے — کچھ نہیں ہے غیر ممکن، کچھ نہیں امر محال
ان کی ذات پاک تھی مانند اک روشن چراغ — ان کی رحلت سے بھلا ہوگا نہ کیوں سب کو ملال
مجھ کو تھی ان سے عقیدت وہ تھے میرے محترم — پھر نہ کیوں فرطِ عقیدت سے لکھا جائے یہ حال
کُل روانِ حضرت مسعود کو صبر جمیل — دور کر اُن کے دلوں سے اے خدا رنج وملال
جب ہوئی یہ فکر دامن گیر کہ کیسے لکھوں — ان کی رحلت کب ہوئی ہے کب ہوا ہے انتقال
ہاتف غیبی سے کانوں میں مرے آئی صدا — دل کو اپنے تھام کر لکھ قطعۂ تاریخ وصال
وہ ”عزیز القدر“ (۳۲۹) تھی اس کا عدد لے کر پڑھیں — جانب خلد بریں ان کا ہوا شد رحال“ (۱۵۷۹)
پیش انجم ہے تہ دل سے محبت کا خراج — کر قبول یارب طفیل سیدی حضرت بلال

☆......☆......☆

صاحبِ کردار

ماہر اجمیری

اک ستارہ اور ٹوٹا آسمان علم کا
ڈاکٹر مسعود صاحب باعمل انسان تھے
ہوگیا ماحول افسردہ جہانِ علم کا
پیر کامل بھی تھے وہ اور عاملِ قرآن تھے
رحلتِ مسعودِ ملّت پر فضا ہے سوگوار
کیا بتاؤں آپ کو مسعود صاحب کی صفات
یک بہ یک گلشن سے رخصت ہوگئی جیسے بہار
عشق محبوبِ خدا میں ان کی گزری ہے حیات
جس کا اہل علم اور دانشوروں میں تھا شمار
راہِ حق بھٹکے ہوئے لوگوں کو دکھلاتے رہے
ہوگیا ہم سے جدا وہ علم و فن کا تاجدار
بے کس و مجبور انسانوں کے کام آتے رہے
محترم مسعود صاحب ایک نیکو کار تھے
ہر گھڑی تبلیغِ دینِ مصطفیٰ میں تھے مگن
پیکر صبر و رضا تھے، صاحب کردار تھے
کیوں نہ ہو پھر ذکر ان کا انجمن در انجمن
ان کی فطرت میں نہیں تھا نام کو کبر و غرور
ان کے مرقد پر ہو ہر دم رحمتِ حق کا نزول
ہر برائی سے رہے وہ زندگی بھر دور دور
باغِ جنت میں میسّر ہو انھیں قربِ رسول
ہے برائے حضرت مسعود ماہر کی دعا
خُلد میں مسعود ہوں ہمسایۂ خیرالوریٰ

السلام اے نازشِ فہم وسخن!

محمد اکرم قریشی

السلام اے پیکرِ حُسنِ عمل
السلام اے بے مثیل و بے بدل
السلام اے دورِ حاضر کے نقیب
السلام اے مرضِ عصیاں کے طبیب
السلام اے خلق میں ارفع و بلند
السلام اے فیضِ سرکارِ سرہند
السلام اے مہر و ماہِ رضویت
السلام اے پاسبانِ سُنّیت
السلام اے واقفِ راہِ ہدیٰ
السلام اے عاشقِ احمد رضا
السلام اے صاحبِ شیریں دہن
السلام اے نازشِ فہم وسخن
السلام اے باشعور بیش و کم
السلام اے حرمتِ لوح و قلم
السلام اے مقتدا و پیشوا
السلام اے رہبروں کے رہنما
السلام اے نعمتِ ربِّ کبیر
السلام اے محسنِ اکرم حقیر

یادوں کے چراغ

(حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی پیغامات)

تقدیم

صاحبزادہ ابو اسرور محمد مسرور احمد نقشبندی مسعودی

مرتبہ

ابو البلال محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مسعودی

ادارہ مسعودیہ، کراچی

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

قطعۂ تاریخ وصال مجدد عصر

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ

از نتیجۂ فکر: پروفیسر شمسی طہرانی مظہری مسعودی ٹونکی

مجدد به ایں عصر چوں رخت بست
از دارِ فنا تا دیار بقا
چوں مسعود احمد شدا شمش به دہر
سعادت خدایش دہا از عطا
گلِ گلشنِ مظہراللہ بود
سراپا بہار او به باغِ جُدا
دعائے ہمہ مومناں است ہمیں
به دِہ یارب او را به فردوس جا
مجدد که بود الف ثانی به دہر
بند زیرِ ظلش به روزِ جزا
عطایش معیت به صدیق کن
پئے خواجۂ نقشبند اے خدا
بکن در جوارِ قدس جائے او
خدایا به اصحابِ خیر الورٰی
الٰہی بحق نبی کریم
عطایش بکنِ قربِ آل عبا
چو شمسی زِ سالِ وصالش شنید
''غریقِ یم رحمت'' آمد ندا

۲۰۰۸ء

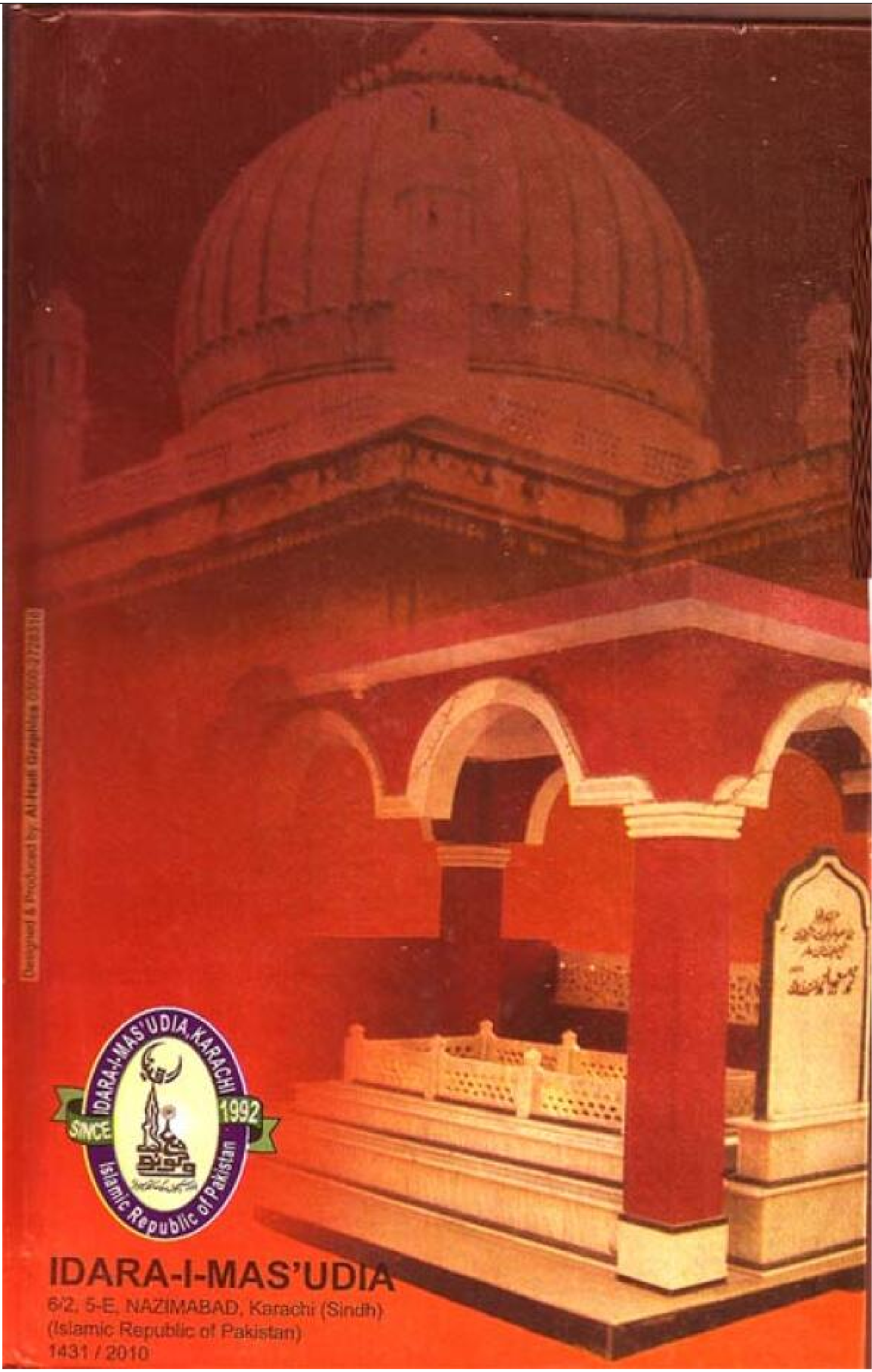

Designed & Produced by: Al-Hadi Graphics

IDARA-I-MAS'UDIA
6/2, 5-E, NAZIMABAD, Karachi (Sindh)
(Islamic Republic of Pakistan)
1431 / 2010